بمنظوری عالیجناب نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی

رجسٹری نمبر ۵ دہم

۲۹ ماہ تیر (ہ)(خاں) ۔ ؟

دکن لارپورٹ

جلد (۳۷)

بابتہ ۱۳۵۶ف

حصّہ سوّم

مالگزاری

باہتمام

ونایک راؤ (ودیا النکار) ال۔ال۔بی (لندن) بار ایٹ لا

مطبوعہ

دکن لارپورٹ مشین پریس جامباغ حیدرآباد دکن

دکن لا رپورٹ

فہرست سالانہ حصۂ مالگزاری بلحاظ حروف تہجی جلد سی و ہفتم بابتہ ۱۳۵۶ ف

اسماء فریقین	صفحہ	اسماء فریقین	صفحہ
(ب)		(س)	
بھگوان راؤ بنام باپوراؤ	۲۶	سیتما زوجہ جانک رامراؤ بنام پرشوتم راؤ وغیرہ	۲۰
(پ)		(ش)	
پانڈورنگ راؤ وغیرہ بنام پنڈھری ناتھ	۷۸	شنکر بنام رنگناتھ	۴۱
(ت)		(ق)	
تایا بائی ورینو بائی بنام بھگوان راؤ	۱۴	(احمد) قمر الدین بنام کیسر نرسیا	۹۳
(گگاڑمی چرلہ) نرمل راؤ 〃 راگھو کشن راؤ وغیرہ	۳	(ک)	
(چ)		کھنڈپا بنام جیوراج	۶۷
چاند صاحب وغیرہ بنام محمد اسمٰعیل وغیرہ	۷۳	(گ)	
چنا کشن راؤ 〃 نارائن راؤ	۸۲	گھنشام وغیرہ بنام رادھا بائی	۳۸
(ر)		(ل)	
راگھو بیندر راؤ بنام سرکار عالی	۷۱	لکشپا بنام انبی	۸۸
راما ریڈی 〃 راجو بائی	۴۳	لکشمن 〃 سیواجی	۵۵
راما سوامی 〃 نرا سوگا	۷۵	(م)	
(چلم) رام لنگا ریڈی 〃 سرکار عالی	۴۷	محمود علی بنام سرکار عالی	۵۷
(آغا) رحمت اللہ خاں 〃 سرکار عالی	۸	(شیخ) محی الدین 〃 یوکل رام لنگیا	۳۲

(ن)

نارائن بنام سرکار عالی ۹۱
نرسا ریڈی ″ ویرا وینکلو نرسلو ۸۵
نرسپا وغیرہ ″ خواجہ بھائی وغیرہ ۲۸
(جاگیر) نرسلو وغیرہ ″ توڈہ وینکٹ نرسنگ راؤ ۱۷
(ایڈوٹلہ) نرسی ریڈی ″ منی پنٹا ریڈی ۲۳
نیورتی وغیرہ ″ پانڈورنگ وغیرہ ۱۲

(و)

دیرسانبہ شیوراؤ بنام نرساگوڑ ۱
(چاپلہ) وینکٹ نرسیا ″ چاپلہ چلکما ۵۲

(ھ)

ہری با بنام کرشنا ۳۵

(ی)

(یڑہ ویلی) یلیا بنام یڑہ ویلی ینکما ۵۹

مضامین

(الف)

آبکاری کے معاملہ سے کسی ایک شریک کا بیدخل نہ کیا جانا۔ ۹۳
اختیار سماعت محکمۂ مال بہ کارروائی وراثت پٹہ ۸۸
اراضی برآمدہ کی ملکیت نالہ کا رخ بدلنے کی وجہ ۸
اراضی رہنہ کو لاونی پر دینے کی صورت میں کارروائی ۲۸
اصلاح کاغذات جمعبندی کا اختیار ناظم جمعبندی کو ہے ۵۵
اقساط بندی کی درخواست پر تعمیلی کارروائی میں غور نہ کیا جانا۔ ۱
الاتم تبنیت قوم ریڈی میں رائج ہے۔ ۴۳
الاتم داماد کی حیثیت متبنے سے بہتر ہوتی ہے ۴۳
التوائے تعمیل کے حکم کو سزاوار درخواست نگرانی ہے ۷۳
انتظام دیہی کس کے سپرد ہونا چاہیے۔ ۸۲
انعامی زمین پر مکان ہونے سے محصول سے مستثنےٰ نہ ہونا۔ ۹۱

(ب)

بلوتہ داران کی تبنیت کی منظوری۔ ۷۵
بیعنامہ کی بناء پر محکمۂ مال میں حقوق کا تعین نہ کیا جانا۔ ۲۱
بیوہ کو متبنے لینے کی اجازت کی نسبت قیاس ۵۹
بیوہ کو وطن کی نسبت حق توریث حاصل ہے۔ ۵۲

(ت)

تبنیت الاتم قوم ریڈی میں رائج ہے۔ ۴۳
تبنیت بلوتہ داران کی منظوری۔ ۷۵
تبنیت کو روکا نہیں جاسکتا۔ ۵۹
تبنیت کی اجازت کی وجہ وطن کا دوسرے خاندان میں نہ جانا۔ ۵۹
تبنیت کی دریافت بہ کارروائی وراثت ۱۴
تجویز ثانی میں اس عذر پر بھی غور کیا جانا کہ صوبہ داری کے وجوہ پر کافی غور نہیں ہوا۔ ۶۷

تجویز ثانی میں اصول انصاف کو زیر غور رکھا جانا۔	۲۷
تعمیلی کارروائی میں اقساط بندی کی درخواست پر کوئی غور نہ کیا جانا۔	۱
تقرر گماشتہ۔	۴۱
(ج)	
جاگیردار کو وصول محاصل میں امداد۔	۱۷
جدید احکام سابقہ معاہدہ پر اثر پذیر نہ ہو۔	۵۷
جوابدہی کا موقع دئے جانے کا لزوم۔	۷۱
(ح)	
حصہ داران وراثت کا تصفیہ سررشتہ مال سے نہیں ہوسکتا۔	۳
(خ)	
خاندان منقسمہ کی عورت کا تبنیٰ لینے کی نسبت حق۔	۵۹
(د)	
درخواستگزار کے عذرات کی نسبت شہادت لینے کا لزوم۔	۸۵
دوران کارروائی میں وارث کے انتقال کا اثر	۶۴
دیہی انتظام کس کے سپرد ہونا چاہئے۔	۸۲
(ر)	
رمنہ کی اراضی کو لاؤنی پر دینے کی صورت میں کارروائی	۲۸
رواج الاتم قوم ریڈی میں رائج ہے۔	۴۳
رہن نامہ غیر رجسٹری شدہ کی بناء پر محکمۂ مال میں کوئی کارروائی نہ کی جانا۔	۳۵
(س)	
سررشتۂ مال میں وراثت کی کارروائی میں کسقدر غور کرنا چاہئے	۳
سزائے التوائے تعمیل کے حکم کو برخواست نہ کرنا چاہئے	۷۳
(ش)	
شہادت لینے کا لزوم درخواستگزار کے عذرات کی نسبت۔	۸۵
(ض)	
ضابطۂ دیوانی دفعہ (۳۶۹)۔	۲۶
(غ)	
غیر رجسٹری شدہ رہن نامہ کی بناء پر محکمۂ مال میں کوئی کارروائی نہ کیجانا	۳۵
غیر قابض وطندار کے حق میں معاش کی بحالی اور ورثاء کے حقوق پر اس کا اثر۔	۷۸
(ق)	
قانون حصول اراضی کے تحت مزید معاوضہ کی درخواست	۴۷
قانون مالگزاری اراضی دفعہ (۱۰) ضمن (۲) سابقہ کارروائی سے متعلق نہ ہونا۔	۱۲
قانون مالگزاری اراضی دفعہ (۵۴)۔	۲۸
قانون مالگزاری اراضی دفعہ (۵۵و۵۶)۔	۸
قبضہ کی بناء پر پٹہ کی کارروائی نہ ہونا۔	۳۲
قوم ریڈی میں الاتم کا رواج رائج ہے۔	۴۳
(ک)	
کاغذات جمعبندی میں اصلاح کا اختیار ناظم جمعبندی کو ہے	۵۵
(گ)	
گشتی نشان (۲۱) بابتہ ۱۳۲۶ف۔	۱۷

گشتی نشان ۱۶ بابتہ ۱۳۳۱ف۔	۲۶
گشتی نشان (۸) بابتہ ۱۳۴۶ف۔	۳۸
گشتی نشان (۱۲) بابتہ ۱۳۴۷ف	۵۲
گشتی نشان (۱۹) بابتہ ۱۳۵۱ف	۴۳
گماشتہ کے تقرر کا طریقہ۔	۴۱
(م)	
متبنیٰ لینے کی اجازت کی نسبت قیاس۔	۵۹
محصول سے اُن مکانات کا مستثنیٰ نہ ہونا جو انعامی زمین پر واقع ہوں۔	۹۱
مدیون ڈگری کو رقم داخل کرنیکا موقع دیا جانا	۲۶
معاملہ آبکاری سے کسی ایک شریک کا بیدخل کیا جانا	۹۳
معاوضہ کی درخواست پر غور۔	۴۷
معاہدہ سابقہ پر جدید احکام اثر پذیر نہ ہونا۔	۵۷
منتقلی پٹہ کی کارروائی کا طریقہ۔	۳۱
منتقلی پٹہ کی کارروائی کو منتقل کنندہ اُس کے قائمقام جس وقت چاہیں ختم کرسکتے ہیں۔	۲۱
منقسمہ خاندان میں بیوہ کو متبنیٰ لینے کا حق۔	۵۹
(ن)	
نالہ کا رُخ بدلنے کی وجہ برآمدہ اراضی کی ملکیت۔	۸
(و)	
وارث کے دوران کارروائی میں انتقال کا اثر۔	۶۴
وراثت پٹہ کی کارروائی میں محکمۂ مال کا اختیار سماعت۔	۸۸
وراثت حصہ داراں کا تصفیہ سررشتۂ مال سے نہ ہوتا	۳
وراثت کی کارروائی میں تبنیت کی دریافت	۱۴
وراثت کی کارروائی میں تبنیت کی منظوری۔	۷۵
وصولی محاصل میں جاگیردار کو امداد۔	۱۷
وطن تبنیت کی اجازت کی وجہ دوسرے خاندان میں جانا	۵۹
وطندار غیر قابض کے حق میں معاش کی بحالی اور ورثاء کے حقوق پر اس کا اثر۔	۷۸
وطن کی نسبت بیوہ کو حق توریث حاصل ہے	۵۲
وطن کی وراثت کی کارروائی۔	۳۸

فہرست سالانہ حصۂ مالگزاری جلد سی و ہفتم بابتہ سال ۱۳۵۶ف ختم شد

دکن لارپورٹ

جلد سی و ہفتم بابتہ سال ۱۳۵۶ف

حصہ مالگزاری

مرافعۂ صیغۂ مال

نمبر مقدمہ ۵۴

ویرسانہ شیوراؤ .... مرافع لوکالت

بنام

نرساگوڑ .... مرافعہ علیہ لوکالت

تعمیلی کارروائی میں اقساط بندی کی درخواست پر کوئی غور نہ کیا جانا۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ زرڈگری کی ادائی کے لئے متعدد مواقع دیئے جاچکے ہوں اور مدیون غیر محفوظ طبقہ سے ہو تو ایسی صورت میں اقساط بندی کی جدید درخواست پر کوئی غور نہیں ہوسکتا۔

نرساگوڑ ڈگریدار نے ایک درخواست محکمۂ اول تعلقداری ضلع کریم نگر میں پیش کی کہ ویرسانہ شیوراؤ نے ذریعہ صلحنامہ مورخہ ۲۰ شہریور ۱۳۵۱ف زرڈگری معہ سود بہ اقساط مساوی سال ۱۳۵۲ف میں دو قسط اور سال ۱۳۵۳ف میں دو قسط یعنی قسط آبی و تابی ضلع میں داخل کرنے کا اقرار کیا تھا اور ایک قسط

مرافعہ ناراضی تجویز مولوی محمد امیر علی خاں صاحب صوبہ دار صوبہ ورنگل۔

ویرسانبہ شیوراؤ بنام ساگوڑ

بھی ناغہ ہو تو حسب سابق بحیثیت تعمیل کرانے کا ڈگریدار مستحق قرار دیا جاکر نیلام ملتوی کرنے کی استدعاء کی اور ضلع نے ۲۰ شہریور ۱۳۵۱ف کو منظور کیا۔ لیکن مدیون ڈگری نے قسط آبی ۱۳۵۲ف پر کوئی رقم داخل محکمہ نہیں کی۔ اسلئے ڈگریدار کو کامل زر ڈگری کے تحت اراضیات نیلام کرانے کا حق پیدا ہوگیا۔

اس درخواست پر جناب صاحب ضلع نے یہ تجویز کی کہ

" آج مثل پیش ہوئی۔ ڈگریدار اور مدیون ہر دو وکالتاً حاضر۔ بحث سنی گئی۔ یہ کارروائی بضمن تعمیل ڈگری ہے اور اس کے متعلق سابق میں باہمی طور پر صلحنامہ ہوکر بالاقساط ادائی کے متعلق تجویز ہوچکی ہے۔ لیکن مدیون نے اس کی تکمیل نہیں کی۔ ڈگری ۱۳۴۳ف کی اجراء شدہ ہے۔ مدیون ڈگری کی خواہش ہے کہ جملہ اراضیات کو تا ادائی رقم ڈگری ڈگریدار کے قبضہ میں دیدیا جائے۔ لیکن ڈگریدار چونکہ کاشتکار رہے اسلئے وہ زراعت کیلئے رضامند نہیں ہے۔ اس کارروائی کا تصفیہ اس طور پر کیا جاتا ہے کہ اراضیات مدیون موقوعہ موضع نگنور رجو تقرر (مالیہ) مکہ میں انکی نسبت تختہ جات ہراج مرتب کرکے محکمہ صوبیداری سے منظوری حاصل کرلیجائے۔ مدیون ڈگری کو ہراج تک موقع ہے کہ وہ ادائی زر ڈگری کی سبیل کرے "

ویر سانبہ شیوراؤ نے بناراضی تجویز جناب اول تعلقدار صاحب ضلع کریم نگر صوبیداری میں درخواست مرافعہ پیش کی۔

جناب صوبہ دار صاحب نے تجویز کی کہ " فریقین وکالتاً حاضر۔ بحث سماعت کیگئی۔ عدالت عدالت دیوانی ورنگل سے بربناء صلحنامہ بحق مرافعہ علیہ وہ بمقابلہ مرافعہ گذار مبلغ ([illegible]) کی ڈگری ۱۳۴۳ف میں صادر ہوئی تھی۔ صلحنامہ کے لحاظ سے سالانہ ([illegible]) کی قسط کی ادائی کا معاہدہ تھا اور اگر تواریخ مقررہ پر قسط کی ادائی نہ ہو تو کامل زر ڈگری بوقت واحد وصول کرنے کا ڈگریدار کو استحقاق رہیگا۔ مدیون نے ادائی اقساط کی پابندی نہیں کی۔ اس لئے ضلع نے صحیح طریقہ پر مدیون کی اراضیات کے نیلام کی تجویز صادر کی ہے۔ صلحنامہ کے شرائط کے خلاف بصیغہ تعمیل تجویز نہیں کیجا سکتی۔ لہذا مرافعہ نامنظور "

بناراضی فیصلہ محکمہ صوبیداری ورنگل ویر سانبہ شیوراؤ نے محکمۂ ہذا میں بعذرات ذیل مرافعہ پیش کیا۔

عذرات

(۱) محکمہ تحت نے زر ڈگری کی رقم کی تعداد کو جو ظاہر فرمایا ہے وہ خلاف روئداد مثل تحت ہے۔ ڈگری شدہ رقم کے منجملہ سائل مرافعہ گذار نے ایفائے ڈگری میں کثیر رقم ادا کردی ہے جو ڈگریدار کا

مسلمہ ہے جسکو خود محکمہ ضلع نے تصدیق فرمالیا ہے۔

(۲) سائل مرافعہ گذار نے ایفاء ڈگری میں کثیر رقم ادا کردی ہے۔ مگر بلحاظ حالات کساد بازاری وبدہنگامی رقم ڈگری کی ادائی حسب وعدہ نہ کرسکا۔ باوجود اس کے محکمۂ تحت نے ایفائے ڈگری کے لئے مہلت نہ دیکر اراضیات کو نیلام کرنے کیلئے جو حکم دیا ہے وہ محتاج توجہ ہے۔

(۳) زر ڈگری کثیر رقم کی ہے جسکی یکمشت ادائی سائل کے امکان سے باہر ہے۔ سائل مناسب اقساط میں ادا کرنے آمادگی ظاہر کرنے کے باوجود بھی یک لخت اس کثیر رقم کے ایفاء کیلئے سائل کے اراضیات کو نیلام فرمانے کا جو حکم حاکم تحت نے دیا ہے وہ بصیغہ اپیل لائق اصلاح ہے۔ سائل نے رضامندی ظاہر کی کہ تا ایفائے ڈگری اراضیات کو ڈگریدار کے قبضہ میں دیگا اور مزید رقم ڈگری کی ادائی میں ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ باوجود اس کے اراضیات کے نیلام فرمانے کا حکم لیا۔ لہٰذا استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ فرمائی جائے۔

حکم عالیجناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ مباحث وکلا صاحبان فریقین سماعت ہوئے۔ ڈگری ۱۳۴۳ف کی مصدرہ ہے بشرائط صلح کی خلاف ورزی کی وجہ سے (مالمہ) بکر اراضی بایفائے ڈگری نیلام کا سوال ہے۔ مرافع غیر محفوظ طبقہ سے تعلق رکھتا ہے اور کافی مواقع ادائی زر ڈگری کے اس کو دئیے جاچکے ہیں۔ لیکن اس نے ادائی رقم کی کوئی معقول سبیل نہیں کی۔ اب پھر وکیل صاحب کا یہ اصرار ہے کہ اقساط بندی کیجائے لائق التفات نہیں معلوم ہوتا ہے۔ جسقدر بقایا داسوقت ادا طلب ہو اُس کی ادائی جسقدر اراضی سے منجملہ (مالو) بکر کے ہوجائے اُسی قدر نیلام کردیا جائے۔ حکم ہوا کہ مرافعہ نامنظور۔

نگرانی صیغہ مال

گاڑی چرلہ ترمل راؤ — نگرانخواہ بوکالت مولوی محمد شریف صاحب وکیل

بنام

راچپور کشن راؤ وغیرہ — طرفثانی بوکالت مولوی محمد اعظم الدین صاحب وکیل

حصہ داروں کی وراثت کا تصفیہ سررشتہ مال سے نہیں ہوسکتا۔ سررشتہ مال میں وراثت کی کارروائی میں کس قدر غور کرنا چاہئے۔

نگرانی بنا راضی تجویز جناب صوبہ دار صاحب صوبہ میدک مورخہ ۳۰ شہریور ۱۳۵۰ف۔

تجویز ہوئی کہ کارروائی وراثت اوطان میں سررشتہ مال خدمت گذار وطندار یا صلدار کے قائم مقام کا تعین کرتا ہے اور اگر شخص وطندار کی متعدد اولاد ہوں تو تعین بنا بر کلانیت تعین عمل میں آتا ہے اور دیگر اولاد کو شریک شکمی کیا جاتا ہے اس سے زیادہ آنے داریوں اور حصہ داریوں کے تنازعات سے سررشتہ مال کو کوئی تعلق نہیں ہے و نیز کسی لاولد فوت شدہ حصہ دار کے حصہ کی تقسیم کے بارہ میں یا اس حصہ کو کسی کو دیا جائے اس بارہ میں سررشتہ مال سے بلحاظ بے تعلقی کوئی تجویز نہیں ہو سکتی۔

واقعات یہ ہیں کہ راجیندر راؤ پٹواری مواضعات آئینہ پور وبنیسی پلی تعلقہ جنگاؤں ۱۳ مہر ۱۳۴۶ف کو فوت ہوا۔ اہلدیہہ نے یہ رپورٹ کی کہ "متوفی کے ورثاء میں تین فرزند ترمل راؤ۔ راجگوکشن راؤ۔ رام راؤ موجود ہیں" قبل اجرائی اشتہار مسمیان کشن راؤ و بنڈے راؤ نے ذریعہ درخواست مورخہ ۸ آبان ۱۳۴۶ف یہ عذر داری پیش کی کہ "خدمت پٹواری گری موضع آئینہ پور میں حسب ذیل حصہ دار ہیں۔ رامچندر راؤ (۴ر) - وکشن راؤ بنڈے راؤ (۴ر)، سدما زوجہ رام راؤ (۴ر) - راجو بائی زوجہ وینکٹ رام راؤ (۴ر) انکے منجملہ حصہ داران نمبر (۳ و ۴) لاولد فوت ہو چکے ہیں اور انکا حصہ ورثاء اصلدار کے حصہ میں چار آنے اور سائلان کے حصہ میں چار آنے کا اضافہ ہوتا ہے بعد تحقیقات سائلان کے حصہ میں بقدر آٹھ آنے قائم فرمایا جائے"۔

اس کے بعد اشتہار حضوری ورثاء جاری کیا گیا اور اندرون مدت مسمیٰ ترمل راؤ فرزند متوفی نے یہ جوابدہی کی کہ "اوطان مواضعات مذکور کے اسناد بنام رامچندر راؤ مرتب و عطاء ہوئے ہیں۔ دریافت وطن پٹواری گری موضع آئینہ پور کے وقت پدر سائل نے جو اظہار دیا ہے اس میں چار آنے کے تین حصہ دار بیان کیا ہے۔ لیکن بخلاف اس بیان کے مسماۃ سدما و راجو بائی کے چار چار آنے وکشن راؤ و بنڈے راؤ کے چار آنے حصص درج ہوئے ہیں۔ سدما و راجو بائی لاولد فوت ہو چکے ہیں جنکے وارث والد سائل ہیں۔ اب رہے کشن راؤ و بنڈے راؤ۔ یہ دونوں بقید حیات ہیں۔ یہ دونوں خاندان سائل کے ممبر نہیں ہیں البتہ پھوپی کے فرزند ہوتے ہیں۔ سائل کے خاندان میں اناث یا اولاد اناث کو حصہ دینے کا کوئی رواج نہیں رہا ہے۔ اگر حصہ داری قابل قبول ہوتی تو اسکیل سے وہ ضرور متمتع ہوتے۔

گاڑی چرلہ
ترمل راؤ
بنام
راگھویندر کشن راؤ

آج تک کسی نے استفادہ نہیں کیا۔ تمادی عارض ہے۔ بجز دعویدار و برادران سائل مرحوم کا اور کوئی وارث نہیں۔" چنانچہ تحصیلدار صاحب نے بعد دریافت کارروائی وراثت میں حصص کی تقسیم غیر متعلق بتلاتے ہوئے وراثت متوفی بنام ترمل راؤ فرزند کلاں بشکمی داری دیگر برادران بشرط مرورشی مادر راما بائی منظور کرنے کی رائے دی جس پر دوم تعلقدار صاحب نے یہ تجویز فرمائی کہ "راگھویندر راؤ متوفی پٹواری کی وراثت اس کے فرزند کلاں ترمل راؤ کے نام بشکمی برادران خورد منظور کیجاتی ہے کشن راؤ و بنڈے راؤ کا حصہ چار آنے اس وراثت سے غیر متاثر رہے گا۔ مابقی دو حصہ داران فوت شدہ کے حصص الا اسکے کہ عدالت دیوانی سے کوئی وارث اپنے حق کے استقرار کی ڈگری پیش کرے۔ اصلدار پر عود کریں گے۔"

تجویز ڈویژن کی ناراضی سے ہر دو فریق کے جانب سے ضلع میں اپیل ہوا تو صاحب ضلع نے یہ تجویز فرمائی کہ "ترمل راؤ کو بنڈے راؤ کے حصہ سے بھی عذر رہا۔ لیکن یہ عذر بلحاظ اس کے کہ کاغذات سرکاری میں حصہ داری کا داخلہ موجود ہے لاطائل سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ دوم تعلقدار صاحب نے بھی اپنی تجویز میں حصہ داری کو تسلیم کرتے ہوئے حسب سابق ادا ہوتے رہنے کی تجویز صادر کی۔ جس سے سبکو کلیتاً اتفاق ہے۔ ہر دو بیوگان متوفیہ کے حصہ سے متعلق جس کے لئے فریقین کے جانب سے تحت میں عذرات پیش ہوتے رہے۔ صاحب ڈویژن نے اپنی تجویز میں فریقین کو عدالت کی رہنمائی کی جس کی ناراضی سے بنڈے راؤ و کشن راؤ نے مرافعہ عکسی پیش کیا ہے۔ تجویز ڈویژن بدین وجہ درست پائی جاتی ہے کہ حصہ داران کی دریافت وراثت کا تعلق سررشتہ مال سے نہیں ہے۔ تجویز ڈویژن میں دست اندازی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہر دو مرافعے نامنظور۔"

اس تجویز ضلع کی ناراضی سے فریقین نے ایکدوسرے کے مقابلہ میں محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ جات پیش کئے تو جناب صوبہ دار صاحب نے بدین صراحت مرافعہ نامنظور فرمایا کہ مرافع اصالتاً حاضر مرافعہ علیہ کے وکیل کی بحث سنی گئی۔ روئداد کے لحاظ سے ضلع کی تجویز درست پائی جاتی ہے۔ جو باتفاق رائے ڈویژن صادر ہوئی ہے۔ اس مقدمہ میں عکسی مرافعہ بھی مرافعہ علیہ کے جانب سے پیش ہوا ہے۔ جسکی خواہش یہ ہے کہ حصہ داران کی وراثت کا تصفیہ بھی سررشتہ مال سے کر دیا جائے۔ حالانکہ بلحاظ احکام سررشتہ عدالت سے چارہ کار اختیار کیا جانا چاہئے۔ مرافعان کو کشن راؤ و بنڈے راؤ کی حصہ داری سے بھی انکار رہے۔ مگر انکی حصہ داری تختہ تقرری ۱۳۱۲ف میں درج ہے۔ ان حالات کے تحت

گاڑی چرلہ
ترمل راؤ
بنام
راچپور کشن راؤ

بتجویز ضلع میں کسی دست اندازی کا موقعہ نہیں ہے۔ دونوں مرافعہ خارج کئے جاتے ہیں۔
نگرانی محکمہ ہذا میں پیش کئے ہیں۔ عذرات نگرانی ترمل راؤ دعویدار حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) مثل وراثت پٹواری گری موضع مینسی پلی کے خلاف فیصلہ صادر فرمایا گیا ہے۔ تختہ وراثت پٹواری گری موضع آئینہ پور مرتبہ ۱۳۱۲ف کے مندرجہ اندراجات سے بحث کیجاتی ہے۔ اسوقت موضع آئینہ پور و موضع مینسی پلی دو مواضعات کی وراثت منظور کیجا رہی ہے۔ اس روئداد میں اس امر کی تصریح ضروری ہے کہ موضع مینسی پلی میں کسی کی حصہ داری درج نہیں ہے۔

(۲) موضع آئینہ پور میں بھی محض راچمندر راؤ پدر سائل نے طرفثانیان کو چار آنے کا حصہ دار بیان کر دیا لیکن آجتک اسکیل حق مالکانہ سے کسی ایسے حصہ دار کو تمتع نہیں رہی ہے اور وراثت راچمندر راؤ میں ثبوت کا موقع دیا جانے کے باوجود کوئی شہادت تمتع کی پیش نہیں کیگئی۔

(۳) راجو بائی زوجہ وینکٹ رام راؤ گاڑی چرلہ خاندان کی بیوہ بلا وجہ بغیر تعلق کے راچپور خاندان کی بیوہ زبانی بیان کیجا رہی ہے جو خلاف حقیقت ہے۔ نگرانیخواہ کے جانب سے تحت میں جو شہادت پیش ہوئی ہے اُس سے گاڑی چرلہ خاندان کا ہونا ثابت ہے۔

(۴) غیر متعلق نام حصہ داری سے خارج فرمایا جائے۔ اور اگر نام قائم رکھنا آئین معدلت ہو تو جب تک عدالت دیوانی سے تمتع کی ڈگری حاصل نہ کریں بصیغہ مال حصہ آنیواری ایصال نہ ہونے حکم صادر فرمایا جائے۔

(۵) موضع مینسی پلی کی پٹواری گری میں کسی کی حصہ داری درج نہیں ہے۔ اس کی صراحت منظوری وراثت میں ازبس ضروری ہے۔ تصحیح فرمایا جاے تو موجب معدلت ہے۔

(عذرات نگرانی کشن راؤ و بنڈے راؤ حسب ذیل ہیں۔)

(۱) محکمہ تحت نے حصہ داران کی وراثت کے تصفیہ کو محول بہ عدالت کیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ بلحاظ احکام نافذہ عمل درآمد اصلدار کی وراثت کے سلسلہ میں آنیواری کے حصہ داران کی وراثت کا بھی تصفیہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ خود اس کارروائی میں راجو بائی کے حصہ کو اصلدار پر عود کرنے کی تجویز کرکے دیگر اشخاص کو عدالت کی رہنمائی کیگئی ہے جو درست نہیں ہے۔

گاڑی جیرلہ
ترمل راؤ
بنام
رائچور کشن راؤ

(۲) محکمہ تحت نے کوئی موقع سائلین کو اپنے وراثت کا ثبوت پیش کرنے کا نہیں دیا اس کا موقع دیا جاتا تو استحقاق وراثت آسانی کے ساتھ سررشتہ مال میں ثابت کرسکتے ہیں لیکن اس مقدمہ کے تحت حصہ داروں کی وراثت سررشتہ مال میں نہیں ہوسکتی۔ عدالت کی رہنمائی کیگئی ہے۔

(۳) انجویز ڈویژن سے ظاہر ہے کہ خود دعویداران نے جو شہادت پیش کی ہے اُس سے بھی اُن کا وارث راجو بائی ہونا ثابت نہیں ہے لیکن اسکے باوجود اصلدار کے حق میں اُس حصہ راجو بائی کے استفادہ کا موقع دیدیا گیا جو صریحاً خلاف قانون ہے۔ اگر کسی فریق نے اپنے حق میں استحقاق وراثت ثابت نہیں کیا تو یہ حصہ ضم ہوکر جملہ حصہ داروں میں بلحاظ تناسب تقسیم ہوگا یا جملہ فریقین کو عدالت کی رہنمائی کیجاتی ہے تو تا تصفیہ عدالت حصہ راجو بائی جمع سرکار رہنا چاہیئے۔ لہذا استدعا ہے کہ بہ تنسیخ تجویز تحت تا بحد امور مصرحہ صدر نگرانی منظور فرمائی جائے۔

(رائے زائد معتمد صاحب مال)

مباحث سماعت ہوئے۔ وراثت اوطان میں سررشتہ مال خدمت گذار وطندار یا اصلدار کے قائمقام کا تعین کرتا ہے اور اگر شخص وطندار کی متعدد اولاد ہو تو اُن میں بربناء کلانیت تعین عمل میں آتا ہے اور دیگر اولاد کو شریک شکمی کیا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ آنہ واریوں اور حصہ داریوں کے تنازعات سے سررشتہ مال کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو تختہ بضمن وراثت مرتب ہوتا ہے اُس میں حسب سابق آنیواری کا اندراج کیا جاتا ہے اور اگر کوئی تبدیلی ہوتی ہے تو اصلدار کے قائمقام اور اُس کے ورثاء کے درمیان بس اسی حد تک یہ فیصلہ جات نافذ متصور ہونگے۔ اس کے علاوہ کسی لاولد فوت شدہ حصہ دار کے حصہ کی تقسیم کے بارے میں یا اس حصہ کو کسی الف یا ب کو دلانے کے بارے میں سررشتہ مال سے بلحاظ بے تعلقی کوئی تجویز نہیں ہوسکتی۔ تختہ تا بحد حصہ داران سابقہ آنیواریوں اور اسمار کے ساتھ صرف تا بحد متوفی بموجب وراثت داخلہ جات کے اندراج کے بعد جاری ہوگا اس کے علاوہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کیجاسکتی۔ حسب صراحت بالا نگرانی ترمیماً منظور کیجاتی ہے۔

نوٹ:۔ اسکی ایک نقل مثل $\frac{۱۳۵}{۸۹}$ بابتہ ۱۳۵۰ف صیغہ نگرانی مال نلگنڈہ میں شریک کیجائے۔

حکم عالیجناب مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی و مولوی سید غوث محی الدین صاحب معززارکان مجلس مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ فریقین باوصف اطلاعیابی غیر حاضر۔ روئداد پر غور کیا گیا۔ تجویز جناب

زائد معتمد صاحب مال کی توثیق کیجاتی ہے مرافعہ عکسی میں اسکی ایک نقل تعمیلاً شریک ہو۔

نگرانی صیغہ مال

نمبر مقدمہ ۷۸ سنہ ۱۳۵۲ ف
منفصلہ ۲۰ فروردی سنہ ۵۵ ف

آغا رحمت اللہ خاں .... نگرانی خواہ لو کالت ....

بنام

سرکار عالی .... طرفثانی لو کالت ....

دفعہ (۵۵ و ۵۶) قانون مالگزاری اراضی۔ نالہ کے رخ بدلنے کی وجہ برآمدہ اراضی کی ملکیت۔

تجویز ہوئی کہ سروے نشان (۱۴۷) گاؤٹھان ہے اُس میں سے ایک نالہ بہتا ہے۔ اُس کے رخ بدلنے کی وجہ سروے نشان (۱۴۸) کے بازو کچھ اراضی برآمد ہوئی ہے۔ پٹہ دار سروے نشان (۱۴۸) کی استدعاء ہے کہ اُس اراضی پر اُس کا قبضہ برقرار رکھا جائے جو کہ کسی طور پر صحیح نہیں ہے۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ رعایاء موضع تال کھیڑ تعلقہ منجلے گاؤں نے محکمۂ تحصیل میں بتاریخ ۱۸ اسفندار سنہ ۱۳۴۹ ف درخواست پیش کی کہ موضع مذکورہ کے محلہ راجپوتاں سے قریب (۴۰) قدم کے فاصلہ پر رعایا مردے جلایا کرتی ہے جسکی وجہ سے سخت بدبو پھیلتی اور مضر صحت امراض پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اسلئے اس ضرورت کے لئے کوئی دوسرا مقام منتخب فرمایا جائے۔ تحصیلدار صاحب نے پٹیل پٹواری کو طلب کیا جنہوں نے یہ بیان کیا کہ مسمی آغا رحمت اللہ خاں نے ایک نالہ جو اس زمین سے گذرتا تھا۔ اُس کا رخ بدلکر کاشت کیا کرتا ہے نالہ کی تبدیلی رخ کی وجہ نالہ آبادی سے قریب ہو گیا ہے۔ اس لئے رعایا وہاں مردے جلایا کرتی ہے۔ اس خصوص میں گرداور متعلقہ کی رپورٹ بھی طلب کیگئی جس سے ظاہر ہے کہ نالہ بارش سے کٹتے کٹتے اراضی سروے نمبر (۱۴۸) میں سے گذرتا ہے جسکی وجہ سے کالی پیرا برآمد ہوئی ہے۔ اور سروے نمبر (۱۴۷) پر مہیک گاؤٹھان جس پر مسان وٹ قائم ہے اسکے منجملہ (۱۸) گنٹہ اراضی سروے نمبر (۱۴۸) میں شامل ہو گئی ہے۔ سروے نمبر (۱۴۸) کا سابقہ پٹہ دار مسمی رام سنگھ نے اپنی اراضی کی حفاظت کی خاطر اس اراضی پر مٹی اور پتھر کا کٹہ بنوایا تھا جو ابتک قائم ہے کوئی جدید کٹہ نہیں بنوایا گیا ہے۔ سروے نمبر (۱۴۸) کامل اور سروے نمبر (۱۴۷) کے منجملہ (۱۸) گنٹہ اراضی پر آغا رحمت اللہ خان کا قبضہ ہے۔ مردے جلانیکی جگہ آبادی سے (۱۰ یا ۱۵) سنڈکل کے فاصلہ پر بجانب مشرق قدرتی نالہ کے مغربی جانب واقع ہے وغیرہ۔

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد۔

آغا رحمت اللہ خان
بنام
سرکار عالی

اس رپورٹ گرداور کی بناء پر تحصیل سے آغا رحمت اللہ کے نام نوٹس اجرا کیگئی کہ وہ سروے نمبر (۱۴۷) کی اراضی (۱۸) گنٹہ پر کس وثیقہ کی بناء پر قابض ہے وثیقہ پیش کرے ورنہ حسب ضابطہ قبضہ برخواست کردیا جائے گا۔ آغا رحمت اللہ نے ذریعہ درخواست مورخہ ۲ امرداد ۱۳۵۰ ف یہ جوابدہی کی کہ اراضی سروے نمبر (۱۴۸) میں قدرتی نالہ کی وجہ سے (۱۸) گنٹہ اراضی بڑھ گئی ہے اور یہ اراضی ہر سال تھوڑی بڑھتی ہے جو ناقابل کاشت ہے جس پر اس کی جانب سے ابتک کوئی کاشت نہیں کیگئی ہے۔ درخواستگذار حسب دفعہ (۵۵) قانون مالگزاری اراضی اس اراضی کی زر مالگزاری سے مستثنیٰ ہے اسلئے وہ جائز حقوق اراضی سے بیدخل نہیں کیا جاسکتا۔ قبضہ برخواست کئے جانے کی کارروائی ختم فرمائی جاکر حسب استدعا موضع مسان وٹ کے لئے دوسری جگہ کا انتخاب فرمایا جائے۔ تحصیلدار صاحب نے بتاریخ ۱۳ آبان ۱۳۵۰ ف بعد سماعت بحث وکیل صاحب درخواستگذار نفس مقدمہ سے متعلق تجویز کی کہ

”کل استدلال دفعہ (۵۵ و ۵۶) قانون مالگزاری پر کیا گیا۔ مقدمہ ہذا میں ایک مختصہ اراضی اور وہ بھی باغراض مذہبی یعنی مسان وٹ اس کے حدود کے متعلق معمولی طور پر غور نہیں کیا جاسکتا۔ اسواسطے کوئی کمی رقبہ خواہ کسی وجہ سے واقع ہوئی ہو جائز نہیں رکھی جاسکتی۔ اس واسطے دفعہ محولہ اراضی مختصہ سے متعلق قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس لئے تجویز ہوئی کہ اراضی متصلہ کے مالک سے جو کوئی علامت قبضہ (۱۸) گنٹہ حصہ اراضی مسان وٹ پر قائم کیا ہو وہ فوری دور کردیا جائے۔ جزو دوم یعنے اس زمین پر قبضہ رکھنے کی نسبت ہے۔ اس میں اہل دیہہ اور گرداور سے رپورٹ طلب کیجائے۔ (اندرون ایک ہفتہ) اراضی متصلہ کے مالک نے اس (۱۸) گنٹہ زمین سے کس قسم کا استفادہ حاصل کیا ہے۔ اس رپورٹ کے وصول ہونے پر قانون متعلقہ کے لحاظ سے اس خصوص میں تجویز ہوسکے گی۔

اس تجویز تحصیل کی ناراضی سے مسمی آغا رحمت اللہ نے بوجہ عدم اختیار ڈیویژن محکمہ ضلع میں مرافعہ پیش کیا۔ تعلقدار صاحب نے بعد سماعت بحث وکیل صاحب مرافع نفس مقدمہ میں حسب ذیل تجویز کی کہ

مثل سے ظاہر ہے کہ سروے نمبر (۱۴۷) اور (۱۴۸) متصلہ نمبرات ہیں جنکے منجملہ اول الذکر گاؤ ٹھان ہے۔ اس میں سے نالہ بہتا تھا۔ اب اس کے رخ میں تبدیلیوں کی وجہ سے نالہ کے اس جانب جدھر سروے نمبر (۱۴۸) واقع ہے کچھ اراضی برآمد ہوگئی ہے اور مرافع نے جو اس سروے نمبر کا پٹہ دار ہے اس پر قبضہ کرلیا ہے۔ اس کا استدلال ہے کہ دفعہ (۵۶) قانون مالگزاری کے لحاظ سے اس برآمد شدہ اراضی پر

آغا رحمت اللہ خاں بنام سرکار عالی

اس کو حق حاصل ہے۔ لیکن زیر بحث نالہ بروئے ٹوپیخ جو تحصیل سے اب حاصل کرکے شامل مثل کیا گیا ہے سروے نمبر (۷ ۱۴) گاؤ ٹھان کے درمیان سے گذرتا ہے۔ بظاہر اس نالہ کا رخ بدلکر حدود کے قریب ہوگیا تھا اور اب یہ اس کا رخ نمبر مذکور کے درمیان ہوگیا ہے۔ ایسی صورت میں جو اراضی دریا برآمد بتلائی جاتی ہے وہ دراصل سروے نمبر (۷ ۱۴) ہی کی ہے اور سروے نمبر (۸ ۱۴) کے پٹہ دار کو اس پر کوئی حق حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے تجویز تحصیل درست ہے کہ مرافع کا قبضہ اس پر سے برخواست ہونا چاہیئے لہٰذا مرافعہ نامنظور۔

اس تجویز ضلع کی ناراضی سے مسمیٰ رحمت اللہ خاں نے محکمہ صوبیداری میں مرافعہ ثانیہ پیش کیا صوبہ دار صاحب نے بعد سماعت بحث وکیل صاحب مرافع بتاریخ ۵ خورداد ۱۳۵۲ف تجویز کی کہ

"جبکہ از روئے سیتواریہ امر متحقق ہو چکا ہے کہ سروے نمبر (۷ ۱۴) مختصہ گاؤ ٹھان ہے اور اس سروے نمبر کے وسط میں سے نالہ بہتا ہے اور کبھی کبھی اپنا رخ بھی تبدیل کرتے رہتا ہے۔ اب تبدیل رخ کی وجہ سے جو اراضی زیر بحث ہے وہ بھی از روئے پیمائش سروے نمبر (۷ ۱۴) کی ثابت ہوتی ہے پس مرافع کا یہ فعل کہ وہ باوجود سروے نمبر (۸ ۱۴) کا پٹہ دار ہونے کے سروے نمبر (۷ ۱۴) کی برآمدہ اراضی پر تصرف کرنے کی کوشش کر رہا ہے درست قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر اُس نے سروے نمبر (۷ ۱۴) کی برآمدہ اراضی پر کاٹی نصب کی ہے یا کسی اور طریقہ سے اُس پر تصرف کر رہا ہے تو اس کا ایسا تصرف ناجائز ہے۔ اس لحاظ سے تجویز تحت درستُ ہے۔ لہٰذا مرافعہ نامنظور۔

تجویز صوبہ داری مندرجہ بالا کی ناراضی سے محکمہ ہذا میں نگرانی پیش کی گئی ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) اراضی نزاعی حقیقتاً مرافع کی ہے نہ کہ نالہ کی قدرتی روانی کے باعث مرافع اراضی پر جائز طور پر قابض ہے۔ اس لئے وہ "قانوناً" بے دخل نہیں کیا جا سکتا۔ مسان وٹ سے متعلق درخواست رعایا غلط ہے۔

(۲) اراضی نزاعی مسان وٹ کی جگہ نہیں ہے نہ مسان وٹ پر مرافع نے قبضہ کر لیا ہے۔ پس درخواست رعایا لائق منظوری نہیں ہے۔

آغا رحمت اللہ خاں
بنام
سرکار عالی

(۳) مرافع کو تفہیم شہادت کا موقع نہیں دیا گیا جو انصافاً ملنا چاہئے۔

(۴) رپورٹ گرداور وکارروائی تحصیل بلا علم واطلاع مرافع ہوئی ہے جو ناقص اور غیر صحیح واقع ہوئی ہے اور قابل استدلال نہیں ہے اور کالعدم ہے۔ اس پر استدلال کرکے مرافع کے خلاف فیصلہ کیا گیا ہے وہ لائق بحالی نہیں ہے۔

(۵) موازنہ شہادت صحیح طور پر نہیں کیا گیا۔ ہے اور نہ اس سے صحیح نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ

فیصلہ جات تحت منسوخ اور مرافع مالک و مستحق ہونے سے اس کا قبضہ اراضی نزاعی پر بحال و برقرار رکھا جائے اور حکم بیدخلی منسوخ فرماکر درخواست رعایا رنا منظور فرمائی جائے۔

رائے جناب زائد معتمد صاحب مال۔

"وکیل صاحبان فریقین کے مباحث بتاریخ ۲ مہر ۱۳۵۲ ف سماعت کئے گئے۔ سروے نمبر (۱۴۷) باغراض مسان مختص بیان کیا جاتا ہے اس کے حدود پر نالہ واقع ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ دوسرے طرف سروے نمبر (۱۴۸) واقع ہے۔ اراضی موازی (۱۸) گنٹہ نالہ برآمدہ سروے نمبر (۱۴۸) سے ملحق تبلائی جاتی ہے۔ اس اراضی برآمدہ کو پانے کا مستحق پٹہ دار سروے نمبر (۱۴۸) اپنے کو ظاہر کرتا ہے۔ ضلع نے اس کے خلاف اس نالہ برآمدہ اراضی کو متعلق بہ سروے نمبر (۱۴۷) بابت مسان وٹ ہونے کا تصفیہ فرمایا ہے۔ صوبہ داری نے اس سے اتفاق فرمایا ہے جسکی ناراضی سے یہ نگرانی پیش ہوئی ہے۔ صوبہ داری کی تجویز صاف نہیں ہے اگر نالہ سروے نمبر (۱۴۷) کے وسط سے گذرتا ہے تو اراضی برآمدہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کے حدود نالہ کے ہر دو جانب ہوتے ہیں اور ایسی صورت میں سروے نمبر (۱۴۸) کے ملحق کوئی اراضی برآمد ہی نہیں ہوسکتی قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ نالہ دونوں نمبرات کے حدود پر واقع ہے اور اراضی نالہ برآمدہ سروے نمبر (۱۴۸) کی جانب ہے۔ اس کے استفادہ کا حق اس ہی نمبردار کو حاصل ہوسکتا ہے۔ اس نہج سے نگرانی منظور کیجاتی ہے

حکم عالیجناب صدر المہام بہادر مال۔

تمہید۔ وکیل صاحب نگرانیخواہ کی بحث سماعت کیگئی۔ ان کے جانے کے بعد وکیل صاحب سرکار حاضر ہوئے اور انکے عذرات بھی سماعت کئے گئے۔ مثل کے معائنہ سے ظاہر ہے کہ جس نالہ کے رخ بدلنے کی وجہ اس کارروائی کا آغاز ہوا۔ وہ ابتداء ہی سے سروے نمبر (۱۴۷) میں گذرتا تھا۔ اب اس کا رخ جو بدلا ہے

آغا رحمت اللہ خان
بنام
سرکار عالی

اس کے بعد بھی اس کی روانی سروے نمبر (۱۴۷) ہی میں ہے. نگرانیخواہ کی درخواست ہے کہ رخ بدلنے کی وجہ سے جو اراضی سروے نمبر (۱۴۸) کے متصل برآمد ہوئی ہے اس سے استفادہ کا حق نگرانی خواہ کو پہونچتا ہے. نگرانی خواہ نے اس دعوے کی تائید میں کوئی احکام سرکار پیش نہیں کئے. چونکہ سروے نمبر (۱۴۷) سرکاری گاؤڈھان ہے اس لئے کوئی وجہ نہیں پائی جاتی کہ اس کے ایک حصہ پر نگرانیخواہ کو قبضہ و تصرف دلایا جائے. جناب صوبہ دار صاحب نے بھی اس نتیجہ پر پہونچکر فیصلہ صادر فرمایا ہے جس سے پنچ متفق ہیں. جناب صوبہ دار صاحب کی تجویز میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں اور نگرانی نامنظور.

مرافعہ صیغۂ مال

نمبر ۱۳۵۴ف
نشان مثل ۱۴۱/۸۷
منفصلہ ۲۸ر
اردی بہشت
۱۳۵۵ف

نیورتی وغیرہ .... مرافعان بوکالت

بنام

پانڈورنگ و بنسی لال .... مرافعہ علیہم بوکالت

دفعہ (۱۰) ضمن (۲) قانون انتقال اراضی سابقہ کارروائی سے متعلق نہ ہونا.

تجویز ہوئی کہ دفعہ (۱۰) ضمن (۲) قانون انتقال اراضی زرعی ان مقدمات رہن پر حاوی نہیں ہے جن میں کہ عدالت دیوانی سے ڈگری صادر ہو کر اس کی تعمیل میں تا ادائی زرِ ڈگری مدیون کو اراضی پر قبضہ بذریعہ عدالت قبل نفاذ قانون دیا جاچکا ہو.

واقعات یہ ہیں کہ کارروائی ہذا انفکاک رہن اراضیات سے متعلق ہے. ابتداً نیورتی نے محکمۂ ڈویژن میں درخواست پیش کی جناب ڈویژن افسر صاحب نے بتاریخ ۱۵ اردی بہشت ۱۳۵۳ف تجویز فرمائی کہ "مثل پیش ہوئی. مدعی وکالتاً حاضر. طرفثانی باوجود اطلاعیابی و ندائے سہ گانہ غیر حاضر. روئداد پر تجویز کردیجاتی ہے. مدعی کی درخواست یہ ہے کہ اس نے اپنی اراضیات ۱۳۲۹ف میں رہن کی تھیں. مرتہن یہ جواب دیتا ہے کہ اراضیات رہن تو ہوئے لیکن سروے نمبر (۹۱) پر قبضہ ۱۳۳۵ف میں ذریعہ عدالت ملا اور یہ کہ دیگر نمبرات انہوں نے شخص ثالث کو ۱۳۳۰ف میں بیع کردیا. جب مدعی علیہ کو رہن تسلیم ہے تو ہمیں مزید بحث میں جانے کی ضرورت نہیں کہ آیا انہوں نے ان نمبرات کو شخص ثالث کے پاس بیع کردیا یا رہن. علاوہ ازیں مدعی علیہم کو ۱۳۲۹ف میں قبضہ ملا اور سنہ رواں تک مدت زائد از (۲۰) سالہ ہوچکی ہے مزید قبضہ مدعی علیہم کا روا نہیں رکھا جاسکتا. اگر کسی شخص نے مدعی علیہم سے یہ نمبرات خرید کئے ہیں تو وہ عدالت مجاز میں چارہ کار ضابطہ اختیار کرے. لہٰذا حکم ہوا کہ دعوائے مدعی ڈگری کیا جائے. حاضرین

مرافعہ بنا راضی تجویز مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد.

نیورتی
بنام
پانڈورنگ

کی دستخط لیکر مثل صدر میں روانہ ہو۔

مثل ضلع میں وصول ہونے پر بہ تعین تاریخ فریقین کی طلبی عمل میں آئی اور بتاریخ ۵ رامرداد ۱۳۵۳ف جناب اول تعلقدار صاحب ضلع بیڑ نے تجویز صادر فرمائی کہ

مثل پیش ہوئی۔ وکلائے فریقین کے مباحث سماعت ہوئے۔ ڈیویژن افسر صاحب مومن آباد نے تمام امور پر غور کرنے کے بعد صحیح نتیجہ پر مبنی ہے۔ زمین زرخیز اور (ما یعہ ۵) محاصل کی ہے۔ بیس سال سے زائد قبضہ ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ (سمہ ۱۳۳۲ ف) راہن اور وہ یقیناً زائد رقم کا استفادہ ہو چکا ہے۔ اراضیات تعلقہ مومن آباد ماجھر ناری کے کنارے کی زرخیز ہیں پس ایسی صورت میں مرتہن کے قبضہ میں مزید سال کے لئے دیا جانا یقیناً خلاف انصاف ہوگا بس ڈیویژن کے فیصلہ کی توثیق کیجاتی ہے جسبہ احکام اجرا ہوں اور دستخط اطلاعیابی لیجائے۔

بناراضی تجویز ضلع مصرحہ صدر پانڈورنگ راؤ نے محکمۂ صوبیداری میں مرافعہ پیش کیا تو جناب صوبیدار صاحب نے بتاریخ ۲۶ آبان ۱۳۵۳ف حسب ذیل تجویز فرمائی کہ

"اس مقدمہ میں عدالتی ڈگری کے ذریعہ سے سروے نمبر (۹۱) پر قبضہ کا ڈگریدار کو اُس وقت تک استحقاق دیا گیا ہے جبتک کہ زر رہن ادا نہ ہو۔ ایسے مقدمات کے لئے نظیر نظامت مال مورخہ ۱۵ بہمن ۱۳۵۱ف میں صراحت کیگئی ہے کہ قانون انتقال زرعی کی دفعہ (۱۰) ضمن (۳) اُن مقدمات رہن پر حاوی نہیں ہے جن میں کہ عدالت دیوانی سے ڈگری صادر ہو کر اس کی تعمیل میں تا ادائی زر ڈگری مدیون کو اراضی پر قبضہ بذریعہ عدالت قبل نفاذ قانون دیا جا چکا ہو۔ اس مقدمہ کی صورت یہی ہے۔ دستاویز میں بیع بالوفا کی کوئی شرط بھی مندرج نہیں ہے۔ چونکہ اس مقدمہ میں سروے نمبر (۹۱) پر قبل نفاذ قانون عدالت سے قبضہ تا ادائی زر ڈگری کی شرط کے ساتھ مرافع کو دیا جا چکا ہے بس ایسے مقدمات میں سررشتہ مال سے دست اندازی نہیں ہوسکتی ہے اور حسب اقرار و تصفیہ عدالت مرافعہ علیہ کو زر ڈگری مرافع کو ادا کرنا چاہئے۔ البتہ تحت دفعہ (۲۱) اسکی ترمیم عدالت اپیل سے بشرط ضرورت کرائی جاسکتی تھی جس کا اب موقع باقی نہیں رہا۔ لہذا مرافعہ منظور تجویز تحت منسوخ۔

بناراضی تجویز صوبیداری محکمۂ ہذا میں منجانب نیورتی وغیرہ مرافعہ پیش ہوا ہے اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) یہ کہ واقعہ رہن مسلمہ ہے خواہ مرتہن بذریعہ دستاویز یا ڈگری عدالت قابض ہوا ہو۔ نوعیت قبضہ مرتہنانہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ایسی حالت میں عدالت ماتحت کی تجویز کو بذریعہ ڈگری تاادائی رقم قبضہ دیا گیا ہے۔ قانون انتقال اراضی موثر نہیں ہے صحیح نہیں ہے۔ دفعہ (۱۰) قانون انتقال اراضی سابقہ معاہدات حالیہ معاملات پر موثر ہے چنانچہ ہائیکورٹ نے بھی اس منشاء کو ماتحت عدالت نے واضح کیا ہے۔

(۲) یہ کہ تجویز تحتی خلاف قانون اور روئداد موجودہ مثل کے خلاف ہے جو قابل تنسیخ ہے۔

(۳) یہ کہ اصولاً تحت قانون انتقال اراضی مطالبہ بے باق ہو جانے کے بعد مرتہن کو اراضیات پر قبضہ رکھنے کا حق نہیں رہ سکتا۔ لہذا استدعا ہے کہ

مرافعہ منظور فرمایا جائے اور تجویز تحتی منسوخ فرما کر تجاویز ماتحت بحال رکھے جائیں۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ و عالیجناب مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال

تمہید۔ وکلائے فریقین کی بحث سماعت کیگئی۔ صوبہ دار صاحب نے سروے نمبر (۹۱) کے متعلق جو تجویز فرمائی ہے وہ انہیں حالات پر برقرار رہے گی۔ اس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں۔ مرافع کے وکیل صاحب کا استدلال ہے کہ یقیناً (۵) نمبرات کے متعلق صوبہ دار صاحب کی تجویز ساکت ہے۔

لہذا مناسب ہوگا کہ جناب صوبہ دار صاحب ان بقیہ نمبرات کے متعلق بعد تحقیقات مناسب کارروائی فرمائیں۔ لہذا

اس ترمیم کے ساتھ مرافعہ منظور۔

نگرانی صیغۂ مال

تایا بائی و رینو بائی .... نگرانیخواہان لوکالت ....

بنام

بھگوان راؤ .... طرفثانی لوکالت ....

وراثت کی کارروائی میں تبنیت کی دریافت۔

تجویز ہوئی کہ بضمن دریافت وراثت معاش اوطان تبنیت کی دریافت بھی جائز ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسماۃ تایا بائی زوجہ بھگونت راؤ بیٹہ دار مقدم مالی موضع کنتور تعلقہ بیدر کا انتقال ہونے سے دفتر دیہی سے تحصیل تعلقہ بیدر کو ذریعہ رپورٹ اطلاع ہوئی جس پر سے تحصیل نے اشتہار حضوری

تایا بائی
بنام
بھگوان راؤ

ورثا، جاری کئے۔ اندرون مدت اشتہار حضوری ورثا منجانب تایا بائی زوجہ بھگونت راؤ و سیو بائی زوجہ دتاتری راؤ درخواست ورثا متوفیہ کے شوہر کے ہمشیرگان ہونے سے محکمہ تحصیل میں پیش ہوئی۔

دوران تحقیقات ورثا مسمی بھگوان راؤ فرزند متبنی متوفیہ مسماۃ تایا بائی پٹہ دارہ درخواست عذرداری مستحق وراثت پٹہ کی پیش کی۔ اولاً کارروائی ہذا میں تحقیقات وراثت وطن تھی۔ درخواست عذرداری فرزند متبنی پیش ہونے پر تصفیہ طلب امر یہ ہوا کہ آیا بضمن تحقیقات وراثت وطن تبنیت کی تحقیقات ہوسکتی ہے یا نہیں۔ چونکہ فرزند متبنی کے لئے اس کے قبل محکمہ مجاز میں تبنیت کے متعلق کوئی باضابطہ کارروائی نہیں ہوئی تھی جسپر جناب تحصیلدار صاحب تعلقہ بید رنے تجویز کی کہ تنقیح نمبر (۱) سے متعلق قابل وکلاء کے مباحث سماعت ہوئے۔ تصفیہ طلب امر یہ ہے کہ آیا بضمن تحقیقات وراثت وطن تبنیت کی تحقیقات ہوسکتی ہے یا نہیں۔ وکلائے فریقین نے قانونی نظائر جو ہمارے ملاحظہ میں پیش کیا ہے اس سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ دوران تحقیقات وراثت میں تبنیت کی تحقیقات کی ممانعت نہیں ہے۔ البتہ وراثت پٹہ کی حد تک عمل جداگانہ ہے۔ وراثت پٹہ کی کارروائیوں میں تبنیت کی تحقیقات سے عام طور پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ مقدمہ ہذا میں وراثت وطن زیر تحقیقات ہے نہ کہ وراثت پٹہ۔ اس لئے ہم صورت موجودہ میں یہی طے کرتے ہیں کہ وراثت وطن کے ساتھ تبنیت کی تحقیقات بھی ہوسکتی ہے اور تنقیح نمبر (۱) کو بحق بھگوان راؤ فیصل کرتے ہیں۔ مثل بغرض ثبوت بتاریخ ۷ فروردی ۱۳۵۱ف پیش ہو۔

اس تجویز کا مرافعہ محکمہ ضلع میں پیش ہونے پر جناب صاحب ضلع نے تجویز فرمائی کہ مرافعہ گذار مسماۃ تایا بائی کی طرف سے کوئی حاضر نہیں ہے آواز دلائی گئی۔ مولوی محمد عثمان صاحب جہانگیری حاضر ہیں۔ مگر امثلہ پاس نہیں ہیں اسلئے وہ آمادہ بحث نہیں ہیں۔ منجانب مرافعہ علیہ مسمی بھگوان راؤ صاحب و مولوی محمد بدیع الزماں خان صاحب اور پنڈت ماروتی راؤ صاحب وکلاء حاضر ہیں۔ ہمارے اجلاس پر مرافع کی جانب سے بھی کہا گیا کہ ریل سے جو شام کے دو بجے تک آتی ہے اس کے وکیل صاحب آجائیں گے ایسی امید ہے انتظار کیا جائے۔ ایک خواہش مہلت کی بھی کیگئی۔ مگر ہر دو خواہشات مرافعہ گذارہ کے بے محل ہیں۔ بدین وجہ کہ دوران مقدمہ بہت طولانی یعنے تقریباً ایکسال گئی ماہ سے زائد ہوچکا ہے۔ دوسرے یہ کہ وکلاء صاحبان کو پیشی سے پہلے اصولاً آجانا چاہئے۔ یہ طریقہ غیر صحیح ہے کہ عدالتیں بانتظار آمد وکلاء ریل ہاتھ پر ہاتھ دہرے بیٹھے رہیں بحث مرافعہ علیہ کی سنی گئی۔ وکلائے مرافعہ گذارہ غیر حاضر ہیں۔ اسوقت بارہ بجے ہیں۔ مقدمہ کچھ بھی نہیں ہے

تایابائی بنام بھگوان راؤ

تجویز تحصیل مورخہ ۱۰ اسفندار ۱۳۵۱ف کے ناراضی سے یہ مرافعہ پیش و زیر تصفیہ ہے۔ تجویز تحصیل میں یہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ بضمن دریافت وراثت معاش اوطان تبنیت کی دریافت بھی جائز ہے۔ لیکن مرافعہ گذار کو اس کے برخلاف حجت ہونے سے یہ مرافعہ کیا گیا ہے۔

نظائر مصرحہ حاشیہ جو پیش ہوئے اُن سے { دکن لارپورٹ جلد (۲۱) حصۂ مال صفحہ (۴۶ و ۹۳) - } نیز عام اصول نوع سے ایسی دریافت کا جواز ثابت ہے۔ لہٰذا مرافعہ نامنظور۔ تجویز تحت بحال رہے۔

اس تجویز کا مرافعہ محکمۂ صوبہ داری میں کیا گیا تو جناب صوبہ دار صاحب نے بتاریخ ۱۶ آبان ۱۳۵۲ف تجویز کی کہ مرافعہ گذار غیر حاضر۔ مرافعہ علیہ بھی بوجہ عدم تعمیل سمن غیر حاضر۔ لعدم پیروی کا مقدمہ خارج اور مثل داخلدفتر ہو۔

پھر باز دائری کیگئی تو جناب مددگار صوبہ دار صاحب نے تجویز کی کہ فریق جب وکیل کا تقرر کرتا ہے تو اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ خود بروقت عدالت میں حاضر رہ کر پیروی کرے یا پیروی کا انتظام کرائے۔ اس کا اُس کو خود اختیار رہتا ہے۔ ایسا نہ کر کے غیر حاضر رہنا اور باز دائری کی درخواست دلانا صحیح عمل نہیں ہے۔ یہی وجہ ہوتے ہیں کہ امثلہ بلا وجہ زیر دوران رہتے ہیں۔ میری رائے میں ایسے عذرات لائق لحاظ نہ ہونا چاہئے اور درخواست باز دائری ناقابل منظوری ہے۔

مددگار صاحب کی مذکور الصدر رائے پر جناب صوبہ دار صاحب نے بتاریخ ۱۴ اردی ۱۳۵۳ف تجویز فرمائی کہ "درخواست داخلدفتر کیجائے"۔

اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے تایابائی ورینوبائی نے محکمہ ہذا میں درخواست نگرانی پیش کی ہے اہم عذرات یہ ہیں۔

عذرات

(۱) یہ کہ وکیل مرافع ناگذیر وجہ سے پیشی پر غیر حاضر ہوا۔ ایسی صورت میں مرافعہ عدم پیروی میں خارج کرنا صحیح نہیں تھا۔

(۲) یہ کہ بالفرض مرافعہ عدم پیروی میں خارج کیا جائے اور باز دائری معقول وجہ سے پیش کیگئی اور حلف نامہ بھی پیش کیا گیا۔ فریق ثانی بھی حاضر نہ تھا۔ انصافاً باز دائری منظور ہونا چاہئے تھی۔

تابا بائی
بنام
بھگوان اللہ

مگر عدالت تحت نے بلا سماعت بحث باز دائری داخلدفتر فرمایا جو انصافاً صحیح نہیں ہے۔

(۳) یہہ کہ درخواستگذار مستورات سے ہیں اور مقدمہ وراثت کا ہے۔ انصافاً ایسی سختی نہونی چاہیئے۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال۔

تمہید۔ باوجود ندائے سہ بارہ فریقین اصالتاً وکالتاً غیر حاضر۔ یہ مقدمہ صوبیداری میں بھی بعلت عدم پیروی خارج ہوچکا ہے اور یہاں بھی فریقین حاضر نہیں ہیں۔ روئداد پر غور کیا گیا ضلع کی تجویز واجبی ہے جو برقرار رکھی جاتی ہے۔ نگرانی نامنظور۔

مرافعہ صیغہ مال

سنہ ۱۳۵۳ ف
نشان مثل ۱۷۴/۸۴
نشان فیصلہ ۲۴
سنہ فیصلہ ۔۔
اردی بہشت سنہ ۱۳۵۵ ف

جاگیر نرسملو وغیرہ .... مرافعان لوکالت

بنام

توٹہ وینکٹ نرسنگ راؤ .... مرافعہ علیہ لوکالت

گشتی نشان (۲۱) بابتہ سنہ ۱۳۲۶ ف۔ جاگیردار کو وصول محاصل میں امداد۔ وصول محاصل میں جاگیردار کو امداد۔

تجویز ہوئی کہ گشتی نشان (۲۱) بابتہ سنہ ۱۳۲۶ ف صاف ہے اسکے مدنظر سال بسال رعایا جاگیر سے جو محاصل وصول ہوتا رہا ہے اُس کو معیار قرار دیکر منجانب سرکار جاگیردار یا مقطعہ دار کو وصولی محاصل میں امداد دیجاسکتی ہے۔ اگر سنین ماضیہ کے مقابلہ میں مطالبہ حال سنگین ثابت ہو تو نشان گشتی کے لحاظ سے مقطعہ دار یا جاگیردار کو سرکار سے کوئی مدد نہیں دیجاسکتی۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی توٹہ وینکٹ نرسنگراؤ مرافعہ علیہ نے محکمہ سرکار میں بتاریخ ۲۴ فروردی سنہ ۱۳۵۱ ف درخواست دی کہ سائل ماداپور کا مقطعہ دار ہے۔ ایک قتل کے مقدمہ میں تین سال سے زیر دریافت ریمانڈ جیل ہے مقطعہ کا بندوبست نہیں ہوا۔ رعایا سرکش ہوگئی ہے تین سال سے رقم مالگذاری ادا نہیں کر رہی ہے۔ بن مقطعہ کی رقم منجانب تحصیل تشدد سے وصول کر رہی ہے۔ لہذا باخذ یک و نیم انی وصول رقم کا حکم صادر فرمایا جائے۔ محکمہ سرکار سے ذریعہ مراسلہ ۲۶۹۳ مورخہ ۵ اردی بہشت سنہ ۱۳۵۱ ف بعد تحقیقات رپورٹ طلب فرمائی گئی کہ حصہ سرکار کے وصولی میں کوئی دشواری تو نہیں ہو رہی ہے۔ جس بقایا کے وصول کے امداد کیلئے درخواست ہے

مرافعہ بناراضی تجویز جناب صوبہ دار صاحب صوبہ ورنگل مورخہ ۲۵ ردی سنہ ۱۳۵۳ ف ۔

جاگیر تر سملو
بنام
ٹوٹہ وینکٹ
نرسنگ راؤ

وہ کن سنین سے متعلق ہے۔ مقطعہ غیر بندوبست شدہ ہے تو عام طور پر حسابات مقطعہ کی کیا حالت ہے۔ رعایاء کے کیا عذرات ہیں جسپر تحصیل کو رپورٹ پیش کرنے ضلع سے لکھا گیا۔ جسکے متعلق کارروائی دریافت تحصیل میں جاری تھی کہ بتاریخ ۲۷ بہمن ۱۳۵۰ف منجانب اننت نرسنگ راؤ و توٹہ وینکٹ نرسنگ راؤ ضلع میں درخواست باین استدعا پیش کیگئی کہ سائلان تین سال سے مقدمہ قتل میں ماخوذ ہیں۔ اب مقدمہ خارج اور سائلان بری کئے گئے۔ رقم بن سرکار بقایا میں آرہی ہے۔ رعایا رقم ادا نہیں کر رہے ہیں۔ لہذا بذریعہ یک و نیم آنہ بامداد سرکار سال ۱۳۵۲ف و بقایا کی رقم وصول کرادیجائے۔ اس پر ذریعہ مراسلہ ۲۲۹ مورخہ ۲۶ اسفندار ۱۳۵۲ف تحصیل کو لکھا گیا کہ چونکہ یہ مقطعہ غیر بندوبست شدہ ہے۔ ازدیاد محاصل کی شکایت ہے تو ایسی صورت میں تاوقتیکہ مقطعہ دار بندوبست نہ کرائے وصول رقم میں امداد نہیں دیجاسکتی۔ مگر درخواست ضلع میں دیگئی کہ بطلبی مثل تحصیل احکام وصول رقم صادر فرمائے جائیں۔ مثل تحصیل طلب و وصول ہوئی۔ تحصیلدار صاحب نے بالمواجہ رعایا و مقطعہ دار بتاریخ ۲ اسفندار ۱۳۵۲ف جو تجویز کی ہے اُس میں اُنہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ سالحال کی رقم رعایا اس شرط کے ساتھ داخل کرنے آمادہ ہے کہ اطراف و اکناف کے دھارہ کے موافق داخل تحصیل کریں گے جس سے مقطعہ دار متفق ہیں۔ سالحال کی رقم وصول ہونے پر حق سرکار مقطعہ کا تصفیہ بھی ہوجاتا ہے اور یک و نیم آنی سے رقم وصول ہوجاتی ہے۔ اس پر جناب تعلقدار صاحب ضلع نے بتاریخ ۶ اسفندار ۱۳۵۲ف تجویز صادر فرمائی کہ اس سے قبل جو تجویز ہوچکی ہے اسکی تعمیل ہو۔ کوئی امداد اُسوقت تک نہیں دیجاسکتی جبتک مقطعہ دار بندوبست نہ کرائے۔ بقایا سرکار مقطعہ دار سے وصول ہو۔ اس تجویز ضلع کی ناراضی سے منجانب مقطعہ دار صوبیداری میں مرافعہ پیش ہونے پر صوبیداری سے ذریعہ ۱۳۶۱ مورخہ ۱۱ اردی بہشت ۱۳۵۲ف ضلع کو یہ لکھا گیا کہ تحصیل کی تحقیقات میں رعایا کو بمقابلہ سنین ماضیہ اضافہ طلبی رقم مالگزاری کی کوئی شکایت نہیں پائی گئی ہے بلکہ اُنکی خواہش یہ ہے کہ مواضعات اطراف علاقہ خالصہ کے مماثل دھارہ مقررہ کے لحاظ سے رقم وصول کیجائے تو وہ داخل کرنے آمادہ ہیں۔ اس سے مقطعہ دار کو بھی عذر نہیں ہے۔ مقطعہ دار کے جانب سے آسامی وار نمبر وار تختہ مطالبہ بھی داخل ہوا ہے۔ تحصیل نے برضامندی فریقین اطراف کے مواضعات کے دھارہ کے لحاظ سے رقم مقررہ اُس کے بموجب سال ۵۲ف وصول کرنے کی اجازت ضلع سے چاہی تو ضلع سے انکار کردیا گیا۔ گشتی نشان (۲۱) بابتہ ۱۳۲۶ف میں پیمائش بندوبست نہ کرانے کی وجہ اُس صورت میں وصول رقم میں امداد دینے کی صراحت ہے کہ جبکہ مقطعہ دار بمقابلہ سنین گذشتہ

جاگیرتو
بنام
ٹوٹہ وینکٹ
نرسنگ راؤ

اضافہ رقم کا طالب ہو۔ صورت حال اُس سے جداگانہ ہے۔ الیسی حالت میں کوئی وجہ نہیں ہے کہ حسب منشاء گشتی نشان (۲) بابتہ ۱۳۰۷ ف و نشان (۱۰) بابتہ ۱۳۲۴ ف باخذ یک و نیم انی وصول رقم میں امداد دینے سے انکار کیا جائے بلکہ اس عمل سے بقایا سرکار بھی وصول ہو سکتا ہو۔ پیمائش بند و لبست کے نسبت بھی مقطعہ دار آمادہ ہے۔ صرف اخراجات کے نسبت بحث ہے۔ بند و لبست کرانے کی خواہش دونوں کی ہے۔ بعد سماعت عذرات فریقین اس کا تصفیہ ہوسکتا ہے کہ اخراجات پیمائش بند و لبست کا بار کس حد تک کس فریق پر عائد ہونا چاہیئے۔ کارروائی انتظامی نوعیت کی ہے۔ مقدمہ منبر سے خارج کیا جاتا ہے۔ حسب صراحت صدر محکمہ سرکار کا کامل جواب بعد تحقیق ادا فرمایا جائے۔ چونکہ امداد وصول کی درخواست محکمہ سرکار میں پیش ہوئی ہے۔ محکمہ مذکور کے ہدایت کے موجب عمل فرمایا جائے۔ تحصیل سے رپورٹ وصول ہونے کے بعد ضلع سے ذریعہ ع ۶۹۵ مورخہ ۱۰ تیر ۱۳۵۱ ف تحصیل کو لکھا گیا کہ موجب گشتی ع ۲ بابتہ ۱۳۰۷ ف صرف ایکسالہ بقایا کے وصول میں امداد دیجاسکتی ہے۔ پہلے مقطعہ دار سے پن داخل کرالیکر یکسالہ رقم بقایا باخذ ایک و نیم انی سرکار مقطعہ دار کو وصول کرا دیجائے۔

اس تجویز ضلع کی ناراضی سے منجانب رعایا محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا گیا تو جناب صوبہ دار صاحب بعد سماعت بحث وکلاء فریقین تجویز ضلع سے اتفاق فرما کر بتاریخ ۲۵ دی ۱۳۵۳ ف مرافعہ نامنظور فرمایا۔

اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے جاگیر نرسملو وغیرہ بائیس اسم نے بمقابلہ مقطعہ دار محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے۔ عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) سالئین قدیم سے جو رقم ادا کرتے ہیں اسکے ادا کرنے میں عذر نہیں ہے۔ لیکن مقطعہ دار کا مطالبہ سالقہ رقم سے المضاعف ہے۔ الیسی صورت میں محکمہ مال سے وصول رقم میں امداد نہیں دیجاسکتی۔

(۲) گشتی ع ۲۱ بابتہ ۱۳۲۶ ف میں جو ہدایت ہے اُس پر کافی غور نہیں فرمایا گیا اور نہ اس امر کی تحقیقات کیگئی۔ سالقہ رقم اور حالیہ رقم میں کیا فرق ہے۔ بلا کسی تحقیقات کے جو سرسری طور پر دھارہ جات اطراف و اکناف کا حوالہ دیکر سرکاری امداد دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ وہ قانوناً و انصافاً درست نہیں ہے۔

(۳) مقطعہ دار کی حیثیت بھی موضع مقطعہ دار کی نہیں ہے۔ اس لحاظ سے جس گشتی کا حوالہ تجویز تحت میں دیا گیا ہے اس کے لحاظ سے کوئی مدد نہیں دیجاسکتی۔ چنانچہ اس خصوص میں مخبری کی کارروائی

جاگیرز سمپوہ
بنام
تو ڈو ینکٹ
نرسنگ راؤ

علحدہ جاری ہے۔

(۴) تجویز تحت میں روئداد مثل اور سالقہ تعلقدار صاحب کی تجویز پر غور نہیں فرمایا گیا۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز تحت منسوخ اور درخواست امداد وصول رقم نامنظور فرمائی جائے یا اگر اس خصوص میں ضرورت ہو تو تحقیقات کا حکم دیا جاسکتا ہے۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال

تمہید۔ وکلائے فریقین کی بحث سماعت کیگئی گشتی ۲۱ بابتہ ۱۳۲۶ف صاف ہے جس کے مدنظر سال بسال جو محاصل وصول ہوتا رہا اُس کو معیار قرار دیکر منجانب سرکار وصول محاصل میں امداد دیجاسکتی ہے۔ البتہ اگر سنین ماضیہ کے مقابلہ میں مطالبہ حالی سنگین ثابت ہو تو منشاء گشتی کے لحاظ سے مقطعہ دار یا جاگیردار کو سرکار سے کوئی مدد نہیں دیجاسکتی۔ مقدمہ ہذا میں ۱۳۵۲ف کی زر مالگزاری کے وصول کروانے کی استدعا ہے لیکن ہمارے پاس کوئی مواد ایسا مثل میں موجود نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہوسکے کہ سنین ماضیہ میں کس قدر رقم انفرادی طور پر وصول ہوتی تھی اور ۱۳۵۲ف میں کس کے مقابلہ میں کیا مطالبہ قائم کیا گیا ہے۔

لہذا مقطعہ دار صاحب ایک ایسا تختہ ضلع میں پیش کریں جس میں ۱۳۴۱ف لغایتہ ۱۳۴۵ف میں جو رقم ہر ایک کاشتکار سے وصول ہوئی تھی اس کی وضاحت رہے۔ اس تختہ کی صحت کے اطمینان کے بعد جناب اول تعلقدار صاحب وصول رقم کا انتظام باخذ یک ونیم آنی فرمادیں۔ حالیہ مطالبہ بابتہ ۱۳۵۲ف کے بارے میں تعلقدار صاحب کو چاہیئے کہ اگر سالقہ سنین مذکور کی رقم سے حالیہ مطالبہ میں اضافہ رہے تو اپنے صوابدید سے کوئی اُس کا دھارہ قائم کرکے رقم سکے وصولی کا انتظام فرمادیں۔

دوران بحث میں معلوم ہوا کہ مقطعہ کی پیمائش کا کام سررشتہ بندوبست سے آغاز ہوچکا ہے۔ محکمہ بندوبست کو چاہیئے کہ اس مقطعہ کی جلد پیمائش ختم کروانے کا انتظام کریں پس حسب اشارات صدر مرافعہ ترمیماً منظور۔

نگرانی صیغہ مال

سیتما زوجہ جانک رام راؤ .... نگرانیخواہ بوکالت

بنام

پرشوتم راؤ وغیرہ .... طرفثانیان بوکالت

سنہ ۱۳۵۰ف
نشان مثل ۹۹/۸۹
نشان فیصلہ ۲۱
بابتہ ۱۳۵۵ف
ستو فیصلہ

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی محمد عبد الباسط خاں صاحب صوبہ دار صوبہ میدک۔

ستیما بنام پرشوتم راؤ

منتقلی پٹہ کی کارروائی کا طریقہ ۔ منتقلی پٹہ کی کارروائی کو منتقل کنندہ اُس کے قائمقام جسوقت چاہیں ختم کرسکتے ہیں ۔ بیعنامہ کی بناء پر محکمۂ مال میں حقوق کا تعین نہ کیا جانا ۔

تجویز ہوئی کہ (۱) منتقلی پٹہ کے بارہ میں جو طریقہ اسوقت احکام سرکار کے تحت سررشتہ مال میں رائج ہے وہ یہ ہے کہ اولاً منجانب منتقل کنندہ درخواست پیش ہوتی ہے اسکی تصدیق کرالی جاتی ہے اور منجانب حاصل کنندہ قبولیت کی درخواست دیجاتی ہے حضوری غذرداران کیلئے اشتہار جاری کیا جاتا ہے ۔ اگر اندرون مدت اشتہار کوئی غذردار رجوع نہ ہو تو کاغذات جمعبندی میں عمل کرنے کا حکم دیا جاتا ہے ۔ اس طرپر کارروائی منتقلی پٹہ کی تکمیل جمعبندی کے کاغذات میں عمل کرنے سے ہوتی ہے جبتک ایسا عمل نہ ہوجائے کوئی شخص محض کسی حکم کے حاصل کرنے سے پٹہ دار قرار پاتا ہے اور نہ اراضی پٹہ میں کوئی حقیت حاصل کرتا ہے ۔

(۲) جبتک کہ منتقلی کا عمل کاغذات جمعبندی میں نہ ہوئے منتقل کنندہ کسی وقت بھی اپنی درخواست انتقال پٹہ سے رجوع کرسکتا ہے ۔ اسلئے کہ یہ ساری کارروائی اسی کی درخواست پر آغاز ہوئی ہے اور جس تاریخ وہ چاہے اس کارروائی کو ختم کرادسکتا ہے اور جو حق منتقل کنندہ کو اپنی زندگی میں جس نوبت کارروائی تک حاصل رہتا ہے وہی حق اُسکے قائمقاموں کو بھی حاصل رہتا ہے شخص متوفی کے قائمقام بوجہ عدم تکمیل عمل جمعبندی یہ کہہ سکتے ہیں کہ کارروائی منتقلی ورگ مبادلہ ختم کردیجائے اور دفعہ (۶۹) قانون مالگزاری کے تحت وراثت کی کارروائی آغاز کردیجائے ۔

(۳) اگر کارروائی منتقلی پٹہ کے سلسلہ میں قبولیت دہندہ کو بیعنامہ کی بناء پر کوئی حقوق حاصل ہوں تو وہ اس کا استقرار عدالتہائے دیوانی سے کراسکتا ہے سررشتہ مال میں بیعنامہ کی بناء پر حقوق کا تعین یا اُن کو تسلیم نہیں کیا جاسکتا ۔

واقعات ۔ کارروائی ہذا منتقلی اراضیات پٹہ موضع کندیکل سے متعلق ہے واقعات یہ ہیں کہ جانکی رام راؤ صاحب پٹہ دار اراضیات اراضی موضع کندیکل ابراہیم پٹن نے (۱) قطعات اراضی موضع کندیکل کو اپنی زوجہ مسماۃ ستیما

سیتما
بنام
پرشوتم راؤ

کے نام بیع کرکے درخواست منتقلی پٹہ تحصیل میں بتاریخ ۱۵ آبان ۱۳۴۸ء ف پیش کیا مسمیان پرشوتم راؤ. سرنیواس راؤ وغیرہ برادر زادگان نے ذریعہ درخواست یہ استدعا کی کہ چونکہ جانکی رام راؤ ہمارے چچا ہیں اور مسماۃ مذکوران کی بیوی ہیں آیندہ انکی پرورش کے لئے یہ اراضیات حسب وصیت نامہ مورخہ ۵ آبان ۱۳۴۸ء ف دئے ہیں ہم بھی راضی ہیں. لہذا مسماۃ مذکور کے نام پٹہ فرمایا جاکر رقم سرحدی مسماۃ مذکور سے لیجائے. اسکے بعد ۲۲ آبان ۱۳۴۸ء ف منتقل کنندہ کا انتقال ہوگیا اور ۱۱ آذر ۱۳۴۹ء ف کو اشتہار عذرداری اجراء ہوکر بعد ختم مدت اشتہار سیتما زوجہ جانکی رام راؤ صاحب کی درخواست پر مولوی سید نور اللہ حسینی صاحب منصرم تحصیلدار نے ذریعہ تجویز مورخہ ۳ شہریور ۱۳۴۹ء ف منتقلی پٹہ کی منظوری دی.

اس تجویز کی ناراضی سے پرشوتم راؤ وغیرہ نے محکمہ ضلع میں مرافعہ کیا تو جناب تعلقدار صاحب ضلع نے تجویز فرمائی کہ مرافعہ گذار نے اپنی بحث میں محبوب النظائر بابت ۱۳۲۰ء ف و ۱۳۲۱ء ف ص ۱۲۰. و دکن جلد ۲۲ ص ۳۴ کا حوالہ دیتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ پٹہ دار کی وفات کے بعد پٹہ وارث کے نام ہوگا اور کارروائی منتقلی میں بائع فوت ہوجائے تو کارروائی منتقلی ختم کردیجائے گی اور منتقل کنندہ فوت ہوجائے تو وراثت کی کارروائی ہوکر وارث کے نام پٹہ ہوگا. مرافعہ علیہ کی بحث ہے کہ منتقلی وطن میں وراثت ہوتی ہے مگر یہ کارروائی منتقلی پٹہ کی ہے گویا مرافعہ علیہ کو ایک حد تک تسلیم ہے. اگر وطن کی منتقلی ہوتی تو کارروائی منتقلی ختم کرکے وراثت کی کارروائی کیجاتی. عذرات مرافعہ سے پایا جاتا ہے کہ خاندان مشترکہ ہے. بیع فرضی ہے. منتقلی کی صورت میں حالیہ احکام یہ ہیں کہ اراضی پٹہ کا عمل داخل خارج اور موقع پر قبضہ دہانی کی اطلاع منجانب مقدم پٹواری ہونے کے بعد منتقل کنندہ کو حق رجوع نہیں رہتا. اس کارروائی میں عمل داخل خارج نہیں ہوا ہے اور نہ قبضہ دیا گیا ہے اس لئے منتقل کنندہ فوت ہوجانے کی صورت میں اس کے ورثاء کو رجوع ہونے کا حق حاصل ہے. ورثاء رجوع ہونے کے باعث کارروائی منتقلی خود بخود ختم ہوجاتی ہے. علاوہ ازیں بیع فرضی سے مراد بلا بدل پایا جاتا ہے منتقلی کے ذریعہ ہونا چاہئے تھا بدل کے ساتھ اس بارے میں فریقین نے کوئی بحث نہیں کی. خاندان مشترکہ بھی تبلایا گیا ہے. موضع ابراہیم پٹن خالصہ کے متعلق وراثت کی کارروائی تکمیل پاچکی. مگر اس کی ناراضی سے کوئی مرافعہ پیش نہیں ہوا اور نہ چارہ کار اختیار کرنا ظاہر ہے پس ایک موضع میں ایک اصول اور دوسرے موضع میں اسی نوعیت کے مقدمہ میں مابین انہیں فریقین کے دوسرا اصول مناسب نہیں. اسلئے عذرات مرافعہ قابل لحاظ اور تجویز تحت قابل دست اندازی ہے. لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ منظور. تجویز تحت منسوخ. کارروائی منتقلی ختم اور

ستیما
بنام
پرشوتم راؤ

کارروائی وراثت آغاز کیجائے۔

بناراضی تجویز ضلع محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش ہوا تو جناب صوبہ دار صاحب نے یہ تجویز صادر فرمائی کہ "یہ مقدمہ منتقلی اراضیات کے سلسلہ میں ہمارے روبرو پیش ہے۔ صاحب ضلع کی تجویز میں قصبۂ ابراہیم پٹن کی اراضیات کے کسی تصفیہ کا حوالہ دیا گیا ہے اور اس تصور کے تحت مقدمہ زیر بحث میں تجویز ہوئی اور ان دونوں مقدمات کی نوعیت ایک ہی ہے۔ لہذا وہاں ایک تصفیہ اور یہاں ایک خلاف عمل نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ فریقین اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ قصبۂ ابراہیم پٹن کے اراضیات کی نزاع ہنوز ختم نہیں ہوئی اور تحصیل میں دریافت جاری ہے۔ اس موقعہ پر یہ ظاہر کرنا مناسب ہوگا کہ ہر موضع کی حد تک دو جداگانہ امثلہ مرتب ہوئیں۔ ایک بسلسلہ درخواست راضی نامہ دوسری بسلسلہ وراثت ممکن ہے کہ اس میں سے کسی ایک جزکا کوئی تصفیہ ہوا ہو۔ لہذا مناسب یہی ہوگا کہ ضلع سے فریقین کے جملہ مقدمات کا ایک ساتھ تصفیہ کر دیا جائے جو جملہ نزاعات کیلئے تصفیہ کن ہو۔ بہت ممکن ہے کہ اس اثنار میں فریقین خود باہمی طور پر کسی ایک نتیجہ پر پہونچ جائیں۔ لہذا نفس مقدمہ میں محکمہ صوبیداری سے سر دست کوئی تجویز مناسب خیال نہیں کیجاتی ہے۔ آئندہ مکمل صورت میں اگر یہ مقدمہ ہمارے اجلاس پر آئے تو بلحاظ روئداد فیصلہ کیا جائے گا پس تکمیل تحقیقات کیلئے مقدمہ ضلع کو واپس کیا جائے۔"

تجویز مصدرہ محکمہ صوبہ داری کی ناراضی سے ستیماں نے محکمہ ہٰذا میں درخواست نگرانی پیش کی ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) محکمہ تحت نے مرافعہ ترمیماً منظور فرماتے ہوئے تکمیل تحقیقات کا حکم دیا۔ لیکن جبکہ مقدمہ ہٰذا مکمل اور جملہ شہادت و ثبوت مثل میں موجود ہے تو پھر تکمیل تحقیقات کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اس لئے محکمہ تحت کو روئداد پر تجویز صادر کرنا چاہیئے۔

(۲) یہ امر مسلمہ ہے کہ جانک رام راؤ صاحب متوفی پٹہ دار ہے جنہوں نے اپنی زندگی میں چند اراضیات سائلہ کے نام بیع کر دیا اور قبضہ بھی دیدیا جس پر اس وقت تک سائلہ کا قبضہ بھی موجود ہے اور بیعنامہ رجسٹری شدہ منسلک کر کے درخواست ورگ مبادلہ تحصیل میں پیش کر دی جس کی تصدیق بھی تحصیلدار صاحب وقت نے کر لی۔ حسب ضابطہ اشتہار جاری ہوا۔ کوئی عذرداری پیش نہیں ہوئی بلکہ عذرداروں کے جانب سے رضامندی کی درخواست پیش ہو کر تصدیق کر لیگئی اور ان کو منتقلی پٹہ میں کوئی عذر نہیں ہے۔ ایسی مکمل روئداد موجود ہوتے ہوئے

سیتما نام پرشوتم راؤ

اس میں مزید تحقیقات کی ضرورت باقی نہیں رہتی ۔

(۳) محکمہ تحت نے جس مقدمہ کا حوالہ دیا ہے وہ ابھی محکمہ تحصیل میں زیر دوران ہے اُسکے انتظار میں اسکو ملتوی کرنا یا تکمیل تحقیقات کا حکم دینا درست نہیں ہے ۔

(۴) غدرداران مرافعہ علیہم جب ایک مرتبہ درخواست رضامندی پیش کرچکے ہیں تو اُنکو غدرداری کرنے کا یا مقدمہ ہذا میں فریق بنکر مرافعہ پیش کرنے کا اختیار نہیں ہے ۔

استدعا کیگئی ہے کہ بہ تنسیخ تجویز تحت نگرانی منظور فرمائی جاکر سائلہ کے نام حسب تجویز تحصیل ورگ مبادلہ کی منظوری صادر فرمائی جائے ۔

رائے جناب زائد معتمد صاحب مال ۔

وکلا صاحبان فریقین کے طویل مباحث سماعت ہوئے ۔ جانکی رام راؤ پٹہ دار نے اپنے اراضیات اپنی زوجہ کے نام بیع کرکے منتقلی پٹہ کی منظوری کیلئے ۵ آبان ۱۳۴۸ف کو تحصیل میں درخواست پیش کی ۔ ابھی منتقلی کی کارروائی آغاز ہی ہوئی تھی کہ ۲۲ آبان ۱۳۴۸ف کو وہ فوت ہوگیا حضوری غدرداران کے لئے اشتہار اجرا ہوا اور بعد ختم مدت مسماۃ سیتما بیوہ جانکی رام راؤ کے نام تحصیل نے منتقلی پٹہ کی منظوری دی ۔ اسکی ناراضی سے برادرزادگان متوفی یعنے نگرانی علیہم نے ضلع میں مرافعہ کیا تو تعلقدار صاحب ضلع نے بجا طور پر یہ واضح کرتے ہوئے کہ یہ خاندان مشترکہ ہے بیع فرضی ہے ۔ منتقلی کی صورت میں اراضی پٹہ کا عمل داخل خارج اور متوفیہ پر قبضہ دہانی کی اطلاع منجانب مقدم پٹواری ہونے کے بعد منتقل کنندہ کو حق رجوع نہیں رہتا لیکن چونکہ کارروائی ہذا میں عمل داخل خارج نہیں ہوا ہے اور نہ قبضہ دیا گیا ہے اس لئے منتقل کنندہ فوت ہوجانے کی صورت میں اس کے ورثاء کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہے ۔ مرافعہ منظور کیا اور کارروائی منتقلی کو ختم کردیا ۔ جناب صوبہ دار صاحب بصیغہ مرافعہ اسی متوفی پٹہ دار کی کسی اور اراضی سے متعلق نزاع کا حوالہ دیتے ہوئے جس کی دریافت تحصیل میں جاری تھی دونوں کارروائیوں کے ایکساتھ تصفیہ کے لئے یہ مقدمہ ضلع میں بغرض تکمیل تحقیقات واپس فرمایا ۔ اس کی ناراضی سے محکمہ ہذا میں یہ نگرانی پیش ہے ۔ منجانب نگرانی خواہاں اہم عذر یہ پیش کیا جارہا ہے کہ نگرانی علیہم ایک مرتبہ منتقلی پٹہ کی نسبت درخواست رضامندی پیش کرچکے ہیں تو اُن کو اس نوبت پر غدرداری کرنے کا یا فریق بنکر مرافعہ پیش کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ۔ ہم اس حجت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں منتقلی پٹہ کے بارہ میں جو طریقہ اسوقت احکام سرکار کے تحت سررشتہ مال میں رائج ہے وہ یہ ہے کہ اولاً منجانب منتقل کنندہ

رسیتما بنام پرشوتم راؤ

درخواست پیش ہوتی ہے اسکی تصدیق کرلیجاتی ہے اور منجانب حاصل کنندہ قبولیت کی درخواست یجاتی ہے۔حضوری عذرداران کیلئے اشتہار جاری کیاجاتا ہے۔اگراندرون مدت اشتہار کوئی عذردار رجوع نہو تو کاغذات جمعبندی میں عمل کرنیکا حکم دیاجاتا ہے۔اس طریقہ پرعمل کے مدون کرنیکا اصلی منشا یہ ہیکہ مستحقین کو محروم کرکے کوئی شخص فرضی طور پر پٹہ اراضی سے بیدخل نہ کرنے پائے اور نہ کوئی فرضی طریقہ پر مستحقین کو لاعلم رکھکر دخل حاصل کرے۔ اس سے زیادہ اس طریقہ کے مدون کرنے میں کوئی اور مصالحت مضمر نہیں ہے۔ لیکن اس کارروائی منتقلی کی تکمیل جمعبندی کے کاغذات میں عمل کرنے سے ہوتی ہے۔ جبتک ایسا عمل نہ ہوجائے کوئی شخص محض کسی حکم کے حاصل کرنے سے پٹہ دار قرار پاتا ہے نہ اراضی پٹہ میں کوئی حقیت حاصل کرتا ہے۔ قانون اراضی مالگزاری میں پٹہ دار کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ اس سے وہ شخص مراد ہوگا جو راست سرکار کو زر مالگزاری ادا کرنے کا ذمہ دار ہو اور جس کا نام بحیثیت پٹہ دار کاغذات و رجسٹرات دیہی میں درج رہے۔ یہ کاغذات اور رجسٹرات دیہی وہی کاغذات ہیں جو کاغذات جمعبندی کے نام سے موسوم ہیں۔ پس جبتک منتقلی کا عمل کاغذات جمعبندی میں نہ ہولے منتقل کنندہ کسی وقت بھی اپنی درخواست انتقال پٹہ سے رجوع کرسکتا ہے اس لئے کہ یہ ساری کارروائی اسی کی درخواست پر آغاز ہوئی ہے اور جس تاریخ وہ چاہے اس کارروائی کو ختم کرادیسکتا ہے اور جو حق منتقل کنندہ کو اپنی زندگی میں جب نوبت کارروائی تک حاصل رہتا ہے وہی حق اس کے قائمقاموں کو بھی حاصل رہتا ہے اور شخص متوفے کے قائمقام بوجہ عدم تکمیل عمل جمعبندی یہ کہہ سکتے ہیں کہ کارروائی منتقلی ورگ مبادلہ ختم کردیجائے اور دفعہ (۶۹) قانون اراضی مالگزاری کے تحت وراثت کی کارروائی آغاز کی جائے اگر قبولیت دہندہ کو بیعنامہ کی بناء پر کوئی حقوق حاصل ہوں تو وہ ان کا استقرار عدالتہائے دیوانی سے کراسکتا ہے۔ سررشتہ مال میں بیعنامہ کی بنیاد پر حقوق کا تعین یا اُن کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔

اس ساری بحث کا منشاء یہ ہے کہ درحقیقت جبتک کہ عمل داخل جمعبندی خارج نہ ہوجائے راضی نامہ سے رجوع اور منتقلی میں عذر ممکن ہے۔ کارروائی ہذا میں درحقیقت واقعات یہ ہیں کہ حکم عمل دخل و عمل جمعبندی سے بہت پہلے اور درخواست منتقلی کے فوراً بعد منتقل کنندہ فوت ہوگیا اور نگرانی علیہم منتقلی پٹہ کی منظوری کے خلاف عمل داخل خارج ہونے کے پہلے ضلع میں بصیغہ مرافعہ رجوع ہوئے۔ پس ان حالات کے تحت ہم کوئی وجہ نہیں پاتے کہ جانکی رامراؤ پٹہ دار کے فوت ہونے کے بعد اُس کے راست ورثاء کی موجودگی میں جبکہ وقت پر رجوع ہوچکے ہوں منتقلی پٹہ کو جائز قرار دیں۔ لہذا تجویز ہوئی کہ نگرانی نامنظور۔ منتقلی پٹہ کی کارروائی ختم کی جائے اور کارروائی وراثت کی جس کا آغاز ہوچکا ہے تکمیل کرلیجائے۔

سیتا بنام پرشوتم راؤ

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال

تمہید:۔ نگرانی خواہ اصالتاً و وکالتاً غیر حاضر۔ وکیل صاحب نگرانی علیہ کی بحث سماعت کی گئی اور کارروائی کا معائنہ کیا گیا۔ جناب زائد معتمد صاحب نے بتاریخ ۲۳؍ خورداد ۱۳۵۲ف جملہ امور پر بحث کرتے ہوئے جو تجویز کی ہے ہم اس سے متفق ہیں اور اس تجویز کی توثیق کی جاتی ہے۔

مرافعہ صیغۂ مال

بھگوان راؤ **مرافع بوکالت پنڈت اپاراؤ صاحب وکیل**

بنام

باپوراؤ **مرافعہ علیہ بوکالت** ....

نشان مسل ۱۲۲ ۱۳۵۳ف ۸۷

نشان فیصلہ ۲۷ منفصلہ ۳؍ امرداد ۱۳۵۴ف

دفعہ (۳۶۹) ضابطہ دیوانی۔ گشتی نشان (۱۶) ۱۳۳۱ف۔ مدیون ڈگری کو رقم داخل کرنیکا موقع دیا جانا۔

تجویز ہوئی کہ تعمیل ڈگری کی کارروائی میں دوبارہ اراضیات کا نیلام ہو جانے کے بعد اگر مدیون ڈگری اپنی اراضیات کو خانگی طور پر زائد رقم میں فروخت کرنا چاہتا ہو تو اُسے اسکی اجازت دیجا سکتی ہے بشرطیکہ اندرون مدت معینہ مشتری کی جانب سے زر ڈگری محکمہ تحصیل میں داخل کر دی جائے۔

دفعہ (۳۶۹) ضابطہ دیوانی و گشتی نشان (۱۶) بابتہ ۱۳۳۱ف کا حوالہ دیا گیا۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی باپوراؤ ولد پروت راؤ و باپوراؤ ولد بھگونت راؤ بقال مرافعہ علیہم نے بمقابلہ بھگوان راؤ مرافع زر نقد رقمی (۱۰؍۹؍۔۔۔) کی ڈگری عدالت دیوانی ضلع عثمان آباد سے حاصل کی اور عدم ایفاء ڈگری کی وجہ سے مدیون کے لاونی نمبرات (۲۷-۹-۲۷-۶۶-۳) واقع موضع برلہ کا ۱۲؍۱۲ حصہ عدالت سے قرق کر کے مذکورہ نمبرات کے حق مقابضت کیلئے ترسیل کاغذات سررشتۂ مال کو توجہ دلائی گئی بتحت گشتی (۱۶) بابتہ ۱۳۳۰ف محکمۂ ضلع میں کارروائی آغاز ہوئی اور بعد طے مراتب ضابطہ نیلام ہوا اور محکمۂ صوبیداری سے منظور ہونے پر تختہ نیلام بغرض تعمیل محکمۂ تحصیل میں روانہ کیا گیا۔

ڈگریدار باپوراؤ ولد پروت راؤ مرافعہ علیہ نمبر (۱) نے جلسۂ ہراج میں بولی بولنے کی اجازت حاصل کر کے رقم مبلغ (۔۔۔) سوال کیا۔ محکمۂ ڈویژن نے اس کے نام دوبارہ نیلام ختم کر کے سہ بارہ کی منظوری کے لئے ضلع میں تحریک کی اور محکمۂ ضلع میں ڈگریدار یعنی مشتری نیلام نے باضافہ (۔۔۔) اپنے نام سہ بارہ کی منظوری کی استدعا کی اور ضلع سے مذکورہ رقم پر سہ بارہ نیلام کی منظوری دی گئی۔ اس قدر کارروائی کے بعد مدیون ڈگری نے عدم اجرائی اشتہار نیلام اور ہراج بیضابطہ کا اظہار کر کے ایک درخواست ضلع میں ۱۷؍ مہر ۱۳۵۱ف کو پیش کیا تو محکمۂ ضلع سے بذریعہ مراسلہ نشان (۱۸۰)

مرافعہ بنا راضی تجویز رائے برکت رائے صاحب صوبہ دار گلبرگہ شریف مورخہ ۲۵؍ تیر ۱۳۵۳ف

بھگوان راؤ
بنام
بابو راؤ

مورخہ ۱۸؍امرداد ۱۳۵۱ف نیلام کو ملتوی رکھنے کے لئے ڈویژن کو لکھا گیا اور مثل تحت طلب کی بہ تقرر تاریخ پیشی بعد سماعت بحث وکلاء فریقین صاحب ضلع نے ۲۸؍آذر ۱۳۵۳ف کو یہ تجویز کی کہ بہ تنسیخ سابقہ نیلام مکرر اشتہار جاری کیا جائے اور مجدداً نیلام کیا جائے حسبہٗ تحصیل نے دوبارہ نیلام کی کارروائی آغاز کی اور برسر موقع ۳۰؍اسفندار ۱۳۵۲ف رقم (الله ۱۳۵۲ روپیہ) روپیہ سابقہ مشتری نیلام کے نام دوبارہ ختم کرکے ضلع میں تحریک کیا کہ اس رقم سے زائد کسی کی بولی نہیں ہوئی۔ مدیون ڈگری بلا وجہ کارروائی کو طوالت دینا چاہتا ہے چنانچہ محکمۂ ضلع سے سابقہ رقم پر سہ بارہ کی منظوری دی گئی۔ اسکے بعد مدیون ڈگری نے بدیں عذر ضلع میں درخواست پیش کیا کہ ۶؍فروردی ۱۳۵۲ف تاریخ مقرر تھی بہ نسبت تاریخ ۳۰؍اسفندار ۱۳۵۲ف کو ہراج کیا گیا اور ہراج کی منظوری بتوسط ڈویژن نہیں لی گئی اس درخواست کی بنا پر نیلام کی کارروائی ہوتی رہی۔ من بعد مدیون ڈگری نے اور ایک درخواست ۱۱؍امرداد ۱۳۵۲ف کو ضلع میں بدیں استدعا پیش کیا کہ ”اراضیات مذکورہ کو پنالال مارواڑی خریدنا چاہتا ہے جس سے زر ڈگری کی ادائی متصور ہے لہذا اجازت دیجائے“

دفتر سے باظہار واقعات کیفیت پیش ہونے پر صاحب ضلع نے ۳؍امرداد ۱۳۵۲ف کو یہ تجویز فرمائی کہ :-

(۱) مدیون محفوظ قوم کا رکن نہیں ہے اس لئے قانون انسداد انتقال اراضی کے تحت کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی -

(۲) ابتک مدیون اس قدر گریز کرچکا بلکہ اب اقساط کیلئے کسی مہلت کا دینا ممکن نہیں -

(۳) البتہ اگر مدیون کسی خانگی خریدار کو مثلاً پنالال مارواڑی کو آمادہ کرکے قبل تاریخ پیشی تحصیل میں رقم ڈگری داخل کرادے تو جناب تحصیلدار صاحب کو چاہئے کہ رقم قبول کرکے ہراج ملتوی فرمائیں - اس تجویز ضلع کی ناراضی سے مدیون ڈگری بھگوان راؤ نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو جناب صوبہ دار صاحب نے بدیں صراحت مرافعہ ترمیماً منظور فرمایا کہ وکیل صاحب مرافعہ خواہ تحت کی تجویز میں صرف اس قدر اضافہ چاہتے ہیں کہ تعلقدار صاحب ضلع ان کو تحریری اجازت منتقلی کی دیدیں اور اس کی تائید میں دفعہ (۳۶۹) ضابطۂ دیوانی کو پیش کیا ہے استدعا واجبی ہے - لہذا محکمۂ ضلع سے ان کو فروخت کی اجازت بہ تعین مدت دو ماہ اس شرط سے دیجائے کہ زر ڈگری کی کامل رقم مشتری اراضی محکمۂ تحصیل میں داخل کرے اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے مدیون ڈگری بھگوان راؤ نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ ثانی پیش کیا ہے۔ عذرات حسب ذیل ہیں -

عذرات

(۱) خانگی نیلام کی اجازت صادر کرتے ہوئے مشتری اراضی کو اندرون دو ماہ کامل رقم داخل کرنے کی جو شرط عائد کی گئی ہے وہ خلاف ضابطہ ہے

(۲) مدیون کو بغرض بیع خانگی بلا کسی شرط سے چھ ماہ کی مہلت عطا کرنا ضروری تھا -

(۳) کسی معاش کا تمام تر دارومدار مملوکہ اراضی کی کاشت پر ہے اراضیات اگر نیلام کئے جائیں تو سائل بیروزگار ہو جائیگا

جو منشار قانون قرض دہندگان و قانون انسداد انتقال اراضی زرعی کے مغائر ہے ۔

(۴) اراضی لاؤنی نمبر (۶۳۴) کے ایک جز و (عہ) ایکر پر پنالال مارواڑی کی جو ڈگری واقع ہے سالانہ (صہ) کرایہ وصول ہوتا ہے ایک کثیر اراضیات کا نیلام صرف (معہ ...) پر کیا جارہا ہے جو مغائر ضابطہ ہے ۔ سائل اپنے ڈگری قرضہ کو باقساط ادا کرنے آمادہ ہے ڈگریدار سائل کو پریشان کررہا ہے ۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ تجویز زیر مرافعہ تنسیخ فرمائی جاکر سائل کو باقساط رقم ڈگری ادا کرنے کی اجازت صادر فرمائی جائے ۔ کارروائی نیلام کو ختم کرنیکا حکم صادر فرمایا جائے ۔

حکم عالیجناب، صدر المہام بہادر مال ۔

تمہید ۔ وکلاء فریقین کی بحث بتاریخ ۱۲ بہمن ۱۳۵۲ف سماعت کی گئی ۔ ۱۳۴۴ف کی ڈگری برائے تعمیل ۱۳۴۸ف میں سررشتہ مال میں وصول ہوئی اراضیات مدیون کے قبضہ ہی میں رہے ہیں اور وہی اس سے استفادہ کرتے ہیں ۔ اب ۱۳۵۲ف میں اراضیات کا نیلام ہوا ہے ۔ تحت گشتی (۱۶) ۱۳۳۰ف جو کچھ رعایت ہوسکتی تھی اس کی تجویز صوبہ داری نے کی ہے اب مزید مراعات کا کوئی موقع نہیں ہے ۔ پس مرافعہ نامنظور ۔

نگرانی صیغۂ مال

زرسیا وغیرہ .... نگرانی خواہاں بوکالت

بنام

خواجہ بھائی وغیرہ .... طرفثانیاں بوکالت

دفعہ (۴۵) قانون مالگزاری اراضی ۔ رمنہ کی اراضی کو لاؤنی پر دینے کی صورت میں کارروائی ۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ ایک پٹہ کی اراضی کو پٹہ سے خلاج کرکے رمنہ میں داخل کرلیا گیا ہو اور پھر اُس کو لاؤنی پر دئے جانیکی کارروائی آغاز کی گئی ہو تو ایسی صورت سے دفعہ (۴۵) قانون مالگزاری متعلق ہوتی ہے اُس کی رو سے ہراج کی نوبت اُس وقت آئے گی جبکہ ورثا و پٹہ داران سابق اُسے لینے سے انکار کریں جبکہ وہ خود اراضی لینے آمادہ ہوں تو کرر ہراج نہ ہونا چاہئے ۔

واقعات ۔ یہ کارروائی نولاؤنی اراضیات خارج از کھاتہ افتادہ سروے نمبرات (۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۳۶۶) موضع ملیاباد تعلقہ رائچور سے متعلق ہے ۔ ان نمبرات کے منجملہ سروے نمبر (۲۲۳) کی لاؤنی کی درخواست محمد حسین نے تحصیل میں پیش کی خواجہ صاحب ورامنا نے سروے نمبرات (۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳) کے پٹہ کی استدعا ذریعہ درخواست کی میاں زرسیا وغیرہ (نگرانی خواہاں) نے بھی درخواست پیش کرکے فہرست مذکور کے ہراج کرنے کی استدعا کی ۔

نگرانی بناراضی تجویز صوبہ دار صاحب صوبہ گلبرگہ شریف مورخہ ۲۴ تیر ۱۳۵۲ف ۔

زرسیپا بنام خواجہ بھائی

تحصیل نے اشتہار جاری کر کے تخنتہ طلب کیا اور زرسیا وغیرہ کی درخواست پر سروے نمبر (۲۲۱) موازی (۴ ایکر ۳۴ گنٹے) محاصلی (۸ روپے) برقم (۱۲۰۰) بنام گوگاری اور سروے نمبر (۲۲۲) موازی (۴ ایکر ۳۴ گنٹے) محاصلی (۸) برقم (۱۱۰۰) بنام زرسیا ولد رامنا اور سروے نمبر (۲۲۳) موازی (۱۱ ایکر ۱۱ گنٹے) محاصلی (۸ روپے) برقم (۱۲۰۰) بنام زرسیا ولد بھیمنا سروے نمبر (۳۶۶) موازی (۴ ایکر ۳۴ گنٹے) محاصلی (۸) بنام زرسیا ولد بسپا برقم (۱۱۰۰) دوبارہ ہراج ختم کر کے رقم نیلامی داخل کرائی جا کر سہ بارہ کی منظوری کیلئے ڈویژن میں ذریعہ نشان (۱۰) مورخہ ۲ ار دے ۱۳۵۲ف تحریک کی اور ڈویژن میں خواجہ صاحب ورامیا وچینلو نے بدیں استدعا درخواست پیش کی کہ مذکورہ نمبرات و نمبر (۲۲۰) قدیم سے ۱۳۲۷ف سے ہمارے آبا و اجداد کی ملکی و مقبوضہ ہیں ۱۳۲۷ف میں بشمول دیگر نمبرات گورکش کے لئے سرکار نے مختص کر دیا۔ کوئی معاوضہ پٹہ داران کو نہیں ملا۔ مذکورہ نمبرات گورکش سے خارج کر دئے تو ہم رجوع تحصیل ہو کر واپسی اراضیات کی درخواست پیش کئے مگر کوئی لحاظ نہیں ہوا۔ کارروائی ہراج منسوخ فرمائی جا کر پٹہ ہمارے نام کیا جائے۔

عبدالنبی نے بھی ڈویژن میں ایک درخواست پیش کی کہ نمبرات ہراج شدنی کے منجملہ (۲۲۱ و ۲۲۳) سائل کے پٹہ و مقبوضہ ہیں اور سروے نمبر (۲۲۰) ملحق پٹہ ہے۔ ہراج کی اطلاع سائل کو نہیں دی گئی۔ نمبرات (۲۲۱ و ۲۲۲) رقم ہراج دوبارہ سے باضافہ (۸ ۔ ص) سائل کے نام منظور فرمایا جائے۔

ڈویژن سے بترسیل نقل درخواست تحصیل واقعات دریافت کئے گئے تو ذریعہ مراسلہ نشان (۳۰۲) مورخہ ۶ خورداد ۱۳۵۲ف تحصیل سے باظہار واقعات پٹہ سابق پٹہ داروں کے ورثاء کے نام مسترد کرنے کی رائے دی یہ جواب وصول ہونے پر مکرر ڈویژن سے یہ استفسار کیا گیا کہ :-

(۱) نقل مراسلہ محکمۂ سرکار نشان (۶۱) مورخہ ۲ ار دے ۱۳۳۰ف سے عیاں ہے کہ مقامی ضرورت عامہ کو مقدم قرار دیکر ان اراضیات کا پٹہ خارج اور شریک رمنہ کیا گیا اور سررشتۂ جنگلات کو اس سے مطلع کیا گیا جب یہ صورت ہے تو تحصیل میں لاؤنی کی کارروائی کن احکام کے تحت کی گئی۔

(۲) تحصیل نے ضرورت کا باقی نہ رہنا اور سابقہ پٹہ داروں کے نام مسترد ہونیکی رائے دی ہے۔ ضرورت مقامی کا باقی نہ رہنا کن احکام کے تحت طے پایا۔

(۳) ایسا کوئی داخلہ یا حوالہ جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ یہ رقبہ رمنہ سے کب خارج کیا گیا۔

(۴) مراسلہ محکمہ ضلع میں بقیہ نمبرات جو درج ہیں ان میں کون سے نمبرات اس وقت افتادہ ہیں اور کون سے نمبرات پٹہ دار کو کاشت پر دئے گئے ہیں اور کیا یہ بھی صراحت کی کہ تا تصفیہ کارروائی ان نمبرات پر کسی فریق کا قبضہ نہ رہیگا اور سرکاری نگرانی رہے گی۔

زرسیا
بنام
خواجہ بھائی

تحصیل نے عمال دیہہ سے دریافت کرکے یہ جوابدیا کہ بیس قطعات نمبرات پٹہ سے خارج کرکے شریک رمنہ کرنیکا حکم دیاگیا۔حسبہٗ عمال دیہہ نے پٹہ سے خارج کرکے شریک رمنہ کردیا۔من بعد سروے نمبرات (۲۵۶ و ۳۲۱ و ۳۶۵ و ۳۹۹ و ۴۲۷ و ۴۸۳) کے پٹہ داران نے کارروائی کرکے ان نمبرات کا پٹہ اپنے نام مستردکرالیا اور بقیہ پانچ نمبرات شریک افتادہ رہے ان کے منجملہ سروے نمبر (۲۲۰) کا پٹہ غلام نبی کے نام و نمبر (۲۰۸) رامیا دہنگرو نمبر (۴۰۰) جھلی ہنمیا کے نام ۱۳۴۹ف میں پٹہ ہوچکے یہ کارروائی سروے نمبر (۲۲۱ و ۲۲۴ و ۲۲۳ و ۳۶۶) سے متعلق وزیر تصفیہ ہے اورسروے نمبر ۴۰۲ و ۴۳۸/۳ و (۴۳۰ و ۴۲۷ و ۴۳۴) کی یکسالہ کاشت اور مدامی پٹہ کے زیر دوران ہے جو کارروائی ہٰذا کے تصفیہ تک ملتوی کی گئی ہے۔سروے نمبر (۴۳۰ و ۳۹۸) تا حال افتادہ ہیں پٹواری نے رمنہ میں شریک کرنے کے بجائے افتادہ میں شریک کردیا۔جب خواہشمندوں نے لاؤنی کی درخواست کی تو فائل جمعبندی پر سے افتادہ کی تصدیق کی جاکر حسب دفعہ (۵۴) کارروائی کی گئی جبکہ ان اراضیات کے منجملہ چند اراضیات سابق پٹہ داران کے حق میں مسترد ہوئے ہیں تو لحاظ نوعیت کارروائی حالیہ کی شکل اسپر منطبق ہوسکتی ہے وغیرہ۔اس رپورٹ پر ڈویژن سے بتاریخ ۵ ار شہریور ۱۳۵۲ف یہ تجویز ہوئی

"دریافت طلب امر یہ ہے کہ آیا یہ اراضی شریک رمنہ ہے یا خارج کی گئی تحصیل کے مراسلہ سے واضح ہے کہ اس کو خارج کرنیکا کوئی داخلہ دستیاب نہ ہوسکا جبتک اس کا اطمینان نہ ہو کہ یہ رمنہ سے خارج ہے اس اراضی کو لاؤنی یا کاشت پر نہیں اٹھایا جاسکتا۔ہراج کی کارروائی کالعدم ہوگئی اور یکسالہ کاشت کی اجازت جو تحصیل سے دی گئی ہے وہ منسوخ اس طرح دو پارٹیوں کو سال حال اس امر کے تصفیہ تک کاشت کرنیکا کوئی حق نہ ہوگا۔ہراج کرنے کے بعد جب اس کارروائی کو بغرض منظوری روانہ کی گئی تھی تو قبل تصفیہ جدید اشخاص کو یکسالہ کاشت پر اراضیات دینے کی کوئی وجہ نہیں پائی جاتی بواپسی مثل تحصیل حسبہٗ تعمیل کے لئے لکھا جائے "

اس تجویز کا مرافعہ زرسیا وغیرہ نے محکمہ ضلع میں پیش کیا تو ضلع سے بدیں صراحت مرافعہ منظور ہوا کہ سروے نمبرات (۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۳۶۶) کے لاؤنی پٹہ و نیلام سے بحث ہے۔روئداد سابقہ سے ظاہر ہے کہ بیس قطعہ نمبرات جو موضع آباد جو رانگیور سے تقریباً چار میل پر واقع ہے بربنائے تحریک ضلع ۱۳۱۹ف میں لاؤنی پٹہ سے خارج کرکے رمنہ میں شریک کرنیکا حکم ہوا۔اس لحاظ سے مرافعہ علیہم خواجہ بھائی وغیرہ قریب ۳۰ سال سے اراضیات زیر بحث سے بیدخل ہیں۔رپورٹ تحصیل نشان (۴۵۴) مورخہ ۱۱ار شہریور ۱۳۵۲ف سے ظاہر ہے کہ نمبرات ہٰذا کی نوعیت خارج از کھاتہ کی ہے ۱۳۱۹ف میں ڈویژن سے یہ نمبرات خارج کھاتہ میں شریک ہوئے اور رمنہ کا عمل نہیں ہے۔چنانچہ اس میں گٹ نمبر سابقہ کے مزید نمبرات (۲۰۸ و ۴۰۰) کا نیلام ہوکر قابض حالیہ کے نام پٹہ بھی ہوچکا نمبرات زیر بحث ۱۳۱۹ف میں گٹ میں تھے جس کی

نرسیا بنام خواجہ بھائی

چھوڑی کرکے (۳۰) مرووے نمبرات قائم کئے گئے۔ پس جبکہ (۳۰) سال سے سید خواجہ وغیرہ بیدخل رہے۔ اب ان کو کوئی استحقاق ان اراضیات کے پٹہ کا نہیں ہوسکتا اور جبکہ اراضیات خارج ازکھاتہ میں شریک ہیں تو ان کے لازمی پٹہ کی کارروائی قانونی کے عام قواعد کے تحت ہوگی جس کی تفصیل دفعہ (۴ ۵) وگشتی نشان (۱۹) ۱۳۴۷ف میں درج ہے ایک سے زائد خواہشمند ہیں اور گشتی بالا کے دفعہ (۱۱) کے تحت اراضیات کا نیلام ہوگا بزمانہ کشتبن یہ نمبرات اُس زمانہ میں رمنہ کے لئے لئے گئے تھے جو من بعد شریک خارج ازکھاتہ ہوگئے۔ اس لئے یہ امر مسلمہ ہے کہ اب خارج ازکھاتہ سے اس کو خارج کرکے شریک رمنہ کرنیکی کوئی بحث ہی نہیں ہے اور جبکہ متعدد درخواستیں موجود ہیں تو اس کا نیلام بھی ضروری ہے۔ ڈویژن سے نیلام کو منسوخ کیا گیا ہے جو درست نہیں ہے البتہ چونکہ عذر وکیل صاحب مرافعہ علیہم یہ ہے کہ اشتہارات کے اجرائی کی تکمیل تحت ضابطہ نہ ہوئی اس لئے اس کی تشہیر بیانگ دہل مستقر راچور اور مواضع متعلقہ میں کرکے مکرر اشتہار جاری کرنے کے بعد فریقین مقدمہ کو بھی اطلاع کے بعد نیلام کیا جائے تاکہ تکمیل کارروائی نیلام میں کسی کو عذر نہ ہو لہذا مرافعہ منظور۔

اس فیصلہ ضلع کی ناراضی سے نرسیا وغیرہ دوبارہ نیلام گیرندگان و خواجہ صاحب وغیرہ ورثاء سابق پٹہ داران نے محکمہ صوبہ داری میں علحدہ علحدہ مرافعہ جات پیش کئے تو جناب صوبہ دار صاحب نے یہ تجویز کی کہ کارروائی ہذا سے دفعہ (۵۴) (الف) متعلق ہے۔ ہراج کی نوبت اُسی وقت آئیگی جبکہ ورثاء پٹہ داران سابق اُس سے انکار کریں۔ لیکن یہاں وہ خود آمادہ ہیں اُنہوں نے بھی علحدہ مرافعہ پیش کیا ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ محکمۂ ضلع میں دفعہ (۵۴) الف قانون مالگزاری کی جانب توجہ نہیں دلائی گئی۔ اس لئے صاحب ضلع نے بضمن کارروائی ہراج جو فرو گذاشت ہوئی ہے اُس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہراج مکرر کا حکم دیا ہے۔ لیکن دفعہ (۵۴) الف کے احکام کے لحاظ سے اراضیات زیر بحث کے ہراج کی ضرورت نہیں پائی جاتی۔ لہذا مرافعہ نامنظور۔ بجائے ہراج مکرر کے تحت دفعہ (۵۴) عمل کیا جائے

اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے نرسیا وغیرہ دوبارہ نیلام گیرندگان نے محکمۂ ہذا میں نگرانی پیش کی ہے عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) یہ کہ دفعہ (۵۴) قانون مرمہ مالگزاری نشان (۴) ۱۳۴۵ف سے منسوخ قرار دی گئی اور قانونی طور پر بوجہ قیام دفعہ (۵۴) جدید ضمن (۱) و (۲) سابقہ ضمن و جزویات بھی منسوخ ہو چکے۔

(۲) بفرض محال دفعہ (۵۴) الف قائم رہنا تصور ہو تو بھی کارروائی ہذا الاؤنی و نیلامی پر اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا اس لئے کہ اراضیات زیر بحث بوقت کارروائی نیلام نہ بنجرائی میں شریک تھے نہ زراعتی۔ بلکہ زائد از (۲۰) سال سے برباد علم

زسیا
بنام
خواجہ بھائی

محکمۂ سرکار ۱۳۳۰ف سے فارغ القبضہ وملک سرکار قرار دئے جاکر رجسٹرات دہی میں خارج ازکھاتہ میں شریک ہو چکے تھے حالیہ قواعد لاؤنی سرکار بابتہ ۱۳۴۷ف کے تحت نیز باغراض اضافہ غلہ خوردنی تحت ہدایات مال لاؤنی پر اٹھائے گئے۔

(۳) یہ کہ فریق ثانی خود بہ تسلیم افتادہ خود کے نام لاؤنی پٹہ پر رہنے کی استدعا سے درخواست ابتدائی پیش کی تھی اور منجانب نگرانی خواہاں بھی لاؤنی نیلام کی استدعا کی گئی تھی تو بپابندی احکام لاؤنی منظورہ بموجب دفعہ (۵۴) قانون مرممہ مالگزاری نافذ ہوئے تھے۔ اراضیات افتادہ زائد از ...... کو بعد اجرائی اشتہارات وتکمیل ضابطہ بتعین تاریخ ۲ دے ۱۳۵۲ف ہراج کیا گیا۔

(۴) منجانب نگرانی خواہاں جلسہ ہراج میں بولی زیادہ ہونے سے نیلام ختم کرکے رقم پوری ہم سے داخل خزانہ کرائی گئی اور سائلان کے قبضہ اجازتی کو بحیثیت مشتری نیلام برقرار رکھا گیا۔ لہذا تحت قانون مال گورنمنٹ خود پابند واشتراز نیلام ہو چکی۔ پس خلاف قانون معاہدہ اب کوئی نیلام فسخ ہوسکتا نہ اس کی خلاف ورزی قانوناً جائز ہے جبکہ بروئے احکام لاؤنی منظورہ حسب کارروائی نیلام بغرض منظوری ڈویژن میں بھیجدی گئی تھی تو ڈویژن کو منظور کرنا لازم تھا۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری نگرانی فیصلہ تحت منسوخ فرماکر کارروائی نیلام منظور قبضہ نگرانیخواہاں قائم فرمایا جائے اور پٹہ بنام سائلان مشتریان نیلام قائم ہوکر عطاء ہونیکا حکم صادر فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر ومولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال

تمہید۔ وکلاء فریقین کی بحث سماعت کی گئی اور مثل کا معائنہ کیا گیا۔ مثل میں پاؤتی ہی موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نمبرات زیر بحث نگرانی علیہ کے موروث کے پٹہ پر تھے۔

اس بناء پر صوبہ دار صاحب نے تحت دفعہ (۵۴) الف عمل کرنے کی تجویز صادر کی ہے جس سے ہم متفق ہیں۔

لہذا صوبہ دار صاحب کی تجویز میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں اور نگرانی نا منظور۔

مرافعہ صیغۂ مال

شیخ محی الدین **مرافع بوکالت** ....

بنام

یوکل رام لنگیا **مرافعہ علیہ بوکالت** ....

نشان مثل ۵۲ / ۸۷ سنہ ۱۳۵۳ف
نشان فیصلہ
منفصلہ

قبضہ کی بناء پر پٹہ کی کارروائی نہ ہونا۔ پٹہ کی کارروائی میں قبضہ کا نہ دیکھا جانا۔ پٹہ کی کارروائی میں صرف محکمۂ مال کے کاغذات کا دیکھا جانا۔

مرافعہ بناراضی تجویز عالیجناب ایرج شاہ صاحب چینائی صوبہ دار میدک۔

شیخ محی الدین
بنام
بوکر رام لنگیا

تجویز ہوئی کہ قبضہ قدیم کی بناء پر استقرار حق کرانے پٹہ کی ڈگری عدالت دیوانی سے حاصل کی جاسکتی ہے ۔ محکمۂ مال سے ایسے دعاوی کی سماعت متعلق نہیں ہے ۔ لہٰذا اگر قبضہ قدیم ہے تو وہ قائم رہے گا اور محکمۂ مال سے پٹہ کا عمل محکمۂ مال کے کاغذات کے لحاظ سے کیا جائے گا نہ قبضہ کے لحاظ سے ۔

واقعات ۔ یہ کارروائی اصلاح سروے نمبرات سے متعلق ہے ۔ مسمی شیخ محی الدین رعایا موضع کمبل پلی تعلقہ اچم پیٹھ نے محکمۂ ضلع میں اصلاح نمبر کی درخواست پیش کی جس کو بغرض تحقیقات موقعی تحصیل متعلقہ پر روانہ کی گئی ۔ تحصیلدار صاحب نے بعد معائنہ موقع اپنی رائے کا اظہار فرمایا کہ " کاغذات جمعبندی من ابتدائے سال ۱۳۳۸ف لغایتہ ۱۳۴۳ف دیکھے گئے مسمیان بچے رام لمباڑہ و رام لنگم بروله پڑو ۔ سید محی الدین ۔ رام لنگیا مقدم کوتوالی وغیرہ با دائی تاوان رقم مالگزاری ادا کرکے قابض رہے ۔ سال ۱۳۴۴ف میں رویژن ہوکر درخواستگزار کے نام خارج کرکے دیگر ۱۶ اشخاص کے نام ایک ضمیمہ سیتوار مرتب کروایا گیا ۔ کسی شخص کے نام احکام پٹہ اجراء نہیں ہوئے ۔ غاصبانہ قبضہ ہے اس لحاظ سے شیخ محی الدین بداخلہ کاغذات جمعبندی ر یکر اراضی پر قابض تھا اور ابتک وہی قابض ہے ۔ سروے نمبرات (۱۵-۱۹-۲۰-۲۱) کے منجملہ (۲۰-۲۱) شیخ محی الدین کے نام نمبرات قائم ہونا چاہئے تھا نہیں ہوئے ۔ ابتک قابض اراضی رہکر مالگزاری ادا کررہا ہے ۔ مسمی رام لنگیا مقدم مالی وکوتوالی نے دیگر نمبرات اپنے عزیز و اقارب کے نام پٹہ کرواکر شیخ محی الدین کے نام کو حذف کرکے محروم رکھا ہے ۔ نیز سروے نمبرات (۲۰-۲۱) پر خود قابض ہوکر درخواستگزار کو بیدخل کرنا چاہتا ہے نقض امن کا مقدمہ عدالت میں پیش کرکے شیخ محی الدین کو بیدخل کرنا چاہا ۔ لیکن درخواستگزار بیدخل نہیں ہوا ۔ مقدم مالی مذکور ذی اثر اور ظالم ہے ۔ دیگر مواضعات میں بھی اسی طرح کثیر اراضیات کا پٹہ غریبوں سے چھین کر اپنے نام کروایا ہے اسی طرح شیخ محی الدین کو بھی بیدخل کرکے اراضی متنازعہ کو بھی حاصل کرنا چاہتا ہے ۔ اس طرح اراضی بر میوک کے منجلہ ( ) یکر کا پٹہ ۱۳۴۴ف بوقت رویژن اپنی چالاکیوں سے اپنے نام کروایا ہے "

ان واقعات کا اظہار کرتے ہوئے تحصیلدار صاحب شیخ محی الدین کے نام اراضی متنازعہ کے پٹہ کی منظوری دئے جانے کا اظہار کرتے ہوئے محکمۂ ڈویژن میں تحریک کی :-

بربناء رپورٹ تحصیل محکمۂ ڈویژن میں ذریعہ مراسلہ (۶۲م - ۶۳م) مورخہ ۱۴ ماردی بہشت ۱۳۵۲ف رپورٹ کی توثیق کرتے ہوئے محکمۂ ضلع میں تحریک کی ۔

جناب اول تعلقدار صاحب نے تجویز فرمائی کہ تحصیل تعلقہ اچم پیٹھ سے ذریعہ مراسلہ (۸۱۲-۵/م) مورخہ ۱۱ ۱۳۵۲ف

شیخ محی الدین
بنام
بوکل رام لنگیا

ضلع میں تفصیلی رپورٹ کی گئی ہے جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ رام لنگیا مقدم کوتوالی دمالی موضع گمن پلی نے بمجرد محی الدین شیخ محی اپنے نام اور اپنے عزیز واقارب کے نام کثیر رقبہ کا پٹہ بوقت ریویژن ۱۳۴۲ف میں کرالیا ہے۔ بند وبست والوں نے ضمیمہ سیتوار میں اس کی صراحت کی ہے۔ مگر شیخ محی الدین جن اراضیات پر پہلے قابض تھا وہ اب بھی قابض رہکر مالگزاری ادا کررہا ہے۔ تحصیل نے سروے نمبرات (۲۰ و ۲۱) کا پٹہ بلحاظ قبضہ شیخ محی الدین کے نام قائم کرنے کی اجازت چاہی ہے اور ڈویژن نے بھی باتفاق رائے تحصیل شیخ محی الدین کے نام ان ہر دو نمبرات کا پٹہ قائم کرنے کی تحریک کی ہے۔ ٹپیل کا عمل لائق تدارک تھا اور جو پٹہ اُس نے ناجائز طور پر اپنے نام اور اپنے عزیز واقارب کے نام کرایا تھا وہ قابل فسخ تھا۔ اب چونکہ ایک عرصہ ہوچکا ہے اس لئے اُس کو تازہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ شیخ محی الدین کا چونکہ سروے نمبرات (۲۰-۲۱) پر قبضہ ہونا ظاہر ہے۔ لہذا بجائے ٹپیل کے شیخ محی الدین کے نام پٹہ کیا جائے۔

تجویز ضلع کی ناراضی سے مسمی بوکل رام لنگیا نے محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کرنے پر جناب صوبہ دار صاحب نے بمواجہ وکلاء فریقین تجویز فرمائی کہ " مرافع کے نام جو پٹہ اراضی نزاعی ۱۳۴۲ف میں ہوا ہے اس کے متعلق اب تحصیل وڈویژن کی رپورٹ مرافعہ علیہ کو قابض قرار دیکر ضلع نے بہ تنسیخ پٹہ مرافع پٹہ مرافعہ علیہ کے نام منظور کرنے کی تجویز کی ہے جس کی ناراضی سے یہ مرافعہ ہوا ہے۔ مرافع کے نام جو پٹہ ہوا ہے اس کی ناجوازی ثابت نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ مرافعہ علیہ کے قبضہ قدیم کی بناء پر اس کے نام پٹہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ قبضہ قدیم کی بناء پر استقرار کرا پانے پٹہ کی ڈگری عدالت دیوانی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ محکمۂ مال سے ایسے دعادی کی سماعت متعلق نہیں ہے۔ لہذا قبضہ قدیم ہے تو وہ قائم رہے گا۔ البتہ کرایا نے پٹہ کا جو حکم ضلع نے دیا ہے وہ درست نہیں ہے۔ پس مرافعہ منظور۔ تجویز زیر اپیل منسوخ۔

تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے شیخ محی الدین نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے جس کے عذرات حسب ذیل ہیں:-

عذرات

(۱) تحصیل ڈویژن وضلع کی متفقہ تجاویز کے خلاف ناکافی وجوہ کی بناء پر مرافعہ منظور کرنے میں عدالت تحت کو تسامح ہوا ہے۔

(۲) مرافع زائد از بیس سال سے قابض ہے اور فیصلہ جات سابق کی بناء پر جو مرافعہ علیہ کے متاع میں صادر ہوا ہے اراضی نزاعی کا مستحق قرار دیا جاچکا ہے اور اس طرح یہ امر منفصلہ ہے۔

(۳) مرافعہ علیہ وطندار نہیں ہے اراضیات کا پٹہ دار ہے اور اب غیر معمولی تحویل داثرات کی بناء پر غریب رعایا کے اراضیات پر ناجائز قبضہ کرکے اپنے نام پٹہ کرنا ہے۔ حکام نے بعد تحقیقات ثابت قرار دیکر تجویز کی ہے جو ہرائینہ

شیخ محی الدین
بنام
ویکل رام ننگیا

لائق محتاج عالی ہے۔

(۴) اراضی نزاعی کے پٹہ کے متعلق مرافعہ علیہ کے فریبانہ اعمال اور کارروائیوں کی تحقیقات صحیح طور پر محکمۂ مال میں ہی عمل میں آئے گی۔ ایسی صورت میں تجویز تحت تسامح پر مبنی ہے جو لائق تنسیخ ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ مرافعہ منظور فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان

تمہید۔ وکیل صاحب مرافع باوجود ندائے سہ بارہ غیر حاضر۔ وکیل صاحب مرافعہ علیہ کی بحث سماعت کی گئی اور روداد مثل پر غور کیا گیا۔ اگر مرافع کو قبضہ کا استدلال ہے تو وہ عدالت میں رجوع ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ جناب صوبہ دار صاحب نے اپنے فیصلہ میں تجویز کی ہے۔ جناب صوبہ دار صاحب کی تجویز میں کسی دست اندازی کی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغۂ مال

سنہ ۱۳۵۲ف
نشان مثل ۶/۸۷
نشان فیصلہ ۳۲
منفصلہ ۲۴ ار سنہ ۱۳۵۵ف
اردی بہشت

ہری با .... **مرافع بوکالت**

بنام

کرشنا .... **مرافعہ علیہ بوکالت**

غیر رجسٹری شدہ رہن نامہ کی بنا پر محکمۂ مال میں کوئی کارروائی نہ کی جانا۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ مرتہن نے قانون انتقال اراضی زرعی کے تحت اراضی مرہونہ کو چند سال تک اُس کے قبضہ میں دیکر زر رہن کی ادائی کا انتظام کئے جانے کی درخواست دی ہو۔ مگر رہن نامہ غیر رجسٹری شدہ و ناقابل ادخال شہادت ہو اور اراضی پر اُس کا قبضہ بھی ثابت نہ ہو تو ایسی صورت میں اُس کو عدالت دیوانی کی ہدایت دیجائے گی اور محکمۂ مال کسی طرح کی دست اندازی نہ کرے گا۔

واقعات یہ ہیں کہ مدعی مسمی ہری با مرافع نے بمقابلہ کرشنا مدعا علیہ محکمۂ ضلع میں تحت دفعہ قانون انتقال اراضی یہ دعوائے پیش کیا کہ مدعی علیہ اپنی مملوکہ و مقبوضہ اراضی شکمی سروے نمبر (۱۷) موازی (۱۲ ایکڑ ۱۳ گنٹے) محاصلی (...) کے منجملہ (۳) کے حصۂ اراضی بعوض (...) روپیہ سکہ کلدار میرے پاس ۲۰ تیر ۱۳۴۳ف کو رہن بالقبض کرادیا اور جملہ مرہونہ پر قبضہ کرادیا۔ چنانچہ تاریخ رہن سے ۱۳۴۹ف تک مدعی قابض رہا۔ اس رہن نامہ میں یہ شرط ہے کہ اراضی مرہونہ مدعی علیہ کو

مرافعہ بنا راضی تجویز راجہ برکت رائے صاحب صوبہ دار صوبۂ گلبرگہ شریف۔

ہری بابا بنام کرشنا

بٹائی پر دیجائے۔ چنانچہ حسب شرط من ابتدائے ۱۳۴۳ف لغایۃ ۱۳۴۹ف بٹائی پر دیدیا اور مدعی علیہ قابض اراضی رہکر نصف بٹائی دیتا رہا جو تخمیناً (عمہ) روپیہ کا مال ہر سال ہوتا رہا۔ زر رہن (ماعہ) روپیہ اور سود (سہ) روپیہ جملہ (سماعہ) زر وصول طلب ہیں مگر مدعی علیہ ادائی رقم اور اراضی پر قبضہ دینے سے منکر ہے۔ لہذا (صماء) روپیہ کے معاوضہ میں (۲۰) سال کے لئے اراضی سروے نمبر (۱۷) کا ۳ رقبضہ جانب جنوب مدعی کو دلایا جائے اور رقم مذکور کی بمواجہ فریقین دریافت آغاز ہوئی۔ اور مدعی علیہ نے دستاویز رہن نامہ کو غیر رجسٹری شدہ ظاہر کرتے ہوئے ناقابل ادخال شہادت قرار دیا۔ اور زر نقد کے دعوے میں میعاد عارض ہونا بتلایا۔ مدعی نے چند وثائق پیش کئے۔ محکمۂ ضلع میں دعوے اور جواب دعوے کی بناء پر بغرض تحقیقات مثل محکمۂ ڈویژن متعلقہ میں منتقل کی۔ محکمۂ ڈویژن میں طلبی فریقین کی کارروائی آغاز ہوئی اور تنقیحات ذیل قائم کئے گئے۔

(۱) کیا دستاویز تکمیل کردہ مدعی علیہ ہے؟۔

(۲) کیا دستاویز قابل ادخال شہادت ہے؟ کیا اس کی رجسٹری لازمی ہے؟۔

(۳) کیا دعوے مدعی اندرون میعاد ہے؟۔

(۴) کیا مدعی بعد تکمیل دستاویز ۱۳۴۹ف تک قابض اراضی رہا ہے؟۔

(۵) کیا مدعی سالانہ مدعی علیہ سے زر منافعہ حاصل کرتا رہا ہے؟۔

(۶) اراضی نزاعی کا سالانہ منافعہ کیا ہے؟۔

محکمۂ ڈویژن نے بعد سماعت بحث وکلاء فریقین یہ تجویز کی کہ دستاویز پیشکردہ مدعی سادہ کاغذ پر ہے رجسٹری لازمی تھی اس لئے قابل ادخال شہادت نہیں ہے۔ مدعی کی طرف سے اپنی بحث میں یہ بتایا گیا ہے کہ دستاویز کے تکمیل کے جملہ شرائط مندرجہ کی تعمیل میں اراضی پر مدعی کا قبضہ کرادیا گیا اور قبضہ ۱۳۴۹ف تک قائم رہا۔ اس زمانہ میں مدعی علیہ مدعی کے طرف سے بٹائی پر کاشت اور نصف غلہ مدعی کو ادا کرتا رہا۔ دوران قبضہ کی مالگزاری مدعی کے طرف سے ادا ہوتی رہی۔ اپنے دعوے کی تائید میں چند نظائر بھی پیش کئے گئے ہیں۔ مگر مدعی علیہ کی طرف سے یہ استدلال کیا گیا کہ قبضہ قانونی کے متعلق ہائیکورٹ کے جلسہ کاملہ نے یہ تصفیہ کردیا ہے کہ قابل رجسٹری دستاویز کی اگر رجسٹری نہ کرائی جائے تو اس کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ نظیر مندرجہ دکن لارپورٹ جلد (۲۹) ص ۴۴ تا ۴۶۔ جلد (۳۱) ص ۱۱۰ و نظائر عثمانیہ جلد (۴) بابت ۱۳۱۷ف ص ۵۸۷ سے استدلال کیا گیا۔ یہ نظائر بالکل صاف ہیں خصوصاً اجلاس کاملہ کا فیصلہ مندرجہ دکن لارپورٹ جلد (۲۶) قطعی ہے۔ اور اس کے بعد کسی شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ مقدمہ ہذا میں دستاویز مستلزم کی رجسٹری

ہری بابا بنام کرشنا

نہیں ہوئی ہے اور یہی دستاویز بنا دعوے قرار دیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں ہم مدعی کے دعوے کو تسلیم نہیں کرسکتے لہٰذا تنقیح نمبر (۲) کا فیصلہ بحق مدعی علیہ خلاف مدعی کرتے ہیں اور جب اصل دستاویز کی بناء پر مدعی کا حق دعوے بھی تسلیم نہیں کیا جاسکتا تو دیگر تنقیحات سے بحث کی ضرورت نہیں رہتی دعوائے مدعی قابل اخراج ہے۔

اس تجویز ڈویژن کی ناراضی سے ہری بابا نے ضلع میں مرافعہ پیش کیا جو نامنظور رہوا اور محکمۂ صوبیداری سے بھی بصیغۂ اپیل تجویز ڈویژن بحال رکھی جاکر مرافعہ نامنظور رہوا۔ اس تجویز صوبیداری کی ناراضی سے ہری بابا نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) تجویز تحت خلاف روئداد اور خلاف قانون ہے۔

(۲) یہ کہ فریقین محفوظ قوم کے افراد ہیں اس لئے ان کے درمیانی معاہدہ رہن کی تحقیقات و تجویز بموجب قانون انتقال اراضی دفعہ (۱) بصیغۂ مال ہونا لازمی ہے۔ بخلاف اس کے تجویز زیر اپیل کا ہونا صحیح نہیں ہے۔

(۳) یہ کہ عدالت تحت نے بحوالہ مراسلہ نشان (۳۵) مورخہ ۴ مہر ۱۳۵۲ف محکمۂ سرکار کا دعوائے مدعی کو غیر قابل سماعت سررشتۂ مال قرار دیکر عدالتی چارہ کار کی ہدایت فرمائی ہے مبنی بر تسامح ہے۔ گو کہ رہن زیر بحث مدعی علیہ کا انکار ہو۔ اس وجہ سے کہ صریحی احکام قانون انتقال اراضی کے مغائر مذکورہ مراسلہ سے کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا۔

(۴) یہ کہ جب جائداد مرہونہ پر مدعی کا قبضہ رہا ہے تو غیر رجسٹری شدہ رہن نامہ بلا لحاظ رجسٹری قانوناً قابل ادخال شہادت و قابل نفاذ ہے۔ ابتدائی تجویز صحیح ہے۔

(۵) یہ کہ بلحاظ حالات و احکام قانون سررشتۂ مال میں بھی نزاعی زمین کی تحقیقات و تجویز ہوکر مدعی کو حق رسی ہونا بلحاظ اصولاً و انصافاً لازمی ہے۔

(۶) یہ کہ دعوائے بربناء بیدخلی دخلیابی کا ہے گو اُس کی بناء رہن نامہ سے ہو۔ لیکن قبضہ ساتھ ہونے سے رجسٹری رفع ہوجاتی ہے۔ استدعا ہے کہ مثل بغرض تکمیل تحقیقات محکمۂ تحت میں واپس فرمائی جائے تاکہ تحقیقات ضابطہ عمل میں لائی جائے۔

رائے جناب نواب معتمد صاحب مال ۳۰ اسفندار ۱۳۵۲ف	دکلاء فریقین کی بحث سماعت کی گئی۔ رہن بالقبض ذریعہ اشٹامپ غیر رجسٹری شدہ ہونا بتلایا جاتا ہے۔ لیکن اراضی مرہونہ پر مرتہن کا قبضہ ثابت نہیں کیا گیا ہے اور دستاویز سادہ اور غیر رجسٹری شدہ سے انکار کیا گیا ہے جو ناقابل ادخال شہادت ہے۔ لہٰذا عدالت کی رہنمائی کی گئی ہے وہ درست ہے۔ پس مرافعہ نامنظور۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان۔

تمہید۔ وکلاء فریقین کی بحث سماعت کی گئی جناب رائد معتمد صاحب کی رائے مورخہ ۳۰/۱ اسفندار ۱۳۵۴ف کی توثیق کیجاتی ہے

نگرانی صیغۂ مال

۱۲ فروردی ۱۳۵۳ف
نشان مثل ۶۲/۸۹
نشان فیصلہ (۳۸)
منفصلہ ۱۳۵۵ف

گھنشام وغیرہ ...... **نگرانی خواہاں بوکالت** ......

بنام

رادھا بائی ...... **طرفثانیہ بوکالت** ......

گشتی نشان (۸) بابتہ ۱۳۴۶ف۔ وطن کی وراثت کی کارروائی۔

تجویز ہوئی کہ گشتی نشان (۸) بابتہ ۱۳۴۶ف کے ذریعہ سرکار عالی نے نہایت شدت سے محکوم فرمایا ہے کہ ادائی خدمت کی حد تک اوطان کا تعلق خاندان کے ایک جدی ورثاء ذکور سے ہونا چاہئے اور کسی صورت میں فرائض کی ادائی ورثاء اناث سے متعلق نہ رہے گی اس گشتی کا اثر ہر ایسی کارروائی پر مترتب ہوگا جو وراثت اوطان سے متعلق اجرائی گشتی مذکور کے بعد آغاز ہو

واقعات یہ ہیں کہ مسماۃ ایشو دابائی زوجہ آپا پٹہ دارہ موضع مالی چنچولی یکم دے ۱۳۴۲ف فوت ہوئی تحصیل میں کارروائی وراثت متوفیہ آغاز ہوئی۔ اہلدہ نے ورثاء متوفیہ میں رادھا بائی دختر اور گھنشام نیز گنپتی و سوناجی دلدان نارائن کو جو متوفیہ کے چچا تھے ظاہر کیا۔ تحصیل میں ایک درخواست بطور صلحنامہ پیش ہوئی کہ" وطن ایشو دابائی کو اس کے باپ پیراجی سے ملا ہے اور وطن گھنشام و سوناجی و گنپتی کا موروثی ہے جو اس کے خاندان میں عود کریگا۔ لہذا گھنشام کے نام پٹہ و دیگر برادران سوناجی و گنپتی کی شکمیداری قائم فرمائی جائے"۔ تحصیل سے اشتہار جاری ہوا اور بعد تکمیل کارروائی تحصیل نے گھنشام کے نام منظوری وراثت کی رائے دی اور تختہ مرتب و روانہ کرنے پر ڈویژن سے حسب رائے تحصیل منظوری دی گئی اس تجویز کی ناراضی سے رادھا بائی نے ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو صاحب ضلع نے مقدمہ تکمیل تحقیقات کے لئے تحصیل میں واپس فرمایا

"رادھا بائی نے یہ ادعا کی کہ گھنشام کو خاندان متوفیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ وہ مستحق وراثت ہے اور منجانب گھنشام یہ جوابدہی کی گئی ہے کہ رادھا بائی کے نام وراثت منظور ہونا گویا غیر خاندان میں وطنداری چلی جائیگی۔ پیراجی بوجہ کلائنیت وطندار ہوا اور اب دیگر ورثاء خاندانی موجود ہیں۔ رادھا بائی کو صلحنامہ کی پابندی ہونا چاہئے"۔

تحصیلدار صاحب نے بعد قیام تنقیحات و باخذ ثبوت و تردید باظہار واقعات رادھا بائی کے نام منظوری وراثت کی رائے دی۔ تختہ جات مرتب و بغرض منظوری ڈویژن میں روانہ کیا۔ فریقین ڈویژن میں رجوع ہوئے جہاں سے حسب رائے تحصیل منظوری دی گئی۔

نگرانی بناراضی تجویز مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی صوبہ دار اورنگ آباد مورخہ ۲۱ آذر ۱۳۵۳ف۔

گھنشام بنام رادھا بائی

اس تجویز کی ناراضی سے گھنشام نے محکمۂ ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو صاحب ضلع نے بعد سماعت بحث فریقین بالطبائ واقعات ۲۵ امرداد ۱۳۵۲ف یہ تجویز فرمائی کہ :-

یہ امر مسلمہ فریقین ہے کہ ایشوا بائی متوفیہ کو وطن اس کے باپ ہیراجی کی وراثت میں بحیثیت دختر ملا تھا جس کو (۲۰) سال سے زائد عرصہ گذرا۔ وکیل صاحب مرافعہ علیہ کا استدلال ہے کہ ہیراجی کی وراثت کے وقت گھنشام مرافع رجوع نہ ہونے سے اب اُس کو ایشوا بائی کی وراثت میں رجوع ہونیکا حق نہیں ہے۔ لیکن وطندار کا بروقت رجوع نہ ہونا اُس کے حقوق کو زائل نہیں کرتا اور نہ اخلاق پر اس کا کوئی اثر مترتب ہوتا ہے۔ مرافع نے جو شجرہ خاندان پیشکر کے ثابت کیا ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ ایساجی مورث اعلیٰ کے چار فرزندان نیورتی سورے بھان نارائن اور پرسرام تھے۔ نیورتی کے نام پٹہ وغیرہ ہوا۔ اس کی وفات پر ہیراجی وارث ہوا سورے بھان کا ایک فرزند لکشمن راؤ فوت ہوا اور پرسرام بھی لاولد فوت ہوا۔ مرافع گھنشام وغیرہ نارائن حقیقی برادر خورد نیورتی کے فرزند ہیں اس سے پایا جاتا ہے کہ مرافع کا تعلق اصل خاندان وطن سے ہے۔ عدالت تحت نے گشتی نشان (۸) ۱۳۲۸ف کی آخری توضیح پر استدلال کیا ہے کہ ورثا ء یک جدی کے تعلق کے لئے ابتدائی دریافت وطن کے بعد جو مسلّم وطندار و حصہ داران کا تختہ مرتب ہوا ہے اس کے اندراجات سے آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جن حالات میں کہ تختہ مرتب ہی نہ ہوا ہو یک جدی ورثا، قریب کے حقوق نظر انداز نہیں کئے جاسکتے اور گشتی مذکورۂ بالا کے تحت ورثائے اناث صرف زوجہ اور بیٹی کو حق وراثت دیا گیا ہے۔ لیکن اس مقدمہ میں وراثت ایشوا بائی متوفیہ کی نہیں دیکھی جاسکتی بلکہ آخری مرد وارث ہیراجی کی وراثت دیکھی جائے گی اس لحاظ سے مرافعہ علیہا رادھا بائی جو ہیراجی کی نواسی ہوتی ہے اُس کے مقابلہ میں مرافع ہیراجی کا حقیقی چچیرا بھائی ہوتا ہے اُس کا یکجدی وارث اور بمقابلہ رادھا بائی کے ترجیح رکھتا ہے وکیل صاحب مرافعہ علیہا کا یہ بھی عذر ہے کہ صلحنامہ دھوکہ و فریب سے کرالیا گیا ہے مگر ہم کو اس بحث میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس امر کو ثابت نہیں کرایا گیا ہے۔

فریقین کی رشتہ داری اصل وطندار ہیراجی سے مسلمہ و مثبتہ ہے اور اس کا سیدھا اور قریبی وارث یکجدی مرافع قرار پاتا ہے اس لئے تجویز تحت منسوخ کی جاتی ہے۔ وطن کی وراثت مرافع گھنشام کے نام منظور کی جاتی ہے۔ لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ منظور حسب صراحت بالا عمل کیا جائے۔

اس تجویز ضلع کی ناراضی سے رادھا بائی نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ ثانی پیش کی تو جناب صوبہ دار صاحب نے بدیں عذر مرافعہ منظور فرمایا کہ مباحث وکلا، فریقین سماعت ہوئے ایشوا بائی پٹہ دارہ وطن فوت ہونے سے وطن

کو تو اانی ٹیلگی کی وراثت زیر تصفیہ ہے۔ پیراجی پدر ایشو دابائی کی وفات پر اس وطن کی بلا شرکت غیرے پٹہ دارہ ایشودابائی قرار پائی۔ اس کی وفات کے بعد پیراجی کے ورثاء یکجدی کا یہ ادعا م ایشودابائی کی دختر کے بجائے ان کے حقوق پر نظر ڈالی جائے بعد از وقت ہو جاتا ہے۔ پیراجی کی وراثت کے موقع پر مرافعہ علیہ نے کوئی طلب نہیں کیا اور نہ ان کے حقوق کا کوئی تحفظ عمل میں آیا۔ اس لئے یہی متصور ہو گا کہ اس وطن میں کامل حقوق پٹہ داری ایشودابائی کو عطا ہوئے اور ورثاء یکجدی کے حقوق کا انقسام خاندان کی وجہ سے کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا اس لئے ایسے قطعی وطنداری کی وراثت کی نوبت پر اس کی دختر کی موجودگی میں دیگر ورثاء بعید کے حقوق پر غور کرنے کا موقع نہیں معلوم ہوتا ہے۔ ایشودابائی (۲۰) سال سے اس وطن کی پٹہ دارہ تھی اور بلا شرکت احدے قطعی حقوق وطنداری اس کو حاصل تھے۔ ان حالات میں تجویز ضلع درست نہیں ہے اور تحصیل وڈویژن کے تجاویز صحیح ہیں۔ لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ منظور۔

اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے گھنشام وسوناجی وگنپتی نے محکمۂ ہذا میں درخواست نگرانی پیش کی ہے عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) محکمۂ صوبہ داری نے محکمۂ تعلقداری کی تجویز سے اختلاف کرنے میں غلطی فرمائی ہے۔

(۲) احکام حالیہ وسابقہ کی رو سے یہ طے شدہ ہے کہ ہم جدی ورثاء کے مقابلہ میں دختران کو کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ ان احکام کی موجودگی میں خاندانی اشخاص کو جو محروم کیا گیا ہے وہ خلاف قانون ومنافی انصاف ہے۔

(۳) گشتی (۸) بابتہ ۱۳۴۶ف پر کافی غور نہیں فرمایا گیا۔ ورنہ تجویز تحت صادر نہیں فرمائی جاتی۔

(۴) تجویز تحت میں سابقہ کارروائی میں نہ رجوع ہوا نہ ہونیکا جو استدلال کیا گیا ہے وہ بالکل خلاف قانون ہے احکام کے تحت بیوہ کو تو ایک حد تک تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن دختر کے حقوق کو تسلیم کرنے سے گشتیات میں انکار کیا گیا ہے لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری درخواست نگرانی تجویز تحت منسوخ فرمائی جائے اور سائل کو مستحق وطن قرار دیا جائے

رائے جناب نواب معتمد صاحب مالگذاری

لائق وکلاء فریقین کی بحث بتاریخ ۱۹ ار فروردی ۱۳۵۴ف سماعت کی گئی۔ ایشودابائی وطندارہ متوفیہ کی وراثت کی یہ کارروائی ہے۔ صوبہ داری نے دختر کے نام وراثت منظور کی ہے۔ نگرانی خواہاں اپنے کو پدر متوفیہ کے ہمجدی وارث بتلاتے ہیں۔ گشتی نشان (۸) ۱۳۴۶ف کے لحاظ سے ابتدائی دریافت کے وقت سلسلہ اصلاء اور حصہ داروں کا جو تختہ مرتب ہوا ہو اس کے اندراجات سے آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں ہے جبکہ پیراجی کے نام وراثت

گھنشام بنام رادھا بائی

منظور ہوئی - کسی ہم جدی ورثاء کا نام شریک تخنۃ ہونا پایا نہیں جاتا اور پیراجی کی فوتی پر بمقابلہ دختر کوئی ہمجدی وارث دعویدار نہیں ہوا اور دختر ایشودہ بائی کے نام وراثت منظور ہوگئی - یعنی وطن خاندان آل میں کوئی دعویدار یا وارث ہمجدی نہ ہونیکی وجہ سے منتقل ہوگیا - اس حالت میں صوبہ داری نے متوفیہ کی دختر کے نام جو وراثت منظور کی وہ درست ہے - پس نگرانی نامنظور۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال

تمہید - وکلاء صاحبین فریقین کی بحث سماعت کی گئی - ایشودہ بائی وطندارہ کی وفات ۱۳۳۵ف میں واقع ہوئی جبکہ گشتی نشان (۸) بابتہ ۱۳۲۶ف نافذ ہوچکی تھی - گشتی محولہ کے ذریعہ سرکار عالی نے نہایت شدت سے محکوم فرمایا ہے کہ ادائی خدمت کی حد تک اوطان کا تعلق خاندان کے یکجدی ورثاء ذکور سے متعلق ہونا چاہئے اور کسی صورت میں فرائض کی ادائی ورثاء اناث سے متعلق نہ رہے - نگرانی علیہ کا یہ ادعا کہ گشتی مذکور کی وجہ اس کے خاندانی حقوق حاصلہ جو انقسام خاندان کی بدولت اس کو حاصل ہوچکے ہیں زائل نہیں ہوسکتے - اس لئے لائق اعتنا نہیں ہے کہ گشتی مذکور کا اثر ہر ایسی کارروائی پر مترتب ہوگا جو وراثت اوطان سے متعلق اجرائی گشتی مذکور کے بعد آغاز ہو - نگرانی خواہاں کا تعلق ایشودا بائی متوفیہ وطندارہ کے پدر پیراجی کے خاندان سے ثابت ہے اور وہ پیراجی کے چچازاد بھائی ہیں - لہذا اس نوبت پر کہ ایشودہ بائی کا انتقال ہوچکا ہے - اس وطن کے جو اس سے قبل پیراجی کو ملا تھا وہ وارث قرار پاتے ہیں - پس نگرانی منظور کیجاتی ہے - ادائی فرائض کا تعلق نگرانی خواہاں سے ہوگا - البتہ ایشودہ بائی کی دختر رادھا بائی کا وطن مذکور میں ایک ثلث حصہ رہے گا -

نگرانی صیغہ مال

سنہ ۱۳۵۳ف
نشان مثل ۴۳/۸۹
نشان مسل (۲۴)
منفصلہ ۱۵ ار
۱۳۵۵ف
اردی بہشت

شنکر .... نگرانی خواہ بوکالت۔

بنام

رنگناتھ .... طرفثانی بوکالت

گماشتہ کے تقرر کا طریقہ -

تجویز ہوئی کہ جبکہ وطن سے متعلق وراثت کی کارروائی میں گماشتہ خود ایک فریق ہو اور یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ دیگر عذرداران کی شہادت متاثر کرتا ہے تو ایسی صورت میں مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی دوسرے شخص کو جو کہ وراثت کی کارروائی سے کوئی تعلق نہ رکھتا ہو منجانب سرکار گماشتہ مقرر کیا جائے -

واقعات یہ ہیں کہ مسماۃ انجلا بائی پٹہ دارہ کو توالی ٹیلی موضع دھو کی لاولد فوت ہونے سے اُس کی وراثت کی کارروائی تحصیل میں آغاز ہوئی - رنگناتھ ونکارام شوہر متوفیہ کے چچیرے بھتیجہ ہونیکی ادعا کے ساتھ رجوع ہوئے اور شنکر راؤ

شنکر
بنام
رنگناتھ

اپنے کو (۸؍۱) کا حصہ دار و وطن ظاہر کرکے عذر دار و خواہان وراثت پٹہ ہوا - دوران تحقیقات میں رنگناتھ و نکارام نے تحصیل میں یہ عذر پیش کیا کہ شنکر عذر دار کے برسر خدمت رہنے سے فراہمی شہادت میں دشواری ہو رہی ہے لہٰذا اُس کو علحدہ کیا جائے۔ اس عذر کی نسبت تحصیل نے یکم مہر ۱۳۵۲ف کو یہ تجویز کی کہ منجانب شنکر راؤ جواب کے ساتھ نقل تجویز ضلع مورخہ ۲۹ بہمن ۱۳۴۹ف پیش ہوئی ہے جس میں حکم ہے کہ اس وقت شنکر راؤ منجانب سرکار بحیثیت گماشتہ مقدم کوتوالی کارگزار ہے - آئندہ قصبہ دھوکی کے گماشتہ مقدم کوتوالی کے تقرر میں بلا منظوری ضلع رد و بدل نہ ہو اس لئے ضلع سے جو گماشتہ مقرر ہوتا ہے اس کا عزل و نصب بمنظوری ضلع ہونا چاہئے - یہ کارروائی ۱۳۵۱ف سے جاری ہے اور شنکر راؤ گماشتہ ۱۳۴۹ف کا مامور شدہ ہے دوران کارروائی میں اس کا تقرر منجانب سرکار عمل میں نہیں آیا - بحالت موجودہ تقرر سے متعلق تحصیل سے کوئی تجویز نہیں کیجا سکتی مثل بتاریخ ۲۴ مہر ۱۳۵۲ف پیش ہو - ہر شخص اپنا ثبوت حاضر رکھے -

اس تجویز تحصیل کی ناراضی سے نکارام اور رنگناتھ نے ضلع میں درخواست نگرانی پیش کی تو صاحب ضلع نے ذریعہ تجویز مورخہ ۱۴ آبان ۱۳۵۲ف درخواست نگرانی بدیں عذر منظور فرمایا کہ اگر شنکر راؤ بھی کسی قرابت وغیرہ کی بنا پر دعویدار وراثت ہوتا تو یہ استدعا کہ اُس کو برسر خدمت نہ رکھا جائے - زیادہ قابل التفات نہ ہوتی - لیکن بحالت موجودہ شنکر کا عین مفاد بھی پایا جاتا ہے کہ انجلا بائی کا لاوارث فوت ہونا ثابت کرے - اس کا واقعی احتمال ہے کہ وہ دیگر دعویداران کی شہادت کو متاثر کرنے کی کوشش کرے - اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کارروائی ہذا کے تصفیہ تک شنکر کے علاوہ کسی اور شخص کو جو وراثت کی کارروائی سے کوئی تعلق نہ رکھتا ہو - منجانب سرکار گماشتہ مقرر کیا جائے جسکے تحصیل کے نام احکام اجرا ہوں -

اس تجویز ضلع کی ناراضی سے صرف شنکر راؤ نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو جناب صوبہ دار صاحب نے تجویز ضلع سے اتفاق فرماکر مرافعہ نامنظور فرمایا -

اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے شنکر راؤ نے محکمۂ ہذا میں درخواست نگرانی پیش کیا ہے عذرات حسب ذیل ہیں:

عذرات

(۱) یہ کہ استدعا و نگرانی علیہم غلط اور بعد از وقت ہے جبکہ نگرانی علیہ نمبر (۳) کی شہادتیں پیش ہونے کے وقت بھی کوئی ایسا امر ظاہر نہیں ہوا کہ سائل کے اثرات کسی شخص کو شہادت دینے سے باز رکھ رہے ہیں تو ایسی حالت میں اب کسی اندیشہ کے اظہار کے ساتھ ایسی استدعا و گزارا اور ضلع و صوبہ کا اُس کو لبیک کہنا قطعاً قانون کے خلاف ہے -

(۲) یہ کہ جہاں تک اثرات و تعلقات کا تعلق ہے وہ محض پولیس پٹیلی کی خدمت انجام دینے ہی پر مبنی نہیں ہے سائل تو موضع

شنکر
بنام
رنگمانتھ

کا ہر دعزیز مالی پٹیل اور ہر خوش باش رعایا سے ہے اگر نگرانی علیہم کی ایسی استدعا قابل پذیرائی قرار پائی تو پھر آئندہ انکی یہ بھی درخواست ہوسکے گی کہ سائل کو مالی پٹیلی کی خدمت سے بھی ہٹا دیا جائے اور چونکہ موضع میں سائل سے اچھے تعلقات رہیا۔ لہذا موضع سے بھی بدر کر دیا جائے۔

(۳) یہ کہ جس نظیر کا حوالہ دیکر سائل کو خدمت سے علیحدہ کیا جارہا ہے اُس کا تعلق اس کارروائی سے نہیں ہے بلکہ اُس کے واقعات جدا ہیں۔ نیز اُن میں سے ہر شخص خواہان خدمت تھا اور حصہ دار بھی نہ تھا۔ یہاں سائل کے خاص حالات ہیں وہ یہ کہ سائل مسلمہ طور پر (۸) کا حصہ دار ہے اور کارروائی فوتی و وراثت انجلا بائی کے آغاز ہونے سے بہت قبل سے کارگزار ہے عہدہ داران متعلقہ و نیز رعایا برایا سائل سے سب خوش ہیں۔ پھر ایسی حالت میں سائل کو خدمت سے ہٹائے جانا صحیح نہیں ہوسکتا۔ لہذا استدعا ہے کہ نگرانی منظور فرمائی جائے اور تجاویز تحت منسوخ فرمائی جاکر سائل کو بدستور کارگزار رکھا جائے کہ سائل اس وطن میں نصف کا مستقل حق رکھتا ہے اور ایسی صورتوں میں حصہ دار کے حقوق کو ہمیشہ ترجیح دیجی گئی ہے۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال

تمہید۔ نگرانی خواہ اصالتاً و وکالتاً غیر حاضر۔ وکیل صاحب نگرانی علیہ کی بحث سماعت کی گئی اور ر دیکارڈ پر غور کیا گیا۔

جناب صوبہ دار صاحب نے تعلقدار صاحب کی تجویز سے اتفاق فرماکر مرافعہ نامنظور فرمایا ہے جس کی ناراضی سے ہمارے پاس نگرانی پیش کی گئی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جناب تعلقدار صاحب نے شنکر کے علاوہ کسی اور شخص کو جو وراثت کی کارروائی سے تعلق نہ رکھتا ہو منجانب سرکار گماشتہ مقرر کرنے کی تجویز کی ہے وہ بالکل درست ہے۔ لہذا نگرانی نامنظور۔

مرافعہ صیغۂ مالی

راما ریڈی .... مرافع بوکالت

بنام

راجو بائی .... مرافعہ علیہا بوکالت

الانم داماد کی حیثیت تبنیٰ سے بہتر ہوتی ہے۔ الانم تبنیت قوم ریڈی میں رائج ہے۔ گشتی نشان (۱۹) بابتہ ۱۳۱۵ف قوم ریڈی میں الانم کا رواج رائج ہے۔

تجویز جو ئی کہ قوم ریڈی میں الانم تبنیت کا رواج گشتی نشان (۱۹) بابتہ ۱۳۱۵ف کے ذریعہ تسلیم کرکے صاحب ضلع کو اس کی منظوری کا مقتدر قرار دیا گیا ہے یہ بحث کہ ایسی منظوری سے وطن غیر خاندان میں منتقل ہو جاتا ہے اس وجہ سے درست نہیں ہے کہ تبنیت کی منظوری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے منظور شدہ

فیصلہ ۵ بہمن ۱۳۵۳ف
نشان مثل ۴۹
نشان عدالت ۱
منفصلہ ۲۲
آبان ۱۳۵۲ف

مرافعہ بناراضی تجویز مسٹر ایس. اے. شاہ چینائی صوبہ دار صوبہ میدک۔

راما ریڈی
بنام
راجوبائی

اس خاندان کا ایک جزو ہوجاتا ہے اور اُس کی حیثیت ایک غیر خاندان کے فرد کی نہیں رہتی ۔

(۲) الاتم داماد کی حالت ذکر بیٹے سے بہتر ہوتی ہے اس کی حیثیت حقیقی بیٹے کے برابر ہے

اور قوم ریڈی میں الاتم داماد محتاج ثبوت نہیں ہے ۔

واقعات یہ کارروائی منظوری تبنیت متعلقہ وطن مقدم مالی و کوتوالی سے تعلق ہے مسماۃ راجوبائی زوجہ وینکٹ ریڈی اصلدار مقدم کوتوالی موضع جکران پلی نے تحصیل میں درخواست پیش کی کہ اس کے شوہر کو اولاد ذکور نہ ہونے سے مسمی نرسہوان ریڈی کو اپنی لڑکی مسماۃ بیناباؤ سے شادی کرکے اُس کو گھرداماد بنایا اور ان کے بعد نرسہوال ریڈی بحیثیت گھرداماد و الاتم گھر کے کاروبار کا انتظام کررہا ہے اور تمام جائداد شوہری از قسم منقولہ و غیر منقولہ پر قابض اور متصرف ہے اس کے علاوہ نرسہوال ریڈی نے مسمی وینکٹ ریڈی کا کریاکرم بھی کیا ہے چونکہ اس وقت یعنی زمانہ حیات شوہر اجازت حاصل نہیں کی گئی اور بعد وفات شوہر برضامندی الاتم داماد درخواستگزارہ نے اپنے نام وطن کی وراثت بغرض تحفظ طمانیت کرائی ہے ۔ علاوہ ازیں عدالت دیوانی سے بمقابلہ درخواستگزارہ مسمی نرسہوال ریڈی نے الاتم تبنیت کی ڈگری بھی حاصل کرلی ہے ۔ لہذا استدعا ہے کہ مسمی نرسہوان ریڈی کے نام الاتم تبنیت کی منظوری صادر کی جائے ۔

تحصیل سے حسب ضابطہ اشتہار طلبی عذرداران جاری ہونے پر منجانب راما ریڈی درخواست عذرداری پیش ہوئی کہ موضع جکران پلی کی خدمت مقدم کوتوالی بہ پدر درخواستگزار مسمی ماریا ۱۳۸۰ف کے قبل سے کارگزار تھا ۔ لیکن مہادیا پدر درخواستگزار نے اپنے حقیقی چھوٹے بھائی مسمی گوپال ریڈی کے نام سے موضع کا تقرر کراکر وہ خود دوسرے موضع میں چلا گیا ۔ گوپال ریڈی کے انتقال کے بعد وطن مقدم کوتوالی کا بنام وینکٹ ریڈی منظور ہوا اور وینکٹ ریڈی کے انتقال کے بعد یہ وطن اکی زوجہ مسماۃ راجوبائی کے نام اس وجہ سے منظور ہوا کہ وینکٹ ریڈی کو کوئی اولاد نرینہ نہ تھی ۔ وینکٹ ریڈی عذرداہر کا حقیقی چچازاد بھائی ہے ۔ نرسہوال ریڈی گھرداماد نہیں ہے ۔ اگر الاتم کا واقعہ صحیح ہوتا تو خود متوفی اپنی زندگی میں اس کی منظوری کراتا اور خود طرف ثانی پسر نرسہوال ریڈی کو تبنیت لینے کی درخواست پیش کرتی اگر نرسہوال ریڈی کے لئے الاتم تبنیت منظور ہوجائے تو اوطان دوسرے خاندان میں منتقل ہوجائیں گے ۔ لہذا استدعا ہے کہ درخواست الاتم تبنیت خارج کردیجائے ۔

تحصیلدار صاحب نے بعد تحقیقات تجویز کی کہ عذردار ضرور اس خاندان سے تعلق رکھتا ہے قریبی چچازاد بھائی ہیں گو یقیناً ایک پشت کے بھائی ضرور ہیں ۔ چنانچہ خود راجوبائی نے اپنے بیان مدعا منجانب عذردار اس کو تسلیم کیا ہے کہ عذردار اس کا ضرور حصہ دار ہے لیکن (۴) سال سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ ہم خاندان ہونا ایک امر ہے اور خاندان مشترکہ ہونا ایک امر ہے یہ مسلمہ کہ خاندان منقسم ہے ۔ اب ایک دوسرے فریق سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر خاندان مشترکہ کا رکن عذردار ہوتا تو یقین تھا کہ یہ وطن کبھی راجوبائی کے نام

راما ریڈی بنام راجو بائی

منظور نہ ہوتا اور نہ وینکٹ ریڈی کی وراثت میں اس طرح عذر دار کا نام شریک نہ ہوتا۔ شہادت پیش شدہ اور دلائل سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ عذر دار وینکٹ ریڈی شوہر راجو بائی چچازاد بھائی ہے۔ لیکن اس میں ایک دوسرے کا کوئی حصہ نہیں ہے اس میں شک نہیں کہ الاتم تبنیت خواہ کسی دوسرے خاندان میں وطن منتقل کرنے کی مجاز نہیں ہے۔ البتہ سرکار اس کو منظور کر سکتی ہے۔ لیکن جبکہ الاتم تبنیت لی گئی ہو تو اس میں کوئی امر مانع نہیں ہے اس وجہ سے متبنیٰ کا تعلق اس خاندان سے ہو جاتا ہے بلحاظ دستاویزی و لسانی شہادت یہ امر ثابت ہے کہ مسمی نرسہوال ریڈی کو بحیثیت خانہ داماد رکھا گیا ہے جس کی منظوری اس وقت چاہی جا رہی ہے لہذا عذر داری خارج اور بنام نرسہوان ریڈی الاتم تبنیت کی منظوری صادر ہو تو مناسب ہے۔"

بناراضی تجویز تحصیل راما ریڈی نے محکمۂ ڈویژن میں عذر داری پیش کرنے پر دوم تعلقدار صاحب نے نفس کارروائی کی حد تک تجویز کی کہ "نرسہوال ریڈی الاتم کی موجودگی میں راجو بائی نے جو اپنے نام وراثت کی خواہاں ہوئی اس کی اصل وجہ یہ پائی جاتی ہے کہ بیوہ نے اپنی طمانیت کی غرض سے ایسا کیا ہے۔ اسی وقت الاتم تبنیت منظور نہ ہونے کی نسبت رجوع بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ سررشتۂ ہذا غیر منظورہ متبنیٰ کے حقوق کو تسلیم بھی نہیں کرتا۔ الاتم کی موجودگی میں متبنیٰ لیا جا سکتا ہے اور متبنیٰ کی موجودگی میں الاتم لیا جا سکتا ہے کوئی امتناع نہیں۔ ملاحظہ ہو دفعہ (۷۰) دھرم شاستر مؤلفہ رائے بینا تھ صاحب روئداد مل صلہ سے ثابت ہے کہ نرسہوال ریڈی کو الاتم لیا گیا تھا جس کی منظوری کی استدعا کی جا رہی ہے بنظر وجوہ بالا راما ریڈی کی عذر داری خارج فرمائی جا کر نرسہوال ریڈی کے نام منظوری صادر فرمائی جائے تو مناسب ہوگا۔"

راما ریڈی نے تجویز ڈویژن کی ناراضی سے محکمۂ ضلع میں درخواست عذر داری پیش کی۔ جناب اول تعلقدار صاحب نے تجویز فرمائی کہ "روئداد مسل سے یہ بالکل عیاں ہے کہ ایک طویل عرصہ مدت میں راجو بائی نے ایک تسلسل کے ساتھ واقعہ الاتم دامادی کو مختلف طریقوں سے واضح کیا ہے اور دیگر کارروائیوں میں جو بیانات داخل ہوئے اس سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ اس نے نرسہوال ریڈی کو ہمیشہ الاتم داماد قرار دیا ہے اور یہ اپنے شوہر کے علم و اطلاع اور رضامندی کے ساتھ چنانچہ مختلف افراد خاندان کے جو بیانات مختلف اوقات میں ہوئے ہیں ان سے واضح ہے کہ راجو بائی کو اپنے شوہر کی رضامندی حاصل تھی۔ چنانچہ اسی بناء پر دیگر اوطان اس کے نام کئے گئے۔ ایسی صورت میں راجو بائی کو ایسے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا جو اس کو بروئے شاستر حاصل ہے۔ رہا یہ امر کہ الاتم دامادی تبنیت کو تقسیم کرنے کا بالآخر نتیجہ وطن خاندان دیگر میں منتقل ہوگا اس کے متعلق صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ محض اس کی بناء پر کسی قانونی حق کو ساقط نہیں کیا جا سکتا یہاں منتقلی وطن یا فی نفسہٖ وراثت کی کارروائی زیر غور نہیں ہے بلکہ متبنیٰ لینے کے حق سے بحث ہے۔ قطع نظر اس امر کے عذر دار کا ہمجدی ہونا بجائے خود معرض بحث میں ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ کسی کا عذر سرکاری سے یہ بحث نہیں کی گئی ہے۔ اس کا یا اس کے آبا و اجداد کا

راماریڈی بنام راجوبائی

اس وطن میں کوئی حصہ نتھا۔ اگر حصہ ہوتا بھی تو اس امر سے انکار نہیں ہوسکیگا کہ بقاء خاندان کے لئے اپنے شوہر کی رضامندی سے متبنےٰ لینے کا حق ہر ہندو عورت کو حاصل ہے اس کے علاوہ یہ واضح ہے کہ الاتم داماد لینے کا رواج ریڈی طبقہ میں مسلمہ طور پر موجود ہے۔ ایسی صورت میں کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ راجوبائی کو اس کے جائز حق سے محروم کیا جائے جو اس کو شاستراً حاصل ہے۔ راماریڈی کی عذرداری لائق لحاظ نہیں ہے۔ تحت نے جو تجویز صادر کی ہے وہ درست ہے اور اس میں مداخلت کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ لہذا حکم ہوا کہ راماریڈی کی عذرداری نامنظور۔ تجویز تحت بحال رہے اور تبنیت منظور کیا جائے۔"

تجویز ضلع کی ناراضی سے منجانب راماریڈی محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش ہوا۔ جناب صوبہ دار صاحب نے براجہ فریقین تجویز فرمائی کہ مرافع کی جانب سے (   ) کے حوالہ سے یہ بحث کی جارہی ہے کہ الاتم داماد لینے کے خاص اقرار بروئے رواج ثابت ہونا چاہئے۔ لیکن بروئے اصول دھرم شاستر رائے بہادر بھناتھ دفعہ (۱۷۰) ص ۱۸۰۔ الاتم داماد کی حالت ذنک بیٹے سے بہتر ہوتی ہے۔ اس کی حیثیت حقیقی بیٹے کے برابر ہے اور قوم ریڈی میں الاتم دامادی محتاج ثبوت نہیں ہے۔ بر نہیم شہادت سے رواج الاتم ثابت کیا گیا ہے اور یہ ثابت ہوچکا ہے کہ شوہر نے الاتم داماد لیا ہے۔ بہر حال جبکہ احکام شاستر کی رو سے الاتم داماد کی حیثیت حقیقی بیٹے کے قرار پاتی ہے تو اسکی منظوری سے یہ اندیشہ کہ وطن خاندان غیر میں منتقل ہوجاتا ہے درست نہیں ہوسکتا۔ "ذریعہ گشتی نشان (۹) ۱۳۵ف متعلق مقدمات اوطان میں الاتم دامادی کی منظوری کا اختیار صاحب ضلع کو دیا گیا ہے۔ لہذا ضلع نے جو منظوری دی ہے وہ درست اور ناقابل دست اندازی پائی جاتی ہے۔ پس مرافعہ نامنظور۔"

تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے مسمی راماریڈی نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں:

عذرات

(۱) الاتم داماد کو فرزند متبنےٰ و فرزند حقیقی سے بڑھکر حقوق حاصل ہونا تصور فرماکر الاتم داماد کی منظوری سے وطن غیر خاندان میں منتقل نہ ہونا قرار دینے میں جناب صوبہ دار صاحب نے غلطی فرمائی ہے۔

(۲) الاتم داماد لینے کا کسی ہندو کو بربناء شاستر کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ بلکہ بعض خاص فرقہ جات اہل ہنود میں بربناء رواج الاتم دامادی کو جائز قرار دیا گیا ہے اور مقدمۂ ہذا میں نہ کوئی اقرار نسبت الاتم دامادی نہ سوائے ریڈی ثابت کیا گیا ہے اور نہ شہادت پیش شدہ سے الاتم ہونا اور اس خاص حصہ ملک میں اس قسم کا رواج ثابت کیا گیا ہے۔

(۳) احکام مندرجہ گشتی (۹) بابتہ ۱۳۵ف سے احکام مندرجہ گشتی نشان (۸) ۱۳۴۶ف کی کوئی تنسیخ عمل میں نہیں آئی ہے اس لئے قبل صدور منظوری مسئلہ کے متعلق محکمۂ والا سے استصواب فرمانا ضروری تھا اس لئے کہ ہر دو گشتیات مورد صدر کے احکام ایک دوسرے کے متضاد ہیں جو امر خاص توجہ عالی کا محتاج ہے۔

راما ریڈی بنام راجو بائی

(۴) الاتم داماد اپنے خسر کے خاندان کا فرد نہیں ہو سکتا اور نہ خسر کے خاندان کا چراغ مثل فرزند بنیٹے کے روشن رکھ سکتا ہے اس لئے ایسے غیر خاندان کے ممبر کے حق میں منظوری دینے سے وطن غیر خاندان میں چلے جانے کا احتمال ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ منظوری مرافعہ فیصلہ جات محکمہ جات تحت منسوخ فرمائے جائیں تو عین معدلت ہے۔

حکم عالیجناب مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ مرافع اصالتاً و وکالتاً غیر حاضر فریق ثانی وکالتاً حاضر ہے اس کارروائی میں دفاتر تحت اس امر میں متفق ہیں کہ اجازت تبنیت الاتم دیجا سکتی ہے اور قوم ریڈی میں ایسی تبنیت کا جواز گشتی کے ذریعہ سے تسلیم کر کے صاحب ضلع کو اس کی منظوری کا اقتدار دیدیا گیا ہے یہ بحث کہ ایسی منظوری سے وطن غیر خاندان میں منتقل ہوگا۔ اس وجہ سے درست نہیں ہے کہ تبنیت کی منظوری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ منظورہ بنیٹے اس خاندان کا ایک جزو ہوتا ہے اور غیر خاندان کے فرد کی حیثیت اس کی باقی نہیں رہتی۔ شاستر نے ایسی تبنیت کو جائز قرار دیا ہے۔ ان حالات سے تجویز صوبہ داری جو متفقہ ضلع ہے دست اندازی کے لائق نہیں ہے۔ لہذا حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغہ مال

سنہ ۱۳۵۲ ف
نشان مثل ۱۴۱/۸۷
نشان فیصلہ (۴۹)
منفصلہ ۲۸ ماہ بہمن سنہ ۱۳۵۵ ف

چلم رام لنگا ریڈی .... **مرافع بوکالت**

بنام

سرکار عالی .... **مرافعہ علیہ بوکالت**

معاوضہ کی درخواست پر غور۔ قانون حصول اراضی کے تحت مزید معاوضہ کی درخواست۔

تجویز ہوئی کہ جب قانون حصول اراضی کے تحت معاوضہ کا تعین کرتے وقت معاوضہ کی رقم اگر اس بناء پر کم کردی گئی ہو کہ معاوضہ خواہ کو نہر کی تعمیر ہوجانے سے اور طور پر فائدہ پہنچتا ہے اور بعد میں تجربہ کی بناء پر یہ معلوم ہوا کہ اس کو وہ فائدہ حاصل نہیں ہو رہا ہے تو ایسی صورت میں اس کی مزید معاوضہ کی درخواست کو جو کہ کئی سالوں کے بعد پیش کی گئی ہے صرف اس بناء پر نامنظور نہیں کی جاسکتی کہ اس کا ایک وقت تصفیہ ہوچکا ہے اور یہ درخواست بہت دیر سے پیش ہوئی ہے درخواستگزار کے عذرات کا بعد غور تصفیہ ہونا چاہے۔

واقعات۔ یہ کارروائی تصفیہ معاوضہ اراضی درآمدہ نہر ملکاپور جاگیر سے متعلق ہے واقعات یہ ہیں کہ اراضیات متعلقہ دامرگنہ

مرافعہ بناراضی تجویز مسٹر ایرج شاہ صاحب چغتائی صوبہ دار صوبہ میدک۔

جلم رام لنگا ریڈی بنام سرکار عالی

موضوعہ موضع ملکا پور جاگیر کو نہر نظام ساگر کا پانی لیا گیا تو جمعبندی ۱۳۴۴ف میں محصول آب قائم کیا گیا ہے جس کی ناراضی سے جلم لنگا ریڈی نے ضلع میں مرافعہ کیا تو ذریعہ فیصلہ (۳۵) مورخہ ۲۸ فروردی ۱۳۴۵ف یہ تجویز ہوئی کہ دفتر معاوضہ کی مثل دیکھی گئی۔ رپورٹ مشمولہ مثل کے فقرہ (۴) کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دامر کنٹہ وکتہ کنٹہ کے تحت کا جو رقبہ تعمیر نہر کی وجہ سے کٹ گیا ہے اس کا معاوضہ دینا قرار نہیں پایا۔ اس بناء پر کہ ان کنٹوں کے تحت دوسرا خشکی کا قابل ترین رقبہ موجود تھا۔ اندریں صورت ان نمبرات زیر مرافعہ کو نہر کا پانی لیا گیا ہے بطور معاوضہ نہر کے پانی کو بطور معافی دئے جانیکا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ محصول آب کا ادا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ امر گویا منفصلہ ہے۔ لہذا مرافعہ نامنظور۔

تجویز ضلع کی ناراضی سے صوبہ داری میدک میں مرافعہ کیا گیا تو صوبہ دار صاحب نے بتاریخ ۱۱ آبان ۱۳۴۵ف فیصلہ صادر فرمایا کہ اہم عذر یہ ہے کہ جس بناء پر عدالت تحت مطالبہ قائم کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے یعنی یہ کہ دامر کنٹہ کے تحت کوئی اراضی خشکی ایسی واقع نہیں ہے جس کی سیرابی تحت نظام ساگر اراضی درآمدہ بکار نہر کا معاوضہ ہو سکے۔ ایسی صورت میں تاوقتیکہ معاوضہ کا تصفیہ نہ ہو۔ مطالبہ زیر بحث قائم نہ ہونا چاہئے۔ ایک حد تک عذر قابل لحاظ ضرور ہے۔ چنانچہ مرافع نے کچھ مراسلت بھی ہم کو بتلائی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ معاوضہ زیر غور ہے اور صاحب ضلع اس کی نظر ثانی پر آمادہ ہیں مگر ظاہر ہے کہ اس مرافع کے ضمن میں ہم معاوضہ کا تصفیہ نہیں کر سکتے نہ یہ اس کے تصفیہ و حل کا موقع ہے پس تاوقتیکہ تجویز معاوضہ جس کے خلاف مرافع کو عذر ہے منسوخ نہ ہو یا اس میں کوئی ترمیم نہ ہو۔ تجویز زیر مرافعہ ناقابل دست اندازی ہے البتہ اس قدر رعایت نامناسب نہیں کہ تا تصفیہ معاوضہ یہ مطالبہ برآئندہ رہے۔ مرافعہ ترمیماً منظور۔

بہ تعمیل فیصلہ صوبہ داری ضلع سے ذریعہ نوٹس (۶۰۰) مورخہ ۱۴ دے ۱۳۴۶ف مرافعہ گذار کو تفصیلی واقعات کے ساتھ وثائق پیش کرنیکا حکم دیا گیا جس کے جواب میں جلم رام لنگا ریڈی نے ذریعہ (۲۲) مورخہ ۲۹ دے ۱۳۴۶ف تحریر کی کہ:-

"مقدار معاوضہ کی تشخیص بلا اخذ ثبوت یکطرفہ رپورٹ ہائے سررشتہ آبپاشی وجنگلات کی بناء پر و نیز معائنہ موقع بغیاب علاقہ داران سمستان ہونے کی وجہ درخواست تجویز ثانی ۱۹ آبان ۱۳۳۹ف دفتر اسپیشل تعلقدار صاحب معاوضہ اراضی پر پیش کردی گئی جس کی بناء پر یہ کارروائی محکمہ موصوف کی مثل میں شامل ہے۔ دفتر موصوف سے وعدہ فرمایا گیا تھا کہ کمی رقم معاوضہ کا تصفیہ متعاقب کیا جائیگا۔ تاحال اس کی یکسوئی نہیں ہوئی۔

دامر کنٹہ وکتہ کنٹہ کے تحت تعمیر نہر کے باعث (۱ ایکر ۲۰ گنٹہ) اراضی یک فصلہ تری کا رقبہ ناقص ہو گیا درمیان میں نہر حائل ہو جانے سے کنٹوں کا پانی اس رقبہ کو نہیں ملسکتا۔ اس کے بدل میں دامر کنٹہ کے تحت مساوی مقدار میں رقبہ قابل آبپاشی موجود رہنے کی جو صراحت مراسلہ دفتر اسپیشل افسر صاحب معاوضہ میں فرمائی گئی ہے موقعی حالت کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔

بوجہ بلندی اراضی طوم کا پانی ان اراضیات خشکی کو سیراب نہیں کرسکتا جس سے تری کا نقصان دوامی ہے اس لئے معاوضہ رقبۂ متذکرۂ صدر جو اس وقت نہر نظام ساگر سے تری کاشت ہو رہا ہے۔یک فصلہ آبی کے۔لئے دواماً بلا اخذ محاصل سیراب ہوا کرے۔

تعمیر سڑک بانسواڑہ میں جاگیر ملکاپور کی اراضی مزروعہ (۵ ایکڑ ۵ ابام بیگہ) محاصلی (۹) آتی ہے سمستان سے جو دعوےٰ ابتداءً ذریعہ مراسلہ (۳۲۴) مورخہ ۲۵ ر شہریور ۱۳۳۸ف پیش کیا گیا تھا اس کے فقرہ (۲) میں نوعیت اراضی کی صراحت کی گئی ہے اس کا معاوضہ مشخص نہیں ہوا۔

اراضیات آبکاری دگلہوہ و چوبینہ جس کی صراحت نوعیت دار دعوےٰ میں نہیں کی گئی ہے مقدار معاوضہ نسبتاً کم مشخص ہوا ہے براہ کرم بعد سماعت عذرات متذکرۂ صدر کا تصفیہ فرمایا جائے۔

ضلع سے چلم رام لنگا ریڈی کو ذریعہ نشان (۱۳۴۲) مورخہ ۲۱ ر بہمن ۱۳۴۶ف یہ جواب دیا گیا کہ ضلع نے جب رقم معاوضہ ۱۳۴۰ف میں منظور و حاصل کرلی گئی ہے جس کو پانچسال کا عرصہ منقضی ہوچکا ہے۔پس اب دفتر ہذا سے کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی اور نہ سالہا سال کے بعد منفصلہ امر کو تازہ کیا جاسکتا ہے"

تجویز ضلع کی ناراضی سے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا گیا تو صوبہ دار صاحب وقت نے تجویز فرمائی کہ "اہم عذر یہ ہے کہ فیصلہ صوبہ داری کی تعمیل میں ضلع نے بلا سماعت عذر بلا تقرر تاریخ تجویز زیر اپیل صادر کردی ہے چنانچہ اسکی تصدیق ضلع کی کارروائی سے بھی ہوتی ہے کہ ضلع نے بہ تعمیل فیصلہ صوبہ داری ذریعہ مراسلہ (۷۰۶) مورخہ ۲ اردی ۱۳۴۶ف سے مرافعہ گزار کو تفصیلی واقعات معہ نقل مراسلات پیش کرنے کا حکم بلا قرار داد تاریخ دیا اور ۲۱ ر بہمن ۱۳۴۶ف کو محض جواب سمستان پر بلا سماعت بحث و عذرات تجویز زیر اپیل صادر کردی۔میرے خیال میں اس کی ضرورت ہے کہ بقرار داد تاریخ پیشی سمستان کے عذرات سماعت کرنے کے بعد کوئی تجویز کی جائے۔لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ ترمیماً منظور"

اس فیصلہ صوبہ داری پر ضلع نے استہدا کی کہ محکمۂ ہذا کو تعمیل میں عذر نہیں ہے۔لیکن مولوی محمد بیگ صاحب نے جو معاوضہ کا تصفیہ فرمایا تھا اس کی رپورٹ ذریعہ مراسلہ نشان (۷۸۲) مورخہ ۲۴ ر امرداد ۱۳۳۹ف سرکار میں گزرانی گئی اور اس کی توثیق و منظوری محکمۂ سرکار سے ذریعہ مراسلہ نشان (۱۴۴۷) مورخہ ۸ ر مہر ۱۳۳۹ف صادر ہو کر معاوضہ کی تقسیم کردی گئی اس بارہ میں سالہا سال کے بعد کسی مزید تجویز کا منقدر محکمۂ ہذا نہیں ہوسکتا۔ محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ ہوسکتا ہے اس بارہ میں مکرر غور فرمالیا جائے یا مناسب تصور ہوتا ہے تو محکمۂ سرکار سے اس بارہ میں استمزاج فرمالیا جانا مناسب ہوگا بنا برآں محکمۂ سرکار کو متوجہ کیا گیا تو جواب ملا کہ "ضلع نے جب صوبہ داری کو باظہار واقعات متوجہ کیا ہے تو مناسب یہ ہوگا کہ

چلم رام لنگا ریڈی بنام سرکار عالی

فریق مقدمہ و پیرو کار سرکار کی بحث سننے کے بعد اظہار رائے فرمایا جائے تاکہ آئندہ حجت باقی نہ رہے محکمۂ ہذا سے موجودہ روئداد پر کوئی تصفیہ کرنا یا حکم دینا قرین صواب نہ ہوگا۔

بہ تعمیل حکم محکمۂ سرکار مقدمہ کی پھر سماعت ہوئی اور سابقہ رائے ہی برقرار رہی اس کا مرافعہ ثانی محکمۂ سرکار میں ہوا جس کا اخراج عمل میں آیا بہ نوبت تجویز ثانی تکمیل تحقیقات کے لئے محکمۂ سرکار نے ضلع کو محکوم کیا۔

بر بناء حکم محکمۂ سرکار ضلع میں کارروائی آغاز ہوئی ضلع نے تجویز کیا کہ اراضی جس میں تری کاشت ہوتی ہے موقع پر موجود ہے اور آئندہ اس رقبہ میں توسیع واضح طور پر ممکن ہے ایسی صورت میں سمستان کا ادعاء ناقابل لحاظ قرار پاتا ہے کارروائی ختم کی جائے۔"

تجویز ضلع کی ناراضی سے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش ہوا تو جناب صوبہ دار صاحب نے تجویز فرمائی کہ "ضلع کے جواب تردیدی کے فقرہ (۵) سے ظاہر ہے کہ اراضی متاثرہ کا معاوضہ تحت قانون حصول اراضی بعد منظوری محکمۂ سرکار ادا ہو چکا ہے اور رقبہ خشکی قبدل شدنی بہ تری کے لئے مصارف تیاری اجکٹ وغیرہ بھی شریک معاوضہ کردئے گئے تھے جس کا تصفیہ ۱۳۲۹ف میں ہو چکا۔ اس قدر عرصہ کے بعد مطالبہ معاوضہ کی کارروائی بے محل و بے موقع ہوگی اور اس طرح ایک منفصلہ امر کو تازہ کیا جائے تو اس کا سلسلہ لا متناہی ہوگا۔ قطع نظر اس کے ضلع نے اراضی خشکی میں تری کی کاشت اور اس میں توسیع کا امکان بھی ظاہر کیا ہے جو نادرست نہیں ہے مجھے ضلع کی رائے سے اتفاق ہے اور کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہیں ہے پس مرافعہ نامنظور۔"

تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے چلم رام لنگا ریڈی نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) محکمۂ تحت نے اس کارروائی کو خلاف منشاء فیصلہ محکمۂ سرکار منفصلہ تصور فرمایا ہے جو صحیح نہیں ہے چنانچہ محکمۂ سرکار نے اپنے فیصلہ نشان (۴) مورخہ ۴ / شہریور ۱۳۴۹ف میں اس امر کی صراحت کردی ہے کہ امر منفصلہ عارض نہیں ہے۔

(۲) مقدمۂ ہذا میں صرف یہ بحث ہے کہ بوقت عطائے معاوضہ اراضی در آمدہ نہر جو تجویز کی گئی تھی کہ خشکی اراضیات تبدل بہ تری ہو جائیں گے اس لئے معاوضہ دلانے کی ضرورت نہیں ہے آیا اس تجویز کے لحاظ سے خشکی اراضیات تبدل بہ تری ہوئے یا نہیں اس کا تصفیہ نہ کرکے یہ تصور کرنا کہ اس قدر عرصہ کے بعد مطالبہ معاوضہ کی کارروائی بے محل اور بے موقع ہے صحیح نہیں ہے۔

(۳) ملکاپور جاگیر میں دام کنٹہ و کتہ کنٹہ کے تحت (۳۰ ایکر) رقبہ جو سابق سے تری کاشت ہوتا تھا نہر کی وجہ سے ناقص ہو گیا اس کا کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا بلکہ اس کے معاوضہ کی صورت یہ بتائی گئی کہ ان کنٹہ جات کے تحت جو دیگر اراضی خشکی ہے

چلم رام لنگا بنام سرکار عالی

وہ تری ہو جائے گی جس کے مصارف اچکٹ کے لئے (۸ ایکر) دلائے گئے علاقہ ہذا سے اس رقم کے علاوہ مزید صدہا روپیہ کنٹہ کی بلندی و تیاری اچکٹ کے لئے صرف کئے گئے لیکن کوئی اراضی خشکی تری نہ ہو سکی۔

(۴) محکمۂ ضلع کی یہ تجویز کہ اس وقت (ایکر) اراضی تری ہو گئی ہے اگرچہ واقعہ کے خلاف ہے لیکن اگر اس کو صحیح بھی تسلیم کیا جائے تو بارہ سال کے عرصہ میں (ایکر) تری کاشت ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

(۵) اراضی زیر بحث (ایکر) کے منجملہ (۳۷ ایکر) کو دو فصلہ نہر سے پانی لیا جا رہا ہے یہ اراضی مسلمہ طور پر سابق سے تحت کنٹہ یک فصلہ کاشت ہوتی رہی ہے اس پر دو فصلہ رقم قائم کی جا رہی ہے۔ حالانکہ یک فصلہ کی حد تک یا تو سرکار عالی کو رقم مجرا دینا چاہئے یا ایسا انتظام فرمانا چاہئے کہ حسب سابق کنٹہ سے پانی مل سکے۔

(۶) محکمۂ ضلع نے تسلیم کیا ہے کہ طوم کا لیول کم ہے اور اراضیات بلندی پر ہیں اس لئے علاقۂ ہذا کو حکم دیا جا رہا ہے کہ طوم بلند کیا جائے اور اخراجات برداشت کئے جائیں حالانکہ سابقہ استفادہ کے برقرار رکھنے کا انتظام کرنا گورنمنٹ کا فریضہ ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ بہ تنسیخ تجویز تحت مرافعہ منظور فرمایا جا کر سابقہ تری کا معاملہ دلایا جائے۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان

تمہید۔ مولوی عظیم الدین صاحب وکیل جاگیر اور مولوی عبداللہ پاشاہ صاحب وکیل سرکار کی بحث سنی گئی قانون حصول اراضی کے تحت محصلہ اراضی کے معاوضہ کا یہ مقدمہ ہے۔ واقعات یہ ہیں کہ جاگیر کی (۳۰ ایکر) اتنی تری اراضی جو جاگیری دو کنٹوں کے ذریعہ سیراب ہوا کرتی تھی۔ نہر نظام ساگر کی تعمیر سے متاثر کی گئی اس طرح کہ (۲۴ ایکر) نہر مذکور میں غرقاب ہوئی اور بقیہ اراضی نہر کے حائل ہونے کی وجہ کنٹوں سے منقطع ہو گئی جس کے بعد یہ ممکن نہ رہا کہ اس قدیم ذریعہ سے پانی پہونچایا جاتا ۔ ۱۳۳۹ف میں مولوی محمد بیگ صاحب تعلقدار ضلع نے عہدہ دار آبپاشی سے مشورہ کے بعد معاوضہ اراضی کی نسبت تجویز کی اور اس بیل کو فیصلہ میں پیش کرتے ہوئے کہ جاگیر کی خشکی اراضی کا مساوی رقبہ کنٹوں کے تحت بعد اچکٹ پر اچکٹ تری میں مبدل اور درج کیا جا سکتا ہے (۳۴ ایکر) تری اراضی کا معاوضہ خشکی محاصل و آمدنی کے معیار پر مشخص فرمایا اور اچکٹ کے اخراجات بھی اس میں شریک کئے جاگیردار نے مجوزہ رقم معاوضہ ۱۳۴۰ف میں حاصل کر لی۔ اور ۱۳۴۴ف کی جمعبندی کے بعد جبکہ کنٹوں سے منقطعہ اراضی متعلقہ پر حق آب قائم کیا گیا تو ۱۳۴۵ف میں عذر دار ہوئے کہ تجویز معاوضہ میں جس خشکی اراضی کو اس قابل تبلایا گیا تھا کہ وہ تری میں بدلی جا سکتی ہے چونکہ باوجود تردد زمین کے مرتفع ہونے کی وجہ کنٹوں سے پانی پہنچانے میں کامیاب نہیں ہوئی ہے معاوضہ کی نظر ثانی ہونی چاہئے ضلع اور صوبہ داری سے اس عذر کو یہ کہکر مسترد کیا گیا کہ قانون حصول اراضی کے تحت مجوزہ معاوضہ حاصل کیا جا چکا ہے برسوں بعد اب ایک منفصلہ امر

نہیں کیا جاسکتا۔ وکیل سرکار کی بحث کا بھی جو ہمارے روبرو کی گئی۔ خلاصہ یہی ہے کہ اس نوبت پر قانون مذکور کے تحت دادرسی بہت بعد از وقت ہے۔ لیکن جاگیر کی اس حجت کا یہ کافی جواب نہیں ہے کہ جس خشکی اراضی کو تعلقدار وقت نے اپنے فیصلہ میں اس قابل قرار دیکر کہ وہ کنٹوں کے تحت تری میں مبدل ہوسکتی ہے۔ معاوضہ کے واجبی تعین کو متاثر کیا تھا جب اُس میں تجربہ سے پایا گیا کہ ایسی صلاحیت ہی موجود نہیں ہے تو ایک ایسے جز کو جو معاوضہ بدل پر اثر انداز ہے بالکل نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ روئداد سے پتہ نہیں چلتا کہ جاگیر کی اس حجت کی طرف اعتبار کیا گیا بعد یہ معلوم کرنے کی کوشش کی گئی۔ آیا فی الواقع جاگیر کی کوئی ایسی خشکی اراضی تھی جس کو تعلقدار مجوز نے تری میں بدلنے کی رائے دی تھی اور اب وہ بعد تحقیق اس قابل نہیں پائی گئی کہ اُس میں کنٹوں کے پانی سے تری کاشت کی جاسکے۔ ہماری رائے میں اس سے قبل کہ درخواست مرافعہ کا کوئی تصفیہ کیا جائے۔ متذکرہ امر کی جو بطور واقعہ جاگیر کی جانب سے اپنے دعوے کی تائید میں پیش کیا جارہا ہے مقامی جانچ ہونی چاہیئے۔ لہٰذا تعلقدار صاحب کو چاہیئے کہ اس مادہ میں عہدہ دار آبپاشی کی امداد سے بعد معائنہ موقع رائے قائم کرکے رپورٹ فرمائیں۔

نہر کے درمیان حائل ہونیکی وجہ جو قطعہ اراضی کنٹوں سے منقطع ہوچکا تھا اُس کے کمی معاوضہ کا بھی سوال باقی نہیں رہا کیونکہ یہ معمولی سمجھ کی بات ہے کہ اُسی وقت جبکہ اراضی مذکور تجویز تعلقداری متعلقہ ہورہی تھی۔ جاگیردار کو معلوم ہونا چاہیے تھا کہ آئندہ اُس کی سیرابی کنٹوں کے تحت ممکن نہیں ہوگی اور نہر سے پانی پہنچانا ہوگا۔ تجویز مذکور میں چونکہ اراضی زیر بحث کی معنت آبپاشی کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ عمل جمعبندی کے لحاظ سے داوہ آب کی ادائی جاگیر پر واجب ہوجاتی ہے۔

نگرانی صیغہ مال

چاپلہ وینکٹ نرسیا .... **نگرانی خواہ بوکالت**

بنام

چاپلہ چلکما .... **طرفثانیہ بوکالت**

بیوہ کو وطن کی نسبت حق توریث حاصل ہے۔ گشتی نشان (۱۲) بابتہ ۱۳۲۷ف۔

تجویز ہوئی کہ گشتی نشان (۶) ۱۳۲۲ف کی توضیح گشتی نشان (۱۲) ۱۳۲۷ف کے ذریعہ ہوچکی ہے اس میں بیوہ کو سابقہ گشتی کے اثر سے مستثنےٰ کیا گیا ہے۔ لہٰذا اب وراثت وطن کے معاملہ میں بیوہ کو حق توریث حاصل ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ مسمی چاپل ریا ملدار مقدم کو توالی موضع تردد تھا۔ اُس کے فرار ہوجانے کی وجہ تحصیلدار ڈویژن نے اس کا

نگران ناراضی تجویز مولوی سید بدر الدین صاحب صوبہ دار صوبہ ورنگل۔

چاپلہ وینکٹ نرسیا
بنام
چاپلہ چلکما

حق سوخت کرکے اس کو بعد حضوری پانزدہ سال ماموری سے انکار کیا۔ کارروائی مرافعہ درمرافعہ چلتے ہوئے بالآخر مجلس مالگزاری سے ذریعہ انفصال (۳۶) بابتہ ۱۳۰۶ف فیصلہ ضلع بحال رکھا گیا۔ یعنی مرافع (چاپل نرسیا) قابل موتونی ہے اُس کا فرزند کشٹیا کو خدمت پٹیلی پر مامور کرکے اُس کے نام پٹہ جاری کیا گیا اس تجویز کی وجہ نرسیا کی زندگی میں وطن زیربحث کا پٹہ اُس کے فرزند دوم کشٹیا کے نام منظور فرمایا گیا۔ کشٹیا کے وفات پر اس کے ورثا میں اس کی بیوہ اور صرف ۳ دختر تھے جو رجوع وراثت ہوئے اس کے بعد چاپل وینکٹ نرسیا عذردار ہوا کہ وہ متوفی کا برادرزادہ ہے وارث ذکور کی موجودگی میں اناث بیوہ کے نام وراثت منظور نہیں ہوسکتی۔ لہذا اس کے نام وراثت منظور فرمائی جائے ان ہردو درخواستوں کے پیش ہونے پر تحصیل سے دعویدار و عذردار کی طلبی بقرار داد تاریخ عمل میں لائی جاکر بعد سماعت مباحث وطن زیربحث کی وراثت بنام چاپل وینکٹ نرسیا منظور کرکے بیوہ کو حین حیات نصف اسکیل حق مالکانہ دلایا جانے کی رائے کے ساتھ تختہ جات وراثت مرتب و روانہ ڈویژن کئے گئے ڈویژن سے بھی حسب رائے تحصیل منظوری دی گئی من بعد منجانب چلکما متوفی مرافعہ پیش ہونے پر یہ تجویز کی کہ وطن وینکٹ نرسیا کا موروثی ہے وراثت وطنداری سے متعلق احکام نافذالوقت گشتی نشان (۸) بابتہ ۱۳۲۶ف و گشتی (۱۲) ۱۳۲۷ف میں محکوم ہے کہ جدی ورثا خاندان کی موجودگی میں حق توریث خدمت وطن کے سلسلہ میں بعض ورثا اناث پر ایک پابندی عائد فرمائی ہے اس پابندی سے مادر متوفی اور زوجہ متوفی کو آزاد کیا گیا ہے۔ زوجہ متوفی بشرطیکہ حالات کے تحت وارث ہوسکتی ہے جو اُس کا حق توریث خدمت دیگر ورثا ہم جدی کی موجودگی میں ملتوی نہ ہوگا۔ مسماۃ چلکما خاندان منقسمہ کی بیوہ ہے اپنے شوہر کی وفات کے بعد وہ مستحق وراثت ہے۔ چاپل چلکما جس کو کوئی اولاد ذکور نہیں ہے وطن کی تاحیات مالک و قابض ہوگی اُس کے بعد وطن اصل خاندان میں واپس آجائے گا۔ اُس وقت جو شخص مستحق ہوگا وہ وارث ہوگا۔ لہذا مسماۃ چاپل چلکما کے نام وطن تاحیات منظور و حسبہ عمل ہو۔

اس تجویز ڈویژن کی ناراضی سے چاپل وینکٹ نرسیا نے ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو جناب تعلقدار صاحب نے بالظہار و اتفاقات تجویز ڈویژن سے اتفاق فرماکر مرافعہ نامنظور فرمایا۔ اس کے خلاف صوبہ داری میں مرافعہ پیش ہوا تو جناب صوبہ دار صاحب نے بھی تجاویز تحت سے اتفاق فرماکر مرافعہ نامنظور فرمایا۔

اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے چاپلہ وینکٹ نرسیا نے محکمۂ ہذا میں درخواست نگرانی پیش کی ہے۔ عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

۱۔ یہ کہ فیصلہ تحت خلاف قانون و انصاف و ملاحظہ روئداد مثل ہے۔

ف۲ - یہ کہ شہادت پیش شدہ سے وطن زیر بحث کا پٹہ دار سائل کا دادا سمی وینکٹ نرسیا ہونا اور سائل کے دادا کے برطرفی کی وجہ سے ان کے عین حیات سائل کے چچا کشٹیا کے نام وطن کا پٹہ سنہ ۱۳۰۶ف محکمہ سرکار سے بموجودگی پدر سائل سمی لچمیا فرزند اکبر پٹہ دار برطرف شدہ جو کہ ناخواندہ تھا محض بر بناء اہلیت بغرض اجرائی کار منظور ہونا ثابت ہونے کے باوجود احکام مندرجہ گشتی (۸) سنہ ۱۳۲۶ف کو نظر انداز فرما کر وطن زیر بحث میں سائل کے موروثی حقوق کلانیت پٹہ وطن کا لحاظ نہ فرمانے میں محکمہ جات تحت نے قانونی غلطی فرمائی ہے -

ف۳ - یہ کہ وطن زیر بحث موروثی مشترکہ ہونا ثابت ہونے کے باوجود وراثت بیوہ کے نام منظور فرمانے میں غلطی فرمائی ہے -

ف۴ - یہ کہ بفرض غلط وطن کو منقسمہ جائداد ہی تصور کیا جائے تب بھی بنظر اہلیت استحقاق وطن کا پٹہ سائل کے نام ہونا ضروری ہے - اس کے باوجود عدالتہائے تحت نے وطن کا پٹہ بیوہ کے نام منظور فرمایا ہے جو سراسر منشاء عطاء وطن و پالیسی سرکار کے منافی ہے -

ف۵ - یہ کہ جناب صوبہ دار صاحب نے وطن زیر بحث کو کشٹیا کا کسوبہ ہونا قرار دینے میں غلطی فرمائی ہے اس لئے کہ شہادت پیش شدہ سے وطن زیر بحث موروثی و مشترکہ ہونا ثابت ہے جو محتاج توجہ عالی ہے - لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری نگرانی وطن زیر بحث کا پٹہ سائل کے نام منظور فرمایا جائے -

رائے نائب معتمد صاحب مال - لائق وکلاء فریقین کی بحث سماعت کی گئی - بالزام فراری سنہ ۱۳۰۶ف میں وینکٹ نرسیا مسلمہ کو خدمت سے علحدہ کر کے اس کے چھوٹے بیٹے کشٹیا کے نام خواندہ ہونے کی وجہ سے وطن کا پٹہ منظور کیا گیا یہ کارروائی کشٹیا کی فوتی کی وجہ سے اس کی وراثت کی ہے اس میں متوفی کے بڑے بھائی لچمیا کا بیٹا اور اس کی بیوی رجوع ہوئے ہیں خاندان منقسمہ ہونا مسلمہ اور مشتبہ ہے اس لئے بجز تحصیل کے تمام عدالتہائے تحت نے بیوہ کے نام وراثت منظور کی ہے جس کی ناراضی سے یہ نگرانی پیش ہوئی ہے اور گشتی (۶) سنہ ۱۳۲۲ف پر زیادہ زور دیا جا رہا ہے اس کی توضیح میں گشتی (۱۲) سنہ ۱۳۲۷ف اجراء ہوئی ہے جس میں بیوہ کو اس گشتی کے اثر سے مستثنیٰ کیا گیا ہے بہر حال بیوہ کو حق توریث حاصل ہے اور عدالتہائے تحت نے وراثت بیوہ کے نام جو منظور کی ہے وہ درست ہے - پس نگرانی نامنظور -

حکم نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال

تمہید - وکلاء فریقین کی بحث سماعت کی گئی اور روداد پر غور کیا گیا - جناب نائب معتمد صاحب کی تجویز مورخہ ۳۰ مر اردی بہشت سنہ ۱۳۵۲ف کی توثیق کی جاتی ہے -

نظیر ۱۳۵۲
نشان مثل ۹/۷
نشان فیصلہ (۲
۱۳۵۵
منفصلہ

نگرانی صیغۂ مال

لکشمن .... **نگرانی خواہ بوکالت**

بنام

سیواجی .... **طرفثانی بوکالت**

کاغذات جمعبندی میں اصلاح کا اختیار ناظم جمعبندی کو ہے۔

تجویز ہوئی کہ معمولاً جمعبندی کے ہو چکنے کے بعد اس سال کے کاغذات میں کوئی اصلاح کرنی ہو یا ان کاغذات میں کسی غلط اندراج کی شکایت پیش ہو تو اس کی دریافت یا اصلاح باجلاس ناظم جمعبندی ہونی چاہیئے اس لئے کہ ایک مرتبہ یہ کاغذات ناظم جمعبندی کے پاس پیش ہو چکنے کی وجہ ناظم جمعبندی کے مصدقہ سمجھے جاتے ہیں۔

واقعات یہ ہیں کہ لکشمن نے ۱۸ اردی ۱۳۴۹ف کو تحصیل عثمان آباد میں درخواست پیش کی کہ سروے نمبرات (۱۱۱ و ۱۱۴) کا وہ پٹہ دار اور بادائی زر مالگزاری قابض و متصرف ہے۔ پٹواری موضع نے رپورٹ کی کہ لکشمن نے اراضیات میں کاشت کی ہے۔ لیکن پٹیل کے خوف سے عمل نہیں کرتا۔ اس لئے پٹواری کو طلب فرما کر ۱۳۴۸ف و ۱۳۴۱ف کے پہانی میں سائل کا عمل کرنے حکم فرمایا جائے۔

تحصیل نے اس درخواست کو اس بناء پر مسترد کیا کہ قبل ازیں اس کارروائی کا تصفیہ بخلاف درخواستگزار تحصیل سے ہو چکا ہے اور مرافعتاً بھی فیصلہ تحصیل برقرار رہا ہے جس کی ناراضی سے درخواستگزار نے ضلع میں اپیل کیا جو بذریعہ نشان ۲۳ واقع ۲۶ فروردی ۱۳۴۶ف فیصل پایا کہ پہانی پترک ایک ایسا رجسٹر ہے جو ہر سال جدید طور سے تیار ہوتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ سال مابعد میں وہی شخص اراضی پر قابض رہے جو سال ماقبل میں تھا۔ لکشمن درخواستگزار کا بیان ہے کہ پٹواری موضع نے مالی پٹیل سے مرعوب ہو کر پہانی پترک میں درخواستگزار کا وثیقہ بابتہ ۱۳۴۸ف کا عمل نہیں کیا۔ امر کے متعلق پٹواری اور مقدم مالی کو طلب کیا جائے اور بعد اطمینان اندراج پہانی پترک کے متعلق تحصیل سے تجویز کی جانی مناسب ہے بشرط ضرورت سرسری شہادت بھی لیجا سکتی ہے اس لحاظ سے مرافعہ ترمیماً منظور۔

اس کے بعد ۲۲ تیر ۱۳۴۹ف پیشی پر درخواستگزار اور پٹیل پٹواری حاضر تھے۔ مالی پٹیل نے ایک مہلت چاہی اور دوسری تاریخ پر غیر حاضر رہنے سے کارروائی یکطرفہ تحصیل نے آغاز کی۔ اس کے بعد باستجازت دو طرفہ اس نے درخواست پیش کی کہ اراضیات زیر بحث پر میرا قبضہ ہے اور میں بادائی مالگزاری قابض اراضیات ہوں۔ پٹواری نے رپورٹ کی کہ

لکشن بنام سیواجی

پہانی میں غلط عمل ہوا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ یہ رپورٹ لکشمن درخواستگزار کے سازش سے کی گئی ہے ۱۳۳۶ف میں اس طرح کارروائی چلکر بوا جہ سائل تصفیہ ہو چکا ہے۔ اس لئے درخواست لکشمن خارج کی جائے۔

تحصیل سے بعد قیام تنقیح یہ تجویز ہوئی کہ سروے نمبرات کے متعلق جو عمل پہانی پترک ۱۳۳۸ف و ۱۳۳۹ف میں ہوا ہے وہ صحیح ہے اور مدعی کی درخواست اصلاح عمل پہانی پترک مذکورہ غلط ہے۔

تجویز تحصیل کی ناراضی سے مرافعہ اولی محکمۂ ضلع میں پیش ہوا تو صاحب ضلع نے تجویز فرمائی کہ "اصولاً جمعبندی کے ہو چکنے کے بعد اس سال کے کاغذات میں کوئی اصلاح کرنی ہو یا ان کاغذات میں کسی غلط اندراج کی شکایت پیش ہو تو اس کی دریافت اور اصلاح با جلاس ناظم جمعبندی ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ ایکمرتبہ جمعبندی کے زمانہ میں یہ کاغذات ناظم جمعبندی کے پاس پیش ہو چکنے کی وجہ سے ناظم جمعبندی کے موثقہ سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن اس کارروائی میں ضلع کے حکم کی بناء پر تحصیل نے زیر بحث شکایت کی دریافت کی اور بلحاظ اس کے کہ تحصیل نے شکایت کو غیر ثابت قرار دیکر ناظم جمعبندی کے موثقہ کاغذات میں کسی رد و بدل کی تجویز نہیں کی ہے۔ اس لئے اس بحث کو اس مقدمہ کی دریافت کا اقتدار تحصیل کو نہ تھا نظر انداز کرتے ہوئے نفس مقدمہ پر غور کیا گیا۔ شہادت مشمولۂ مثل کے لحاظ سے تحصیل نے جو نتائج اخذ کئے ہیں وہ درست ہے پٹواری موضع کا یہ تسلیم کرنا کہ اس سے اور مالی پٹیل سے جو اس مقدمہ کا فریق ہے عداوت ہے نہ صرف پٹواری کے بیان کی اہمیت کو زائل کرتا ہے بلکہ اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ پٹواری کی اندرونی سازش سے یہ مقدمہ بازی کی جارہی ہے اور ایکمرتبہ اس سے بیشتر تصفیہ ہو چکنے کے بعد بھی پھر یہی غلط اندراج کے عذر سے اس کارروائی کو پیش کیا گیا ہے جو پٹواری خوف کی وجہ سے پہانی میں مالی پٹیل کے خلاف عمل نہ کر سکتا ہو اسی پٹواری کا مالی پٹیل کے خلاف رپورٹوں کا روانہ کرنا قرین فہم نہیں ہو سکتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اندراجات پہانی کے بعد مالی پٹیل سے کسی معاملہ میں مخالفت ہونے کی وجہ سے پٹواری نے خوف کا عذر تراش کر اس کو ستانے کی یہ صورت اختیار کی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ خود اس پٹواری کا جواب لیکر اس کے متعلق بھی انتظامی تجویز صادر کیجاتی بہرحال روئداد مقدمہ کے نظر کرتے تجویز تحت میں دست اندازی کی کوئی وجہ نہیں پائی جاتی مرافعہ نامنظور۔

تجویز ضلع کی ناراضی سے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ ثانیہ بیرون میعاد پیش ہونے پر جناب صوبہ دار صاحب نے مرافعہ خارج فرمایا۔

تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے محکمۂ ہذا میں نگرانی پیش ہوئی ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) جوابدہی نگرانی علیہ جھوٹی ہے اور ثابت بھی نہیں۔

مکشمن
بنام
سیواجی

(۲) روئداد پر غور کر کے تصفیہ کامل مقدمہ کرنے کے بجائے صرف عذر میعاد منجانب عدالت تحت تصفیہ کیا گیا جو صحیح نہیں۔ مرافعہ محکمۂ تحت خارج المیعاد نہیں بلکہ بعد وضع ایام حصول نقول بین المیعاد ہے۔

(۳) اگر مرافعہ تحت بعد انقضائے مدت داخل ہونا مان بھی لیا جائے تب بھی بوجہ علالت مرافع بروقت مرافعہ تحت رجوع کرنے سے قاصر تھا۔ پس علالت وجہ موجہ ہونے سے مرافعہ معافی میعاد منقضیہ لائق منظوری تھا۔

(۴) اگر عدالت تحت کی رائے میں شہادت ناکافی تھی تو مرافع سے سانی شہادت لیجاسکتی تھی تاکہ مرافع کے حق میں انصاف ہو۔ لیکن باغراض انصاف رسانی بھی عدالت تحت نے حکم دینے کے بجائے مرافعہ بیرون میعاد قرار دیکر نامنظور کیا۔

(۵) معاملہ اراضیات و حقوق کا ہے۔ مرافع مستحق رعایت ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ ہذا فیصلہ تحت منسوخ اور میعاد مرافعہ تحت کا منصفانہ تصفیہ کیا جائے۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال

تمہید۔ وکلاء فریقین کی بحث سماعت کی گئی۔ نگرانی خواہ کی جانب سے یہاں مکرر وہی عذر پیش ہوا ہے جو صوبہ داری میں پیش ہو کر نامنظور ہو چکا ہے۔ ایسی صورت میں کوئی وجہ نہیں پائی جاتی کہ درخواست نگرانی پر یہاں لحاظ کیا جائے۔ لہذا نگرانی نامنظور۔

نگرانی صیغہ مال

۳۵۳ ف
نشان مثل ۳۲/۴۹
۳۱
نشان فیصلہ
منفصلہ ۹ دے
۱۳۵۵ ف

محمود علی **نگرانی خواہ بوکالت**

بنام

سرکار عالی **طرفثانی بوکالت**

جدید احکام کا سابقہ معاہدہ پر اثر پذیر نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ نگرانی خواہ نے ایک اراضی کو ایک خاص معاہدہ کے ساتھ تولاؤنی پر لے لیا ہو تو اب احکام مابعد کا جو کہ خلج کھاتہ اور تولاؤنی کے بارے میں اجراء ہوئے ہیں اُن کا اُس کے سابقہ معاہدہ پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

واقعات یہ ہیں کہ اراضی سروے نمبر (۳۶) موقوعہ موضع ناچارم تعلقہ برگی شکم تالاب کے منجملہ (۔۔) ایکر محمود علی نے ہراج میں بحساب فی ایکر (۔۔) بغرض کاشت حاصل کیا۔ رائے تحصیل میں بلحاظ تصدیق گرداور (۔۔ ایکر) تابی میں بذریعہ موٹ کاشت ہوئے مبلغ (۔۔) بعد سوائے جمعبندی قابل وصول تبلائے گئے ہیں۔ چنانچہ

نگرانی بنا راضی تجویز مسٹر برج شاہ صاحب چینائی صوبہ دار صوبہ میدک۔

محمود علی
بنام
سرکار عالی

نظامت جمعبندی سے بھی تحصیل کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے سوائے جمعبندی کی منظوری دیگئی نیز تجویز جمعبندی میں یہ مراعات درج کی گئی اس جبکہ درخواستگزار نے اپنی خوشی سے (...) فی یکر اراضی شکم تالاب لی ہے اس کے خلاف رعایت کا کوئی موقع نہیں ہے۔ پس مبلغ (...) سوائے جمعبندی منظور۔

تجویز نظامت جمعبندی کی ناراضی سے محمود علی نے محکمۂ ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو جناب تعلقدار صاحب نے تجویز فرمائی کہ:۔

"جن احکام کا حوالہ مرافع نے دیا ہے۔ ان کا منشاء یہ نہیں ہے کہ ایک شخص پورے شکم کی اراضی حاصل کرے اور تمتع کرے پھر اس کے بعد معمولی خشکی دھارہ ادا کرنے کی خواہش کرے۔ اراضی شکم میں بھڑکی سے کاشت ہونے پر تری محاصل کی ادائی لازماً مرافع پر عائد ہوتی ہے۔ عذرات مرافع ناقابل قبول ہیں۔ مرافعہ نامنظور۔"

تجویز تعلقداری کی ناراضی سے محمود علی نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو جناب صوبہ دار صاحب نے تجویز فرمائی کہ "شکمی اراضی ہراج ہوئی جو زائد اراضی برآمد ہوئی اس پر بھی بلحاظ رقم ہراجی جمعبندی میں رقم قائم ہوئی بعینہٖ مرافعہ ضلع نے بھی رعایت دھارہ عائد کرنے سے انکار کیا ہے جس کی ناراضی سے یہ مرافعہ پیش ہوا ہے۔

بحث میں یہ بتلایا جا رہا ہے کہ بلحاظ سقامت حکام بحوالہ احکام صوبہ داری شکمی اراضی پر بیگز یم خشکی کا دیوڑھا دھارہ عائد کرنے ضلع سے احکام اجراء ہوئے ہیں۔ مراسلہ فینانس (۳۲۶۵) مورخہ ۱۲ امرداد ۱۳۵۱ف میں جو مراعات منظور ہوئے ہیں۔ اس میں مسٹر گرگسن صدر ناظم مستقر مال کی رائے بعد فقرہ (۱) میں خارج از کھاتہ اور قابل لاوُنی اراضیات کو تین سال کے لئے بمعافی نصف محاصل کاشت پر اٹھانے کی تجویز منظور کی گئی ہے اور سوائے جمعبندی اراضیات میں تاوان کو معافی کی رعایت مرعی رکھی گئی ہے اس میں اراضیات واقع شکم تالاب برآمد ہونے کی صورت میں رعایتی دھارہ عائد کرنے کے کوئی احکام صادر نہیں ہوئے ہیں۔ اسکا اراضی شکم برآمد ہونے پر اس کا ہراج ہوتا ہے اور جس قدر اراضی برآمد ہو اُسی پر فی یکر رقم ہراجی کے حساب سے دھارہ عائد ہوتا ہے اس لحاظ سے جو عمل تحت میں کیا ہوا ہے وہ درست ہے۔ پس مرافعہ نامنظور۔"

تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے مسمی محمود علی نے محکمۂ ہذا میں نگرانی پیش کی ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) ابتداءً صرف (...) ایکر بحساب بارہ فی یکر سروے نمبر (۱۲) کے منجملہ بعین ہراج تخم ریزی کے لئے نگرانیخواہ نے حاصل کیا اور اراضی حاصلہ کے منجملہ صرف دو یکر۔ اگنڈ پر بصرفہ ذاتی بھڑکی قائم کرکے تری کاشت کیا۔ بقیہ (صفحہ ۳ پر)

محمد ... بنام سرکار عالی

خشکی کاشت کیا لیکن سالم اراضی پر تری دھارہ قائم کرکے وصولی کا حکم بصیغۂ نگرانی قابل توجہ ہے۔

(۲) سروے نمبر مجولہ صدر میں بذائد اراضی شکم تالاب برآمد ہوئی اور تحصیل تعلقۂ پرگی نے بحوالہ احکام ضلع وصوبہ داری کے حکم دیا کہ بوجہ تفاوت انتظام محکمۂ عالیہ صوبہ داری سے منظوری صادر ہو چکی ہے کہ ۱۳۵۱ف کی حد تک اراضیات شکم تالاب رعایا وغیرہ کے نام میگزیمم ریٹ یعنی ڈیوڑھا دھارہ خشکی پر فی ایکر کاشت کی اجازت دینی چاہیئے۔ چنانچہ نگرانیخواہ نے انہی احکام کے اعتماد پر زائد برآمد رقبہ میں خشکی کی کاشت کیا۔

(۳) باوجود شرح گرداور کے تری کاشت شدہ رقبہ (۱۰ ایکر ۲۰ گنٹے) تری اور خشکی کاشت شدہ رقبہ (۳ ایکر ۱۶ گنٹے) پر خشکی دھارہ بموجب احکام مجولہ عائد کرنے کے بجائے سالم رقبہ پر تری دھارہ عائد کرنے میں محکمہ جات تحت کو تسامح ہوا ہے لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری نگرانی خشکی کاشت شدہ رقبہ کا دھارہ ڈیوڑھا خشکی لینے کا حکم دیا جائے۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال

تمہید۔ مباحث وکلاء صاحبان نگرانی خواہ و سرکار سماعت ہوئے۔ وکیل صاحب کا استدلال ان احکام پر ہے جو امرداد ۱۳۵۱ف میں خارج کھاتہ اور نولاؤنی کی اراضیات کے بارہ میں اجرا ہوئے تھے اور نگرانیخواہ نے اراضی ۱۳۵۱ف میں ہراج میں بحساب (...) فی ایکر حاصل کیا تھا اس کے بعد زائد برآمد اراضی بھی سابقہ شرائط پر حاصل کرنے کی رضامندی دی۔ ان حالات میں نفاذ احکام کے قبل جو معاہدہ نگرانی خواہ اور سرکار میں ہو چکا تھا اس پر احکام مابعد اثر انداز نہیں ہو سکتے ہیں۔ علاوہ بریں یہ نگرانی خواہ نے ایک سالہ ہراج کے تحت اراضی حاصل کی تھیں احکام مجولہ یکسالہ کاشت کی اراضیات سے ہی متعلق ہیں۔ ان حالات میں تجویز تحت میں کسی دست اندازی کا موقع نہیں ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور۔

مرافعہ صیغۂ مال

پڑہ ویلی یلیا .... مرافع بوکالت

بنام

پڑہ ویلی ینکما .... مرافعہ علیہا بوکالت

تبنیت کی اجازت کی وجہ وطن کا دوسرے خاندان میں نہ جانا۔ عورت کو تبنے لینے کی اجازت کے نسبت قیاس۔ تبنیت کو رد کیا نہیں جا سکتا۔ خاندان منقسمہ کی عورت کا تبنے لینے کے نسبت حق۔

نشان اپیل ...
نشان فیصلہ ...
منفصلہ ...
۵۵ ...

ڑہ ویلی ییلیا
بنام
یڑہ ویلی دینکما

تجویز ہوئی کہ (۱) تبنیت کی کارروائی میں یہ عذر کہ حصہ داروں کی موجودگی میں درخواستگزار کو اپنے لئے کسی کو تبنے لینے کا اختیار نہیں ہے اس لئے قابل پذیرائی نہیں ہے کیونکہ شاستراً ہر شخص کو بغرض ثواب روحانی تبنے لینے کا حق ہے کیونکہ شاستراً یہ بتلایا جاتا ہے کہ کوئی شخص بجز اولاد کے رہ نہیں سکتا اولاد کا رہنا ضروری ہے اور اگر اولاد صلبی نہ ہو تو تبنے لے تاکہ متوفی کی روح کو ثواب پہنچایا جا سکے ۔

(۲) جبکہ ایسے قوم کی ایک عورت جس میں کہ تبنیت کا رواج ہے اور جس کو تبنے لینے کے حقوق بھی حاصل ہیں یہ کہکر پیش ہو کہ اُس کو شوہر کی جانب سے تبنیت میں کسی کو لینے کی اجازت مل چکی ہے تو اُس کے اس ادعاء کو بظاہر غلط باور کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے ۔

(۳) جبکہ بیوہ دارہ وطن کا خاندان منقسم ہو اور وہ اپنے نواسہ کو تبنے لینا چاہتی ہو تو کسی قانون کے تحت اس کو روکا نہیں جا سکتا ۔

واقعات یہ ہیں کہ مسماۃ یڑہ ویلی نیکما زوجہ سیتارامریڈی نے محکمۂ اول تعلقداری ضلع کریمنگر میں درخواست پیش کی کہ سائلہ کے نام موضع کوڑے پلی کی خدمت مقدم مالی کا تقرر ہے سائلہ کے بطن سے تین دختر ہیں اور دو لڑکے تولد ہو کر بحیات شوہر سائلہ فوت ہو چکے ہیں ۔ دو لڑکیوں کی شادی بحیات شوہر ہوئی ہے مگر اولاد بیوہ ہو گئیں تیسری لڑکی مسماۃ رکما کی شادی بطور الاتم کی گئی اور اس کے بطن سے پہلے جو اولاد ذکور ہوا اُس کو تبنے لینے کی وصیت اجازت سائلہ کو شوہر متوفیٰ نے دی تھی ۔ رکما کے بطن سے لڑکا تولد ہوا جس کا نام میرے شوہر کا رکھا گیا ہے ۔ بلحاظ اجازت شوہری میرے شوہر کا چراغ خاندان روشن کرنا چاہتی ہوں ۔ لہذا اجازت تبنیت دیجا کر سیتارامریڈی کی تبنیت منظور فرمائی جائے ۔

ضلع سے درخواستگزارہ کا بیان بذریعہ کمیشن قلمبند کیا جا کر مثل بغرض تکمیل کارروائی تحصیل کریمنگر میں منتقل کی گئی ۔

تحصیل سے اشتہار حضوری عذرداران اجرا ہونے پر سنجانب یڑہ ویلی ییلیا تحصیل میں عذرداری پیش ہوئی کہ درخواست تبنیت بالکل بے اثر و فرضی ہے اور سائل دینکما کے حقیقی دیور کا فرزند ہے خاندان مشترکہ ہے ۔ بیوہ باختیار خود تبنے نہیں لے سکتی ۔ دختر سوم رکما بوقت وفات شوہر دینکما بالکل کم عمر تھی ۔ اس کی شادی کرکے الاتم رکھنے کا واقعہ محض غلط ہے کسی کو الاتم کے حقوق دئے جاتے ہیں تو پھر ایسے الاتم کے فرزند کو تبنیت میں لینے کا حق نہیں ہے قانوناً و شاستراً شوہر دینکما نے بوقت وفات تبنے لینے کے متعلق کوئی وصیت کی اور نہ اجازت ۔ بلکہ یہ کہا کہ خاندان مشترکہ ہے ۔ بڑا بھتیجہ (سائل) ہیرا کریا کرم کریگا اور یہی وارث ہوگا اور تمہاری پرورش بھی کریں گے ۔ چنانچہ

یڑہ ویلی بلیا
بنام
یڑہ ویلی ونیکما

سائل نے آگ پکڑا اور کریاکرم انجام دیا وغیرہ۔

منجانب تبنیت خواہ جواب الجواب پیش ہونے پر تحصیل نے بعد قیام تنقیحات تجویز کی کہ تنقیحات کی تائیدی وتردیدی شہادت کا موازنہ کیا جائے تو ان کا نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ الاتم لے اور تبنیت لینے کے متعلق اجازت شوہری پایہ ثبوت کو پہنچی ہے اور جملہ تنقیحات بحق تبنیت خواہ خلاف عذر دار فیصل پاتے ہیں اس لئے عذر داری لائق نامنظوری ہے۔ لہذا بہ نامنظوری عذر داری اجازت تبنیت دیجانا مناسب ہے اور ونیکما بالکل مجاز حصول تبنیت ہے۔

چنانچہ حسب رائے کا اندراج کیا جاکر تختہ جات مرتب و محکمۂ ڈویژن کریم نگر میں بغرض منظوری روانہ کئے گئے۔

یڑہ ویلی بلیا نے درخواست عذر داری پیش کی۔ ڈویژن نے تحصیل کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے تختہ جات بغرض منظوری محکمۂ ضلع کریم نگر میں روانہ کئے گئے یہاں بھی یڑہ ویلی بلیا نے درخواست عذر داری پیش کی بتاریخ ۲۳ امرداد ۱۳۳۶ف جناب صاحب ضلع نے تجویز فرمائی کہ پہلا عذر یہ ہے کہ حصہ دار کی موجودگی میں ونیکما کو حق تبنیت نہیں ہے یہ اس لئے قابل پیشرفت نہیں ہے کہ شاستر آہر شخص کو بغرض ثواب روحانی متبنی لینے کا حق ہے کیونکہ شاستر آیہ بتلایا جاتا ہے کہ کوئی بجز اولاد کے رہ نہیں سکتا۔ اولاد کا رہنا ضروری ہے اگر اولاد صلبی نہیں ہے تو وہ متبنی لے تاکہ متوفی کی روح کو ثواب پہنچانے کا وہ وسیلہ ہے اس اصول مشقاستر کے لحاظ سے ہر ہندو کو تبنیت لینے کا حق حاصل ہے۔ اب رہی یہ بحث کہ آیا متوفی نے متبنی لیا تھا یا تبنیت لینے کی اجازت دی تھی۔ ظاہر ہے کہ متوفی نے اپنی زندگی میں کوئی متبنی نہیں لیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو یہ موقع اپنی زندگی میں حاصل نہیں ہوا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ متوفی نے اپنی علالت کے زمانہ میں اپنی بیوی کو ہدایت و نصیحت کی تھی کہ متبنی لے لے اس کی تصدیق ونیکما تبنیت خواہ کے بیان سے ہوتی ہے ہم کو ونیکما کے بیان کو غلط تصور کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں ہے۔ ایک قوم میں جہاں تبنیت لینے کا رواج ہے اور ایک شخص جس کو متبنی لینے کے حقوق حاصل ہیں یہ کہکر پیش ہو کہ اس کو اجازت تبنیت حاصل ہے تو اس کو غلط باور کرنے کی بظاہر کوئی وجہ نہیں رہتی۔ ونیکما کہتی ہے کہ اس کو اجازت شوہری حاصل ہے اور اس کی تائید اس کے پیشکردہ گواہان کرتے ہیں تو ہم کو غلط باور نہ کرنا چاہئے اگر اس کی تائید میں جو شہادت پیش ہوئی ہے وہ متزلزل بھی ہو تو ہم کو اس کا چنداں خیال نہ کرنا چاہئے شوہر اور بیوی کے معاملات ایسے ہیں کہ ان کے گفتگو کے وقت ہر وقت کسی شخص کا موجود رہنا ضروری نہیں ہے۔ شوہر کو ہر وقت اپنی بیوی سے گفتگو کا موقع حاصل ہے ایسے وقت میں اگر شوہر نے اپنی بیوی سے اس تبنیت کے متعلق گفتگو کی ہو جبکہ کوئی شخص موجود نہ تھا تو اس کے لئے خواہ مخواہ شہادت فراہم کرنا ضروری نہیں ہے۔ قانون میں یہ نہیں بتلایا گیا ہے کہ اجازت شوہری کے شہادت کا حاضر رہنا

یرہ ویلی بلیا
بنام
یرہ ویلی وینکما

ضروری ہے اور متوفی کو چند اشخاص کے سامنے اجازت دینا ضروری ہے۔ جب قانون میں یہ امر صاف نہیں ہے تو شہادت پر چندان نظر ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ بہرکیف اجازت شوہری کو تسلیم کرتے ہیں اور وینکما کے بیان کو صحیح تصور کرتے ہیں موجودہ صورت میں وینکما کا نواسہ تبنیت لیا جارہا ہے کوئی دور کا رشتہ دار نہیں لیا جارہا ہے وینکما کے شوہر کو بھی اپنے نواسہ کو تبنیت لینے میں کوئی اختلاف نہ رہتا اگر وہ زندہ ہوتا اور نواسہ بھی خاندان متوفی میں شریک ہے۔

وینکما کے نام پٹہ ہو جانا اس امر کی دلیل ہے کہ یہ خاندان منقسمہ ہے اگر منقسمہ نہ ہوتا تو متوفی کے برادران ضرور اس مقدمہ میں رجوع ہوتے اور عذرداری کرتے ان کا عذرداری نہ کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ خاندان منقسمہ ہے۔ ایسی صورت میں خاندان وینکما میں خاندان عذردار کی مداخلت جائز نہیں ہو سکتی جبکہ وینکما نے اپنے ہی خاندان کے افراد کو تبنیت لیا۔ بوجوہات ہم عہدہ داران تحت کی رائے سے متفق ہیں۔ وینکما مجاز تبنیت ہے۔"

تجویز ضلع کی ناراضی سے مسمی یرہ ویلی بلیا نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کرنے پر جناب صوبہ دار صاحب نے تجویز فرمائی کہ "اس مقدمہ میں غور طلب چیز یہ ہے کہ فریقین کا خاندان مشترکہ ہے یا منقسمہ محکمۂ ضلع نے صحیح طریقے سے استدلال کیا ہے کہ مسماۃ وینکما کے نام پٹہ ہونا خود اس امر کی دلیل ہے کہ خاندان منقسمہ ہے اور ہندو خاندان کی بیوہ صرف نان و نفقہ کی مستحق ہوتی اور اس کے نام وراثت منظور نہ ہوتی۔ مرافعہ گذار کا استدلال کہ وینکما کے نام بزرگ خاندان ہونے سے عمل پٹہ ہوا۔ روئداد مثل کے خلاف ہے اور اس قسم کا کوئی مواد اسلہ وراثت میں موجود نہیں جبکہ خاندان منقسمہ ہے اور پٹہ دارہ اپنے نواسہ کو تبنیت لینا چاہتی ہے تو کسی قانون کے تحت اس کو روکا نہیں جاتا۔ کاغذات زیر بحث میں الاٹم کا تذکرہ بھی ہے لیکن جو الاٹم غیر منظورہ ہو بحد وطن اس کی کوئی اہمیت نہیں غیر منظورہ الاٹم کا وجود کسی زمانہ میں رہا ہو یا نہ رہا ہو اس سے مقدمۂ ہذا کے انفصال کو کوئی تعلق نہیں اس لئے الاٹم کی حد تک مثل زیر بحث میں جو تذکرہ ہے اس کو غیر متعلق قرار دیا جاتا ہے اب نفس تبنیت کے متعلق روئداد مثل سے ظاہر ہے کہ وینکما کے شوہر نے تبنیت کی اجازت دی تھی۔ لہٰذا مرافعہ نامنظور۔"

تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے مسمی یرہ ویلی بلیا نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) تحقیقات تبنیت وطنداران اختیاری محکمۂ ضلع ہے۔ ضلع نے بلحاظ احکام خود تحقیقات نہ کرکے دفاتر تحت کی مرتبہ روئداد پر فیصلہ صادر کرنے میں قانونی غلطی فرمائی ہے۔

بڑہ ویلی ییا
بنام
بڑہ ویلی ینکما

(۲) اجازت شوہری شناسترًا جواز تبنیت کے لئے لازمی ہے کوئی اجازت شوہری ثابت نہیں ہے بلکہ جملہ قرائن وشہادت سے اس کی تردید ہوتی ہے۔ محکمۂ ضلع نے اجازت کی شہادت کو میاں بیوی کی گفتگو غیر اہم قرار دیکر تجویز فرمائی ہے خلاف قانون ہے۔

(۳) مرافعہ علیہا نے مختلف اور متضاد طریقہ پر ادعاء کیا ہے کہ اگر یہ صحیح تھا کہ دختر دوم کو شوہر متوفیہ نے الاٹم لینے کی اجازت دی اور الاٹم ہوگیا تو پھر اسی دختر دوم کے لڑکے کی تبنیت اور اس کی اجازت خلاف قیاس ہے اس متضاد بیان سے خود اجازت تبنیت خلاف قیاس ہے۔

(۴) شہادت سے پوری طور پر ثابت ہے کہ فریقین کی جائداد اور خاندان مشترکہ ہے اور وینکما کا نام اطمینان و تسلی خاطر کے لئے بلحاظ بزرگی پٹہ ہوا ہے۔ عدالتہائے تحت نے اسپر غور نہیں فرمایا۔

(۵) وینکما مرافعہ علیہا کے شوہر کا انتقال ۱۳۲۵ف میں ہوا اگر الاٹم یا اجازت تبنیت کا واقعہ صحیح ہوتا تو اسی وقت اس واقعہ کو بیان کرکے اپنی تیسری دختر کا الاٹم منظور کراتی۔ (۲۵) سال تک اس کو پوشیدہ رکھکر واقعہ اجازت تبنیت کا ادعاء بجائے خود دلیل فرضیت ہے۔

(۶) موروثی وطن دوسرے خاندان میں منتقل ہو جارہا ہے اور مرافع جو کہ شوہر متوفیہ کا بھتیجہ ہے پٹہ وطن سے محروم ہوجاتا ہے وطن کی منتقلی بخاندان دیگر گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف ہے۔ لہذا استدعاء ہے کہ بمنظوری مرافعہ ہذا فیصلہ تحت منسوخ فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال

تمہید۔ باوجود ندائے سہ بارہ وکیل صاحب مرافع و وکیل صاحب مرافعہ علیہ غیر حاضر۔ روئداد مثل پر غور کیا گیا اس کارروائی میں تحصیل ڈویژن ضلع وصوبہ داری نے مرافعہ علیہ کے حق میں تجویز کی ہے جس کی ناراضی سے ہمارے پاس مرافعہ پیش ہے۔ ہم کوئی وجہ نہیں سمجھتے کہ عدالت تحت نے بعد کامل دریافت جو تصفیہ کیا ہے اس میں کسی دست اندازی کی ضرورت ہے۔ لہذا مرافعہ نامنظور۔

تجویز ثانی صیغۂ مال

ایلہ وٹلہ نرسی ریڈی	تجویز ثانی خواہ بوکالت	....
بنام		
ہنی پٹلہ ریڈی	طرفثانی بوکالت	....

نشان مثل ۱۳۵۵ف / $\frac{12}{58}$
نشان فیصلہ ۸)
منفصلہ ۳ شہریور ۱۳۵۵ف

تجویز ثانی بنا راضی تجویز مجلس مال صادرہ ۱۹ آبان ۱۳۵۵ف۔

ایڈو نرسی ریڈی
بنام
منی پنا ریڈی

دوران کارروائی میں وارث کے انتقال کا اثر۔

تجویز ہوئی کہ دوران کارروائی وراثت میں وارث جو کہ متوفی کا خاص لڑکا تھا اُس کا انتقال بھی ہو جائے تو اس واقعہ سے اُس کے آخری وارث ہو جانے کا جو امر قطعی ہو چکا ہے اُس کو متاثر نہیں کیا جا سکتا۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ یہ کارروائی وراثت اوطان مقدم مالی و کوتوالی موضع ورپلی کے متعلق ہے ابتداءً چنیا وطندار کی فوتی پر ۱۳۱۹ف میں وینکٹ رامیا حقیقی برادر متوفی اور دوسری شاخ سے متوفی کے پڑدادا کے پڑپوتے کا بیٹا مسمی وینکیا متفقہ ومشترکہ دعویدار ہوئے۔ قبل تکمیل وراثت دونوں فوت ہو چکے۔ وینکٹ رامیا کی دختر مسماۃ چندرما اور وینکیا کے فرزند مسمی نرسی ریڈی کی قائم مقامی منظور ہوئی۔ تحصیل نے ایک ایک وطن کی تقسیم مناسب خیال کی۔ ڈویژن نے دونوں اوطان کو لاوارث قرار دیا۔ ضلع وصوبہ داری نے نرسی ریڈی کو مستحق قرار دیا۔ عندالمرافعہ محکمہ میں کارروائی زیر تصفیہ تھی کہ چندرما فوت ہو گئی اور اُس کے نابالغ لڑکوں کے نام قائم مقامی منظور ہوئی اور بالآخر محکمۂ سرکار (محکمۂ ہذا) سے ذریعہ فیصلہ (۳) مورخہ ۲۰ دے ۱۳۲۶ف یہ فیصلہ فرمایا کہ "ورثائے بعیدی کے لئے ایسے بعید کے وارث اعلیٰ (قابض آخر کا پڑدادا ہوتا ہو) کی اولاد نہیں دیکھا جا سکتا۔ ان وجوہ کے نظر کرتے مرافعہ لائق پذیرائی قرار پاتا ہے۔ لہٰذا مرافعہ منظور"

اس نوبت کارروائی کے بعد تحصیل سے بحوالہ فیصلہ محکمۂ سرکار مورخہ ۲۰ دے ۱۳۲۶ف میں چنا ریڈی کے نام وراثت مقدم مالی و کوتوالی موضع ورپلی منظور کرنے کی رائے دی۔ ڈویژن سے یہ تجویز ہوئی کہ "حسب رائے تحصیل چندرما کی وراثت اس کے فرزند چنا ریڈی کے نام منظور کی جاتی ہے۔ ہر دو مقدمان کی سند نامبردہ کو دیجائے"

عندالمرافعہ ضلع نے یہ تصفیہ کیا کہ اگر واقعی حضوری ورثاء و عذرداران کا اشتہار جاری نہیں ہوا ہے تو اُس کی تکمیل ہونی چاہئے۔ لہٰذا مرافعہ جزئیاً منظور۔ حسب صراحت صدر عمل ہو۔

من بعد تجویز ثانی پیش ہوئی تو تجویز ثانی منظور فرمائی گئی۔ بنا برامنی فیصلہ محکمۂ صوبہ داری میدک میں مرافعہ دائر ہوا تو جناب صوبہ دار صاحب نے یہ فیصلہ فرمایا کہ گشتی نشان (۸) ۱۳۲۶ف پر اس وقت توجہ کا موقع نہیں ہے کہ اس کا استقدامی اثر نہیں ڈالا جا سکتا اور محکمۂ سرکار نے جبکہ نواسہ کے نام وراثت منظور کر دی ہے تو اب مکرر وراثت کی کارروائی بیضا بطہ ہوگی۔ تجویز زیر اپیل بہمہ وجوہ درست اور ناقابل دست اندازی ہے۔ لہٰذا مرافعہ نامنظور۔

محکمۂ ہذا میں نگرانی پیش ہونے پر معزز مجلس مال نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا ہے۔

مثل پیش ہوئی مباحث وکلاء فریقین سماعت ہوئے۔ اہم بحث وکیل صاحب نگرانی خواہ کی یہ ہے کہ ۱۳۴۶ف میں جو فیصلہ اجلاس صدرالمہامی سے اس مقدمہ کا صادر ہوا وہ قائمقامی کی حد تک تھا نفس وراثت کا تصفیہ نہ تھا۔ حالانکہ مثل محکمۂ سرکار ۱۷/۱۸ ۱۳۴۵ف کے ملاحظہ سے واضح ہوتا ہے کہ بعد فوتی چندر ما ۳ آذر ۱۳۴۶ف کو نگرانی علیہم کی قائمقامی منظور کرنے کے بعد ۲۰ دے ۱۳۴۶ف کو اجلاس صدرالمہامی سے نفس وراثت کا تصفیہ کیا گیا جس میں بمقابلہ نگرانی خواہ کے نگرانی علیہم کو اس وطن کا مستحق قرار دے کر ان کا مرافعہ منظور کیا گیا۔ اس کی تعمیل تحت میں ہونے کے بجائے تحصیل ڈویژن میں وراثت کی منفصلہ کارروائی کو پھر از سر نو آغاز کیا گیا اور ضلع نے اشتہار عذرداری کی بحث اٹھا کر بار سوم تکمیل کا حکم دیا جس سے محکمۂ صوبہ داری نے اتفاق فرمایا۔ جملہ دفاتر تحت کو فیصلہ ۱۳۴۶ف کی تعبیر میں تسامح ہوا ہے۔ فیصلہ صدر میں نگرانی علیہم اس وطن کے وارث قرار پا چکے ہیں اور وارث بعید ہونے کی حیثیت سے نگرانی خواہ پر نگرانی علیہم کو ترجیح صراحتاً دی جا سکتی ہے۔ ان حالات میں اب امر منفصلہ کو تازہ کر کے کسی مزید تحقیقات کی ضرورت باقی نہیں ہے۔ لہٰذا حکم ہوا کہ نگرانی نامنظور حسب فیصلہ ۱۳۴۶ف عمل ہو۔

بناراضی تجویز معزز مجلس مال مورخہ ۱۹ امرداد آبان ۱۳۵۲ف ایڈ وملہ زسی ریڈی نے محکمۂ ہذا میں تجویز ثانی پیش کی ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) معزز مجلس مال کو مسئلہ قانونی زیر بحث کے سمجھنے میں تسامح ہوا ہے جو فیصلہ سابقہ صدرالمہامی مورخہ ۲۰ دے ۱۳۴۶ف کی قانونی تعبیر سے متعلق ہے۔ سائل کے متعدد نظائر پر یا سائل کے پیشکردہ عذرات پر کوئی غور فرمائے بغیر بلا کسی رد و قدح کے ایک مختصر تجویز کے ذریعہ مخالف سائل تصفیہ فرما دینا اصولاً درست نہیں۔

(۲) مسئلہ قانونی صاف ہے کہ کسی اصل فریق مقدمہ کی فوتی پر اس کا جو قائمقام باغراض مقدمہ بنایا جاتا ہے وہ متوفی کی محض نمائندگی کرتا ہے۔ بعد منظوری قائمقامی نفس مقدمہ کے تصفیہ کے وقت فریق متوفی ہی کے حقوق یا ذمہ داریوں پر قانوناً غور کیا جا سکتا ہے نہ کہ قائمقام کے ذاتی حقوق یا ذمہ داریوں پر۔ علی ہذا مرافعہ سابقہ میں بہ قائمقامی فریق ثانی اس کی مادر متوفی اور چندر ما کے حقوق کا تصفیہ کیا جا کر ذریعہ تجویز زیر بحث مورخہ ۲۰ دے ۱۳۴۶ف اس کا (چندر ما کا) مرافعہ منظور فرمایا گیا اور چندر ما مستحق وطن قرار دی گئی نہ کہ فریق ثانی۔ چنانچہ فریق ثانی خود محکمۂ تحصیل میں اس بنیاد پر رجوع ہوا کہ اس کی ماں مستحق وطن قرار دی گئی سند ملنے نہیں پائی تھی کہ اس کا انتقال ہو چکا ہے لہٰذا اس کے نام بحیثیت فرزند نخستہ مرتب کیا جا کر سند عطا کی جائے

ایند و ٹلہ نرسی ریڈی
بنام
منی پنشا ریڈی

پس معزز مجلس کی یہ فائنڈنگ کہ تجویز مذکور کے ذریعہ فریق ثانی کا مرافعہ منظور کیا گیا اور اس کو مستحق وطن قرار دیا گیا بالکل غلط اور مبنی بر سہو بادی النظری ہے۔

(۳) وطندار کے انتقال کرنے پر احکاماً کارروائی وراثت ہونی لازمی ہے۔ اس طرح جب چین حیاتی وطندار چندر ما کا انتقال ہو گیا تھا تو وراثت کی کارروائی کرنے سے انکار درست نہیں ہے۔

(۴) معزز مجلس نے ضمناً بطور ابیٹر تجویز سابقہ کو امر منفصلہ ظاہر فرمایا ہے جو غلط ہے۔ چندر ما کے مستحق وراثت قرار دئے جانے سے فریق ثانی کو بحیثیت چندر ما کے فرزند و وارث کے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا اس لیے کہ چندر ما کے حقوق قانوناً صرف چین حیاتی تھے اس کے مرنے پر وراثت مرد قابض آخر چینیا کی ہو گی نہ کہ چندر ما کی۔ اس طرح امر منفصلہ کا تصور غلط ہے اب وطن کی وراثت کی کارروائی کر کے سائل اور فریق ثانی اور دیگر جو دعویدار و عذر داران پیش ہوں گے ان کے مابین تصفیہ کرنا از بس ضروری و لازمی ہے۔

(۵) سائل مرد قابض آخر چینیا کا سپنڈ یکجدی وارث (Agnate Heir) اور فریق ثانی بند صو ہونا ہے (Cognate Heier) کیا بلحاظ شاستر کیا بلحاظ پالیسی سرکار سپنڈ کو بند صو پر ترجیح حاصل ہے۔ فریق ثانی محض ایک درمیانی وارث اناث کا (Intervening Female Heir) فرزند ہونے کی وجہ اس حیثیت سے اُس کے نام وراثت نہیں ہو سکتی۔ ایسا تصور سراسر غلط اور مبنی بر سہو بادی النظری ہے۔ سائل سپنڈ ہونے کے علاوہ سائل قابض آخر کا شریک وطن دار تھا۔ اس طرح بھی سائل کے حقوق مرجح ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ تجویز ثانی منظور اور تجویز زیر تجویز ثانی منسوخ اور حسب تجویز صاحب ضلع مورخہ ۱۰ ار آبان ۱۳۵۱ف تکمیل تحقیقات کا حکم اور بلحاظ خاص حالات مقدمہ جو مزید حکم قرین ثواب ہو صادر فرمایا جائے تو عین معدلت ہے۔

حکم عالیجناب مولوی محمد امیر علیخان صاحب و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال

تمہید۔ ۵ ۔ امرداد ۱۳۵۵ف فریقین حاضر۔ مباحث سماعت کئے گئے مقدمۂ ہذا کا انحصار اس امر پر ہے کہ آخری وارث از قسم ذکور کس کو قرار دیا جائے۔ چنیا وطندار مقدم مالی کے انتقال کے بعد وراثت اس کے حقیقی بھائی وینکٹ رامیا پر منتقل ہو گئی اس میں کوئی شک نہیں کہ دوران وراثت میں وینکٹ رامیا کا انتقال ہو گیا۔ لیکن اس واقعہ سے اس کے آخری وارث ہو جانیکا جو امر قطعی ہو چکا ہے اس کو متاثر نہیں کیا جا سکتا۔ اس اعتبار سے محکمۂ ہذا نے بتاریخ ۱۹ ار آبان ۱۳۵۴ف جو تجویز صادر کی ہے اس میں بصیغۂ تجویز ثانی دست اندازی کی گنجائش نہیں۔ نیز تجویز مذکورۂ بالا میں مقدمہ مالہ و ماعلیہ پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے اس لئے اس کی مزید صراحت غیر ضروری ہے۔ اس وضاحت کیساتھ تجویز ثانی نامنظور

تجویز ثانی صیغۂ مال

تجویز ثانی خواہ بوکالت

کھنڈ پا ....

بنام

جیوراج .... **طرفثانی بوکالت**

تجویز ثانی میں اس عذر پر بھی غور کیا جانا اور صوبہ داری کے وجوہ پر کافی غور نہیں ہوا۔ تجویز ثانی میں اصول انصاف کو زیر غور رکھا جانا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) محکمۂ ہذا نے جب پہلی تجویز صادر کی تھی جس کی ناراضی سے یہ تجویز ثانی داخل کی گئی ہے اُس وقت وہ احکام پیش نظر نہ تھے۔ جن کے بموجب محکمۂ صوبہ داری نے مدیون کو مہلت دی تھی ورنہ محکمۂ صوبہ داری کی تجویز کو بحال رکھا جاتا۔

(۲) صرف دو سو روپیہ کی ڈگری میں تین ہزار کی اراضی کو نیلام کرانا اقتضائے انصاف کے خلاف ہے لیکن تجویز ثانی بھی ایسے عذر پر غور کیا جانا چاہئے۔

واقعات یہ ہیں کہ جیوراج مارواڑی ساکن عثمان آباد نے بمقابلہ کھنڈ پا پٹہ دار مرافعہ عدالت ضلع عثمان آباد سے ایک ڈگری رقمی (...) حاصل کیا اور زر ڈگری کے ایفاء میں مدیون کا لاؤنی نمبر (۸۰) موازی (...) محاصلی (...) عدالت سے قرق کرا دیا۔ ڈگری کے منجملہ حکمنامہ رقمی (...) عدالت سے بغرض نیلام نمبر مذکور سررشتہ مال ضلع میں وصول ہوا اور تحت گشتی نشان (۱۶) بابتہ ۱۳۴۹ف سررشتہ مال میں نیلامی کارروائی طے ہو کر محکمۂ مجاز سے نیلام کی اجازت حاصل کی گئی تحصیل نے حسب ضابطہ نمبر مذکور کو نیلام کیا اور برقم (...) سداسیورام کے نام دوبارہ ختم کر کے سہ بارہ کی منظوری کے لئے ضلع میں تحریک کی اور ضلع سے ذریعہ مراسلہ (۲۸۷) مورخہ ۱۴ اسفندار ۱۳۵۰ف سہ بارہ کی منظوری دی گئی۔

اس کے بعد مدیون ڈگری نے نیلام کو بے ضابطہ ہونے کا اظہار کر کے ذریعہ درخواست مکرر نیلام کی استدعا کی اس کے علاوہ مسمی ہیرا چند ساہو نے متعلقہ اراضی کا نمبردار ہونے سے باظہار حق شفعہ زرثمن داخل کرنے آمادگی ظاہر کر کے نیلام اپنے نام منظور کرنے کی استدعا کی اور پھر مکرر درخواست کے ذریعہ (...) اضافہ کے ساتھ اپنا سوال قبول کرنے اور دوبارہ ہراج کرنے کی خواہش کی۔ ضلع نے بربناء درخواست ناصرہ دوبارہ ہراج کرنے کی ہدایت کے ساتھ کارروائی تحصیل کو واپس کی اور مدیون ڈگری نے بھی مکرر نیلام کے لئے درخواست پیش کی۔

تجویز ثانی بناراضی فیصلہ محکمۂ ہذا مورخہ ۲۳ شہریور ۱۳۵۲ف۔

کھنڈ پا
بنام
جیوراج

"تحصیل نے بر بنار درخواست مشتری ضلع کو جواب دیا کہ بوقت نیلام خواہشمند موجود تھے مشتری نیلام کی درخواست میں نیلام کو قطعی ظاہر کیا گیا تھا مگر ضلع نے مکرر ہراج کی تجویز قائم رکھا - اس نوبت کارروائی پر مدیون ڈگری نے تحصیل میں استدعا کی کہ بجائے نیلام اراضی کے ایفاء ڈگری میں اقساط مقرر کئے جائیں - چنانچہ تحصیلدار صاحب نے ڈگریدار مشتری نیلام کے عذرات سماعت کرلے کے بعد ذریعہ تجویز مورخہ ۱۲ ار تیر ۱۳۵۰ف باظہار واقعات یہ رائے قائم کی کہ مدیون کو کم از کم تین سال کی مہلت دیجانی چاہیے "

رائے تحصیل بغرض منظوری ضلع میں روانہ کی گئی تو ضلع سے ذریعہ مراسلہ نشان (۹۹۸) مورخہ ۹ امرداد ۱۳۵۰ف یہ جواب دیا گیا "نیلام اراضی کی نوبت پر اقساط کی کارروائی درست نہیں ہے نیلام کی تکمیل کی جائے "

اس تحریک ضلع کی ناراضی سے کھنڈ پا مدیون نے بمقابلہ ڈگریدار محکمہ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو جناب صوبہ دار صاحب نے بدیں صراحت مرافعہ نامنظور فرمایا کہ اقساط بندی کی استدعا کو ضلع نے جو نامنظور فرمایا ہے وہ صحیح اصول کے تحت ہے - البتہ بصیغۂ تعمیل مدیون کے ساتھ یہ رعایت ہوسکتی ہے کہ مدیون کو سہ ماہ کی مہلت دیجائے کہ وہ اس عرصہ میں اپنی اراضی کا ایک حصہ فروخت کرکے زر ڈگری کی ادائی بتوسط ضلع یا تحصیل کرے اگر عرصۂ سہ ماہ میں زر ڈگری کی سبیل نہ ہو تو جناب صاحب ضلع اپنے صوابدید سے مدیون کی اراضی کے اس قدر حصہ کے نیلام کے لئے احکام جاری فرمائیں جس سے زر ڈگری کی ادائی ہوجائے - اس عمل سے ایک طرف ڈگریدار کو اسکی رقم ملجائیگی اور دوسری طرف مدیون اور اس کے متعلقین کا ذریعہ معاش بالکل مسدود نہیں ہوگا حسب تعمیل کیجائے "

اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے محکمہ ہذا میں مرافعہ پیش ہونے پر بتاریخ ۲۷ر شہریور ۱۳۵۲ف حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا گیا -

" مباحث سماعت کئے ایسی عدالتی ڈگری مدیون کی تعمیل جو قانون انسداد انتقال زرعی کے بموجب محفوظ طبقات کے کاشتکاروں پر مؤثر نہ ہوں گشتی نشان (۱۲) ۱۳۳۰ف کے بموجب ہونی چاہیے - اس گشتی کی رو سے زیادہ سے زیادہ مدت ادائی چھ ماہ کی ہوسکتی ہے ورنہ بہ تعمیل ڈگری عدالتی اراضی کا نیلام لازمی ہے اور سررشتۂ مال کے عہدہ داروں کو اس میں کوئی ایسا صوابدید حاصل نہیں کہ کارروائی کو طوالت میں ڈالدیں کارروائی ہذا میں کوئی ایسی بے ضابطگی نہیں ہوئی ہے جس کی وجہ سے سند نیلامی معطیہ اول تعلقدار صاحب کو کالعدم قرار دیا جاسکے - مدیون ڈگری کو جو ڈگری کے اندراجات کے بموجب قوم بقال پیشہ بیوپاری ہے انسداد انتقال زرعی سے کسی قسم کا فائدہ نہیں پہونچ سکتا - لہذا مرافعہ ترمیماً منظور کیا جاتا ہے - سند نیلام کے اجراء ہوجانے کے بعد

کھنڈ یا
بنام
بیوراج

اب اس سند کے منسوخ کرنے کی جبتک وجہ نہایت قوی نہ ہو۔ شلاً سازش یا غلطی لاعلمی فریق نیلام نہ تو ملتوی ہو سکتا ہے اور نہ اب اس کا کوئی موقع ہے بذریعہ اقساط وصولی رقم کی کارروائی کی جائے۔

فیصلہ محکمۂ ہذا مورخہ ۲۷ رشہریور ۱۳۵۲ف کی ناراضی سے تجویز ثانی پیش ہوئی جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں

عذرات

(۱) یہ کہ عدالت دیوانی ضلع عثمان آباد سے صرف مبلغ (ملکہ مدلہ) روپیہ سکۂ عثمانیہ کی حد تک کارروائی تعمیل ڈگری محکمۂ مال میں منتقل ہوئی تھی اور سائل نے حسب احکام مندرجہ گشتی (۱٦) سنہ ۱۳۳۰ف اقساط کے لئے استدعا کی تھی جس کو محکمۂ صوبہ داری نے نامنظور فرمایا تھا اور اس کی ناراضی سے محکمۂ والا میں سائل نے بغرض حصول اقساط مرافعہ پیش کیا تھا جو اس تصور میں نامنظور کیا گیا کہ اب کوئی موقع اقساط کے تقرر کا نہیں ہے۔ لیکن محکمۂ والا کے قطعی تصفیہ کے قبل نیلام اراضیات صحیح نہیں ہو سکتا تھا۔

(۲) یہ کہ جناب تعلقدار صاحب ضلع نے دخلدہانی کا حکم صادر فرماتے ہوئے یکم امرداد ۱۳۵۱ف تک کارروائی زرڈگری کے لئے آخری مہلت دی تھی اور تحصیل کو ہدایت کی تھی کہ یکم امرداد تک رقم ڈگری داخل نہ ہو تو اراضی پر ہراج گیرندہ کا قبضہ کرا دیا جائے۔ چنانچہ بذریعۂ آخر سائل کی جانب سے مقررہ تاریخ یکم امرداد ۱۳۵۲ف پر بذریعہ تکارام صاحب وکیل کامل رقم ڈگری (للکہ ہولہ) تحصیل عثمان آباد میں داخل کر دئے گئے اور اس طرح کامل زرڈگری بیباق ہو کر نیلام قابل تنسیخ ہو چکا تھا۔ لیکن بد قسمتی سے وکیل صاحب سائل نے شاید بوجہ عدم موجودگی مثل تحصیل اس جانب توجہ نہیں دلا سکے جس سے سائل کی سخت حق تلفی ہے۔

(۳) یہ کہ باوجود کامل بیباقی زرڈگری کے بھی اگر سائل اپنے ذریعہ معاش یعنی اراضی زیر بحث سے محروم کر دیا جائے تو سخت ناانصافی کا باعث ہوگا۔ (نقل اندراج تحصیل تحت ادائی زرڈگری منسلک ہذا ہے)۔

(۴) یہ کہ اگر رسید ادائی رقم اور حکم ضلع بوقت تجویز اجلاس عالی کے پیش نظر ہوتے تو یقیناً تجویز ثانی صادر نہ ہوتی اور جب زرڈگری بیباق ہو چکا تو پھر نیلام اور قبضہ دہانی کی کارروائی کالعدم ہو جاتی ہے۔

(۵) یہ کہ نیلام کی کارروائی میں بھی متعدد بیضابطگیاں ہوئی ہیں نہ باضابطہ اشتہار نیلام اجرا ہوا نہ خواہشمندوں کو اطلاع ہوئی جس کے باعث کثیر المالیت اراضی بہت ہی کم قیمت میں ہراج ہو گئی۔ ان تمام حالات میں تمام کارروائی ہراج لائق تنسیخ ہے اور فریق ثانی دخل پانیکا مستحق نہیں ہے۔

(٦) یہ کہ موجودہ احکام کی بھی غرض یہ ہے کہ حتی الامکان زراعت پیشہ اشخاص کی اراضیات کو قرضہ جات

گمنڈپا بنام جیوراج

میں نیلام ہونے سے روکا جائے ۔ لیکن کارروائی ہذا میں زر ڈگری داخل تحصیل ہونے پر بھی نیلام برقرار رکھا گیا جو کسی طرح صحیح نہیں ہے ۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری تجویز ثانی تجویز عالی مورخہ ۲۴ شہریور ۱۳۵۲ف منسوخ فرماکر بوجہ اس کے کہ کامل زر ڈگری اندرون مدت مسلیہ تعلقداری بیباق ہوچکا ہے ہراج کو منسوخ فرمایا جائے اور کارروائی قبضہ دہانی کو ختم فرمایا جائے، تو موجب معدلت ہوگا ۔ ہنوز ڈگری دار کو قبضہ نہیں ملا ۔

حکم عالیجناب مولوی محمد امیر علیخاں صاحب و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال

تمہید ۔ ۵ شہریور ۱۳۵۵ف فریقین کا لشا حاضرہ مباحث کی سماعت کی گئی ۔ منجانب طرفثانی سب سے اول یہ عذر پیش کیا گیا کہ تجویز ثانی ہذا کو بیرون میعاد پیش کیا گیا اور لائق وکیل صاحب طرفثانی نے اپنی بحث کی تائید میں نظیر مندرجہ نظائر مال جلد (۵) ص ۴۹۵ کا حوالہ پیش کیا ۔ اس کے جواب میں لائق وکیل صاحب تجویز ثانی خواہ نے مضمون حلفنامہ پیشکردہ تجویز ثانی خواہ پر استدلال کیا اور بیان کیا کہ تاریخ اطلاع فیصلہ محکمہ ہذا سے اندرون سہ ماہ درخواست تجویز ثانی پیش کی گئی جس کو محکمہ ہذا نے نمبر پر لے لیا ۔ محکمہ ہذا کے فیصلہ مورخہ ۲۴ شہریور ۱۳۵۲ف کی اطلاع تجویز ثانی خواہ کو اس لئے نہ ہوسکی اس کے وکیل پنڈت وشنو ناتھ راؤ صاحب کا انتقال ہوگیا ۔ لیکن تجویز ثانی خواہ نے بے نتیجہ متوفی وکیل صاحب کے نام خطوط روانہ کرتے رہے ۔ بالآخر اس نے اپنی طرف سے ایک شخص مسمی بابوراؤ کو ضلع عثمان آباد سے روانہ کرکے وشنو ناتھ راؤ صاحب متوفی کے شریک کار سے مقدمہ ہذا کے متعلق معلومات حاصل کئے ۔ تجویز ثانی خواہ کے جو عذرات معقول ہیں اُن کو مسترد نہیں کیا جاسکتا ۔ اس لئے ان حالات کے تحت درخواست تجویز ثانی کو اندرون میعاد قرار دیا جاتا ہے اس کے بعد فریقین کے مباحث جو نفس مقدمہ سے متعلق ہیں ان پہ غور کیا گیا ۔

عدالت دیوانی ضلع عثمان آباد نے بحق جیوراج طرفثانی بمقابلہ تجویز ثانی خواہ مبلغ ([illegible]) کی ڈگری صادر کی تھی ۔ لیکن زر ڈگری کے منجملہ جناب اول تعلقدار صاحب ضلع عثمان آباد کی خدمت میں بغرض تعمیل مبلغ ([illegible]) کی ڈگری ارسال کی ۔ گویا اس کا مقصد یہ ہوا کہ بصیغہ مال جو ڈگری منتقل ہوئی وہ ([illegible]) کی تھی اور سررشتہ مال کو چاہئے تھا کہ بپابندی احکام اسی قدر زر ڈگری کے ایفاء کا انتظام کرتا لیکن تحصیل عثمان آباد نے مدیون ڈگری کی اراضی سروے نمبر (۸۰) موقوعہ دیولالی ضلع عثمان آباد کا نیلام مبلغ ([illegible]) پر بحق سدا شیو راؤ کیا ۔ محکمہ ضلع نے اس نیلام کو بے ضابطہ قرار دیکر کارروائی ہراج کے لئے بذریعہ مراسلہ نشان (۲۳۷) مورخہ ۱۲ فروردی ۱۳۵۴ف تحصیل کو ایماء کیا اور مدیون کی استدعا جو تقرر اقساط سے متعلق تھی اس کو نامنظور فرمادیا ۔

گستڈیا
بنام
جیوراج

مشتری مذکور نے ضلع کی اس تجویز کو قبول کر لیا۔ لیکن مدیون نے بصیغۂ مرافعہ چارہ کار اختیار کیا۔ محکمۂ صوبہ داری سے بذریعہ مراسلہ نشان (۹۰۶) مورخۂ ۱۲ امرآبان ۱۳۵۰ف حکم التواء جاری ہوا۔ لیکن اس سے قبل محکمۂ صوبہ داری نے نیلام اراضی کی کارروائی کو مکمل کر لیا۔ اس کے باوجود محکمۂ ضلع کو چاہئے تھا کہ محکمۂ صوبہ داری سے احکام التواء وصول ہونے کے بعد عطاء سند نیلام کی جو کارروائی کی گئی اُس کو ملتوی کر دیا جاتا تاکہ ضلع کی اس کارروائی سے مدیون کے حقوق متاثر نہیں ہوتے۔ اس لئے کہ محکمۂ ضلع نے دوران مرافعہ صوبہ داری میں جس کارروائی کی تکمیل کی ہے وہ سب محکمۂ مرافعہ کی تجویز کے تابع رہے گی اور بصورت منظوری مرافعہ کارروائی ضلع خود بخود کالعدم ہو جاتی ہے۔ نفس مقدمہ میں محکمۂ صوبہ داری نے مدیون کو ادائی زر ڈگری کے لئے ۳ ماہ کی جو مہلت دی تھی دفعہ (۱۷۴) قانون مالگزاری کے تحت قاعدہ نمبر (۶) کے مطابق ہے۔ محکمۂ صوبہ داری نے یہ بھی ایما کیا تھا کہ اگر اندرون مہلت معطیہ مدیون کی طرف سے زر ڈگری کی ادائی نہ ہو تو کارروائی نیلام میں بھی مدیون کو ادائی زر ڈگری کا استحقاق حاصل ہے۔ مدیون ڈگری کا لینے یکم امرداد ۱۳۵۱ف کو زر ڈگری ادا کر دیا ہے۔ اس لئے اب بصیغۂ تعمیل مدیون کی اراضی کے نیلام کی ضرورت بھی باقی نہ رہی۔ محکمۂ ہذا نے بتاریخ ۲۴ شہریور ۱۳۵۲ف جو تجویز صادر کی تھی اُس وقت وہ احکام پیش نظر نہ تھے۔ جن کے بموجب محکمۂ صوبہ داری نے مدیون کو مہلت دی تھی ورنہ محکمۂ صوبہ داری کی تجویز کو بحال رکھا جاتا۔ علاوہ ازیں یہ امر بھی لائق غور ہے کہ مبلغ (۱۰۷۰/۴/۳) کی ڈگری کی تعمیل میں مدیون کی با اراضی قیمتی (صہ ...) کا نیلام اقتضائے انصاف کے مغائر ہے۔ بہر کیف یہ اس قدر کافی وجہ ہے کہ انصاف رسانی کے لئے تجویز ثانی منظور۔

مرافعہ صیغۂ مال

نشان مسل ۱۱۷/۸۶ سنہ ۱۳۵۱ف
نشان فیصلہ ۲۸۹
فیصلہ ۲۹
امرداد ۱۳۵۵ف

راگھویندر راؤ .... مرافع بوکالت

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ بوکالت

جوابدہی کا موقع دیئے جانا لازم۔

تجویز ہوئی کہ انصاف کا اقتضاء ہے کہ کسی شخص کو اُس کی جوابدہی سے قبل سزا نہ دیجائے اس لئے مناسب ہوگا کہ بمقابلہ مرافعہ گذار مکمل انتظامی تحقیقات کی جائے اور اُس کو جوابدہی کا موقع دیا جائے۔

واقعات۔ یہ کارروائی علحدگی مالی پٹیل بضمن وصول رقم غلہ لیوی سے متعلق ہے۔ واقعات یہ ہیں کہ غلہ لیوی

مرافعہ بناراضی تجویز مولوی محمد عبد الحمید خاں صاحب صوبہ دار صوبہ گلبرگہ شریف۔

راگھو بیندر راؤ
بنام
سرکار عالی

محریف ۱۳۵۳ف کی وصولی کے ضمن میں مالی ٹپیل اور پٹواری موضع وڑگیرہ کی بے اعتدالیوں کی نسبت تحصیلدار صاحب تعلقہ شاہ پور نے مقامی دریافت و جانچ کے بعد ۲۸ رار دی بہشت ۱۳۵۳ف یہ تجویز کی کہ "بمقام وڑگیرہ مالی ٹپیل بنپا وڑگیرہ بضمن فراہمی غلہ خریف ۱۳۵۳ف کی موقعی جانچ کی گئی۔ بیانات حلفی قلمبند کئے گئے۔ بلحاظ روئداد یہ امر واضح ہے کہ پٹواری نے ملازم رکھ کر بلا اجازت تحصیل گھر میں بٹھا رکھا اور مالی ٹپیل بنپا نے اولاً وصولی نقد رقم سے ٹال مٹول کر کے ختم تحقیقات کے نوبت پر اقبال کیا کہ مبلغ (الـ...) سکہ کلدار اس نے جمع کی ہے اور اس رقم کو اندرون ہفتہ داخل خزانہ تحصیل کرتا ہوں۔ بمصالح انتظامی و حالات مقامی ہر دو پٹواری اور مالی ٹپیل کو خدمات سے علٰحدہ کیا جاتا ہے بالظہار واقعات صدر سے توثیق کرالی جائے اور رقم وصول شدہ و اقبال شدہ مالی ٹپیل کے متعلق عالیہ ضلع سے استصواب کرالیا جائے کہ آیا یہ رقم بحق سرکار جمع کی جائے یا جن آسامیوں سے وصول کی گئی ہے انہیں واپس باخذ رسید کیا جائے۔ رقم مالی ٹپیل بنپا کی طرف سے اندرون ہفتہ داخل ہونے پر بمد کھاتہ امانت مال تحت ضابطہ جمع کی جاتی ہے اور حسب تصفیہ عالیہ ضلع عمل ہو تو اگر اندرون ہفتہ رقم بموجب اقرارنامہ پیشکردہ بنپا مالی ٹپیل مورخہ ۷ رار دی بہشت ۱۳۵۳ف داخل خزانہ سرکار نہ ہو تو سپرد فوجداری کر کے عالیہ ضلع میں تحریک کی جائے۔

اس تجویز کی منظوری کے لئے تحصیل نے ذریعہ مراسلہ نشان (۵۰۰) مورخہ ۲۹ رخورداد ۱۳۵۳ف محکمۂ ضلع میں یہ تحریک کی کہ پٹواری کی علٰحدگی کی توثیق فرمائی جائے اس لئے کہ یہ پٹہ دار ہے اور رقم مجتمع کے متعلق بھی ایما فرمایا جائے کہ آیا وہ رقم رعایا کو واپس دلائی جائے یا غلہ لیوی میں مجرا کی جائے۔ مالی ٹپیل بنپا کے رقم جمع خزانہ کرنے پر اس رقم کو کھاتہ امانت میں جمع کیا گیا۔

اس تحریک کے علاوہ رعایا موضع وڑگیرہ نے بھی مالی ٹپیل بنپا کی شکایت کرتے ہوئے رقم مجتمعہ کی واپسی کی استدعا کی اور مالی ٹپیل کی برطرفی کی خواہش ظاہر کی محکمۂ ضلع سے بذریعہ مراسلہ نشان (۴۹۵) مورخہ یکم مہر ۱۳۵۳ف تحصیل کو حکم دیا گیا کہ :-

"حسب تحریک آں دفتر پٹواری کی توثیق کی جاتی ہے اور مالی ٹپیل کے متعلق اس کی صراحت بھی کی جاتی ہے کہ وہ مکرر مامور نہیں ہو سکتا ناجائز وصول شدہ رقم بدیں صورت واپس کی جا سکتی ہے کہ رعایا کے ذمہ مطالبہ سرکار نہ ہو"

بنا راضی تجویز محکمۂ ضلع راگھو بیندر راؤ پٹواری نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو جناب صوبہ دار صاحب نے تجویز ضلع سے اتفاق فرماتے ہوئے مرافعہ نامنظور فرمایا۔

بنا راضی تجویز محکمۂ صوبہ داری راگھو بیندر راؤ پٹواری نے محکمۂ ہذا میں مرافعہ پیش کیا ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں

راگھویندر
بنام
سرکار عالی

عذرات

(۱) رپورٹ گرداور صاحب کے بنا پر کارروائی آغاز ہوئی۔ گرداور صاحب مقامی حالات اور سائل کے سخت بیماری کے متعلق تفصیلی رپورٹ دئے ہیں باوجود اس کے بیماری کا کوئی ثبوت نہ ہونا تحریر فرماتے ہوئے علیحدگی کا حکم صادر فرمانا غیر صحیح ہے۔

(۲) گرداور صاحب کی رپورٹ میں مدعا یا دے کوئی شکایت سائل کے مقابلہ میں ہے جس کے جانب کافی غور نہیں فرمایا گیا۔

(۳) سائل سخت علیل تھا اور بغرض رخصت درخواست محکمۂ تحصیل میں روانہ کیا تھا باوجود اس کے بلا اخذ جواب سائل کو اپنے موروثی خدمت سے علیحدہ فرمانا خلاف ضابطہ ہے۔

(۴) سائل پر نہ کوئی الزام ہے اور نہ ثابت کیا گیا۔ بلاوجہ محض قیاس سے خدمت سے علیحدہ فرمانا صحیح نہیں ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری مرافعہ بہ تنسیخ فیصلہ زیر اپیل سائل کو اپنے خدمت پر بحال فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب مولوی محمد امیر علیخان صاحب و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال۔

تمہید۔ ۲۹۔ امرداد ۱۳۵۵ف مرافعہ گذار دکالتاً حاضر۔ وکیل سرکار بجانب مرافعہ علیہ حاضر۔ مباحث کی سماعت کی گئی۔ محکمۂ ابتدائی نے صرف مقدم مالی ہنپا کے مقابلہ میں تحقیقات کی ہے۔ لیکن مسمی مذکور کے ساتھ راگھویندر راؤ پٹواری کو بھی خدمت سے برطرف کر دیا ہے۔ انصاف کا اقتضا یہ ہے کہ کسی شخص کو اس کی جوابدہی سے قبل سزا نہ دیجائے۔ مناسب ہوگا کہ بمقابلہ مرافعہ گذار مکمل انتظامی تحقیقات کی جائے اور اس کو جوابدہی کا موقع دیا جائے چونکہ ہنپا کے الزام کی نوعیت سنگین ہے۔ اس لئے دوران تحقیقات میں مرافعہ گذار کو معطل رکھا جا کے تکمیل تحقیقات کے بعد محکمۂ مجاز اپنے صوابدید سے مجدداً تجویز صادر کرے۔ اس لحاظ سے مرافعہ تر میماً منظور

نگرانی صیغۂ مال

چاند صاحب وغیرہ .... نگرانی خواہاں بوکالت
بنام
محمد اسمٰعیل وغیرہ .... طرفثانیاں بوکالت

مرافعہ ۱۳۵۲ف
نشان مثل ۲۹
نشان فیصلہ
منفصلہ ۲۵
آذر ۱۳۵۵ف

التوائے تعمیل کے حکم کو مرافعہ برخاست نہ کرنا چاہئے۔

تجویز ہوئی کہ (۱) قائمقامی کی کارروائی کے سلسلہ میں منجانب مرافع شہادت پیش نہ کیے جائینگی

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی عبدالحمید خاں صاحب صوبہ دار گلبرگہ شریف مورخہ ۲۹ مہر ۱۳۵۵ف۔

چاند صاحب بنام محمد اسمٰعیل

صورت میں حکم التواء کا برخاست کیا جانا صحیح نہیں ہے تا تصفیہ مرافعہ حکم التواء اگر سابق میں دیا گیا ہو تو اُس کو قائم رکھتے ہوئے کارروائی کی جانی چاہیئے ۔ (مقدمہ ہذا میں قائمقامی کی نسبت شہادت پیش کرنے کے لئے موقع تو دیا گیا تھا مگر ساتھ ہی سرزاءً حکم التواء کو برخاست کیا گیا جس کو غیر صحیح قرار دیا گیا ہے)۔

واقعات۔ بمحکمۂ صوبہ داری گلبرگہ شریف سے مورخۂ ۲۹ رتیر سنہ ۱۳۵۴ف کو یہ تجویز صادر ہوئی کہ فریقین نے حلفنامے پیش کئے ہیں جس سے ایک دوسرے کی تردید ہوتی ہے ۔پس فریقین کو چاہیئے کہ وہ ثبوت و تردید پیش کریں تاکہ موازنۂ شہادت کیا جاکر نتیجہ اخذ کیا جائے ۔وکیل مرافعہ علیہ کا بیان ہے کہ مرافع نے حکم التواء حاصل کر کے اب مقدمہ کو اس طرح طوالت دیرہا ہے ۔بظاہر طرز عمل سے ایسا پایا جاتا ہے کہ مرافع نے اپنے مقصد کے حصول میں ایسا طریقہ عمل اختیار کیا ہے ۔پس ایک موقع شہادت کے لئے دیا جاتا ہے اور حکم التواء جو دیا گیا تھا تا قلمبندی شہادت وہ برخاست کیا جاتا ہے ۔شہادت کے قلمبند ہونے کے بعد حکم التواء پر مکرر غور ہوسکیگا ۔ مرافع اگر حکم التواء کو برقرار رکھنا چاہتا ہے تو بہتر یہی ہے کہ جلد سے جلد شہادت پیش کر کے عدالت کو مطمئن کردے پس تا قلمبندی شہادت فریقین جو حکم التواء دیا گیا ہے وہ برخاست کیا جاتا ہے ۔

بناراضی تجویز صوبہ داری محکمۂ ہذا میں منجانب چاند صاحب بعذرات ذیل نگرانی پیش ہوئی ہے ۔

عذرات

(۱) یہ کہ سائلین کے خلاف یہ الزام کہ مقدمہ کو سائلین خواہ مخواہ طوالت میں ڈال رہے ہیں صحیح نہیں ہے ۔ ضلع میں فیصلہ بتاریخ ۲۹ ردے سنہ ۱۳۵۴ف صادر فرمایا گیا تھا ۔جس کے خلاف صوبہ داری میں مرافعہ بتاریخ ۱۸ ر بہمن سنہ ۱۳۵۴ف داخل کردیا گیا اور مرافعہ علیہ (۲) کے فوت ہونے کی اطلاع وصول ہوتے ہی بتاریخ ۱۹ ر اسفندار سنہ ۱۳۵۴ف درخواست قائمقامی پیش کردی گئی ۔

(۲) یہ کہ ۲۵ ر خورداد سنہ ۱۳۵۴ف کی پیشی پر بوا جہ وکیل صاحب نگرانی علیہم ۲۵ ر شہریور سنہ ۱۳۵۴ف آئندہ تاریخ پیشی مقرر کی گئی تھی ۔پھر بعد میں بشکست تاریخ ۲۹ ر تیر سنہ ۱۳۵۴ف کیوں تاریخ پیشی مقرر کی گئی ۔صرف اس بنار پر سمجھ میں آسکتا ہے کہ نگرانی علیہم سائلین کی قیمتی فصل ایستادہ پر قبضہ حاصل کرنا چاہتے تھے ۔

(۳) یہ کہ اراضی متنازعہ پر اس وقت سائلین کے گئے وغیرہ کی پیک قد آدم سے اونچی ایستادہ ہے اور اس کی قیمت اس وقت تقریباً پانچہزار روپیہ ہے ۔

چاند صاحب
بنام
محمد اسمٰعیل

(۴) یہ کہ صوبہ داری سے التواء کی برخاستگی کا حکم حاصل کرنے کے بعد نگرانی علیہم نے بتاریخ یکم امرداد ۱۳۵۴ف سائلین کی پیک پر قبضہ حاصل کرلیا جو سراسر خلاف قانون ہے۔ واقعات کے متعلق علفنامہ منسلک ہذا کیا جاتا ہے۔

(۵) یہ کہ دیگر عذرات بر وقت سماعت بحث پیش کئے جائیں گے۔ لہذا استدعا ہے کہ سرکار فیصلہ تحت منسوخ اور نگرانی ہذا منظور فرماکر حکم التواء مصدرہ صوبہ داری گلبرگہ شریف قائم رکھیں تو عین معدلت گستری ہوگی۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال۔

تمہید۔ مثل پیش ہوئی۔ مباحث وکلاء صاحبان فریقین سماعت ہوئے۔ نوبت کارروائی یہ معلوم ہوتی ہے کہ محکمۂ صوبہ داری میں جو مرافعہ علیہم تھے اُن کے منجملہ ایک شخص فوت ہوگیا تھا۔ اُس کے قائمقامی کی کارروائی میں یہ سوال پیدا ہوا کہ مدت ششماہ تاریخ فوتی سے منقضی ہونے کے بعد درخواست پیش کی گئی جس کے ثبوت کے لئے نگرانیخواہ کو موقع صوبہ داری میں دیا گیا۔ لیکن اسفندار ۱۳۵۴ف سے تیر ۱۳۵۵ف تک کوئی شہادت منجانب نگرانی خواہ پیش نہ ہونے سے مزید ایک موقعہ تقدیم شہادت کا دیتے ہوئے جو حکم التوائے مقدمہ کی نوبت ابتدائی پر صوبہ داری نے دیا تھا اُس کو برخاست کردیا۔ اس کی ناراضی سے یہ نگرانی پیش ہوئی ہے اور درخواست قائمقامی کی تکمیل کی بھی استدعا ہے یہاں نگرانی میں یہ بھی عذر کیا جارہا ہے کہ صوبہ داری نے جو حکم التواء برخاست کردیا ہے اس سے یہ ہوگا کہ اراضی مرہونہ سے نگرانی خواہ زررہن کی ادائی سے قبل بیدخل ہوجائے گا۔

چونکہ خود محکمۂ صوبہ داری میں قائمقامی کا مسئلہ زیر تصفیہ ہے۔ اس لئے اس جز کی تکمیل نگرانی خواہ کو اُسی محکمہ میں کرانا چاہیئے۔ البتہ تا تصفیہ اپیل محکمۂ صوبہ داری نے جو حکم التواء دیا تھا اُس کا برقرار رکھا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ نفس مقدمہ میں کوئی پیچیدگی واقع نہ ہو۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی حسب صراحت ترمیماً منظور۔

نگرانی صیغہ مال

۱۳۵۳ف
نشان مثل ۸۶

رامَاسوامی　　　نگرانی خواہ بوکالت

بنام

داسوگا　　　طرفثانی بوکالت

بلوتہ داران کی تبنیت کی منظوری۔ ورانت کی کارروائی میں تبنیت کی منظوری۔

نگرانی بنا راضی تجویز مسٹر ایرج شاہ صاحب چینائی صوبہ دار صوبۂ میدک۔

راماسوامی
بنام
داسوگا

تجویز ہوئی کہ (۱) گشتی نشان (۷) بابتہ سنہ ۱۲۹۶ف کے مد نظر بلوتہ داروں کے تبنیت کا اختیار تحصیلدار صاحب کو حاصل ہے۔

(۲) ایک برٹے ہندو خاندان میں جس طرح کہ مراسم تبنیت انجام پاتے ہیں۔ اسی طرح مجاموں کے خاندان میں مراسم نہیں پاتے کیونکہ وہ شودر ہوتے ہیں۔ (۳) اسمیں شک نہیں کہ ایک بلوتہ دار کو بھی تبنیت کی اجازت لینی چاہیئے تھی۔ مگر جبکہ ایک زمانہ دراز تک متوفی نے درخواستگزار کو بطور متبنیٰ کے رکھا تو ایسی صورت میں اب تکمیل ضابطہ کے لئے اُس کی منظوری دیجاسکتی ہے۔

واقعات۔ یہ کارروائی وراثت وطن انعام چوتھائی بلوتہ کی ہے جو سال سنہ ۱۳۱۱ف سے دوران ہے راماسوامی حجام کے نام حاجی پور وغیرہ (۷) مواضعات میں انعام بلوتہ بحال تھا۔ امثلہ کے لحاظ سے ظاہر ہے کہ راما حجام لا ولد فوت ہوا تو متوفی کی زوجہ لچھما نے داسوگا حجام کو متبنیٰ لیا۔ من بعد داسوگا حجام کے ظلم و زیادتی سے مجبور ہو کر اپنے بھائی کے بیٹے بالیگا کو متبنیٰ لینے کی درخواست پیش کر کے اپنا بیان بھی قلمبند کرایا۔ اس کے بعد داسوگا حجام متبنیٰ اولی نے مرافعہ پیش کیا اور بالیگا نے بھی مرافعہ کیا سلسلہ بسلسلہ یہ کارروائی محکمہ سرکار میں دو مرتبہ بصیغہ نگرانی رجوع ہوئی۔ بالآخر محکمہ سرکار سے ذریعہ فیصلہ نشان (۹) مورخہ ۲۴ دی ۱۳۴۷ف یہ ہدایت فرمائی گئی کہ "درخواست منتقلی وطن بحق داسوگا کالعدم کی جاکر کارروائی وراثت وطن آغاز کی جائے۔ فریقین کو اپنی حقیت وراثت ثابت کرلنے کے لئے موقع دیا جائے"۔

بتعمیل فیصلہ محکمہ سرکار مندرجہ فیصلہ نشان (۹) پر تحقیقات عمل میں آئی۔ تحصیلدار صاحب امبیٹہ نے باظہار واقعات ذریعہ مراسلہ (۵۸۴) مورخہ ۲۲ امرداد ۱۳۵۱ف ڈویژن میں یہ تحریک کی کہ "گواہوں کے بیانات سے یہ واضح ہے کہ لچھما نے داسوگا کو بحیثیت متبنیٰ لائی تھی جس کی تبنیت منظورہ سرکار نہ تھی اور نہ وہ لچھما متوفیہ کا کوئی قرابتدار تھا اور نہ قابض جائداد رہا۔ بالیگا لچھما کے بھائی کا بیٹا ہے اس کو اس نے متبنیٰ لیا تھا۔ وطن پر قابض کرنے کی درخواست ۲۵ شہریور سنہ ۱۳۱۶ف کو پیش کی اور من بعد بیان بھی قلمبند کرایا۔ بالیگا کے فوت ہونے کے بعد اس کا بیٹا راماسوامی فرزند کلاں بحیثیت قائمقام جملہ جائداد پر قابض ہے اور بموجب حکم سرکار دفتر دیہی کے نام سابق میں حکم اجرا ہو کر تا تاریخ فیصلہ اس وقت تک بالیگا کا قائمقام قابض و متصرف رہے بلحاظ روئداد مثل و پیشکردہ درخواست لچھما و اظہار لچھما بوجہ قرابت قریبہ راماسوامی فرزند کلاں بالیگا کے نام وراثت لائق منظوری ہے"۔

ڈویژن افسر صاحب نے بھی حسب رائے تحصیل تحویل راماسوامی فرزند کلاں منظوری وراثت کی تجویز کی۔

راما سوامی
بنام
داسوگا

اس تجویز کی ناراضی سے داسوگا نے ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو جناب اول تعلقدار صاحب ضلع ورنگل نے بدیں وجہ مرافعہ منظور فرمایا کہ "جبکہ خود لچھما نے اپنی آخری عمر میں (جبکہ اُس کی عمر ۱۰۰ سال تھی) صاف طور پر یہ بتا دیا کہ اس نے داسوگا کو متبنیٰ لیا اور متبنیٰ لینے کے بعد اُس کے نام وطن منتقل کرنے کی کوشش کی تھی۔ پھر اس کو غلط باور کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے ایک چھوٹے لڑکے کو اپنے پاس رکھکر پالنا اور خود اپنی زبان سے اقرار کرنا واقعہ تبنیت کو ثابت کرتا ہے بڑے ہندوؤں کے خاندان میں مراسم تبنیت انجام پاتے ہیں اُس طرح حجاموں کے خاندان میں مراسم نہیں پاتے کیونکہ وہ شودر ہیں اس میں شک نہیں کہ تبنیت کی اجازت لی جانی چاہیئے تھی۔ مگر جبکہ ایک زمانہ تک داسوگا کو بطور متبنیٰ کے رکھا گیا تو اب تکمیل ضابطہ کے لیئے اس کی منظوری دیجا سکتی ہے۔ فریق ثانی راما سوامی لچھما کے بھائی کے بیٹے کا بیٹا ہے۔ اس لئے بموجودگی متبنیٰ اُس کا کوئی حق نہیں ہے یہ معاش ادائی خدمت کی ہے جو وارث ہوگا وہ خدمت پائیگا۔ لہذا مرافعہ منظور تجویز تحت منسوخ۔ وراثت لچھما بنام داسوگا متبنیٰ منظور۔ اراضیات بلوتہ انعام پر داسوگا کا قبضہ کرایا جائے"۔

اس تجویز ضلع کی ناراضی سے راما سوامی حجام نے مرافعہ صوبہ داری میں پیش کیا تو جناب صوبہ دار صاحب نے تجویز ضلع سے اتفاق فرماکر مرافعہ نامنظور فرمایا۔ اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے راما سوامی نے محکمۂ ہذا میں درخواست نگرانی پیش کی، جو نمبر پیش ہوگئی ہے۔ عذرات نگرانی حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) یہ کہ صوبہ دار صاحب نے صرف اسی بنا پر کہ کئی دفعہ یہ کارروائی محکمۂ سرکار تک جاکر واپس ہوگئی ہے اس لئے ضلع کی تجویز سے اتفاق کر کے مرافعہ نامنظور کیا جو سرا سر خلاف قانون وضابطہ ہے۔

(۲) یہ کہ صوبہ دار صاحب نے کوئی تجویز ہی نہیں کی ہے ایسی صورت میں یہ تجویز فیصلہ کی تعریف میں داخل نہیں ہے اور قابل منسوخ کرنے کے ہے۔

(۳) یہ کہ شہادت پیش کردہ سے مرافعہ علیہ کی تبنیت ثابت نہیں ہے۔ کوئی رسم ثابت ہوئی نہ اجازت تبنیت ثابت ہے جبتک جملہ امور ثابت نہ ہوں وراثت کسی طرح منظور نہیں ہو سکتی۔ خصوصاً جبکہ تبنیت کی منظوری سرکار سے حاصل نہ کی گئی ہو۔

(۴) یہ کہ محکمۂ مال نے وراثت کے مقدمہ میں سید عا وارث کون ہے یہ دیکھا جاتا ہے تبنیت کا ادعا ہے تو اس کو عدالت دیوانی کا چارہ کار اختیار کرنا چاہیئے۔ محکمۂ مال میں اس کی وراثت منظور نہیں ہو سکتی فیصلہ صوبہ داری خلاف قانون ہے۔

راماسوامی
بنام
داسوگا

(۵) یہ کہ خود لچھمانے اپنے بیان میں صاف بتلایا ہے کہ محض مختار گماشتہ کے طور پر مرافعہ علیہ کو رکھا تھا باوجود اس کے بلا کسی مواد کافی کے وراثت بنام مرافعہ علیہ منظور کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ فیصلہ تحت بصیغۂ نگرانی قابل منسوخی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ نگرانی منظور فرما کر فیصلہ تحت منسوخ فرمایا جائے اور وراثت بنام نگرانی خواہ منظور فرمائی جائے۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال

تمہید۔ وکلاء فریقین کی بحث سماعت کی گئی اور روئداد پر غور کیا گیا۔ جب یہ مقدمہ ضلع میں پیش ہوا تو جناب اول تعلقدار صاحب نے تبنیت ثابت ہونا قرار دیکر داسوگا کے نام وراثت کی منظوری دی ہے اور جناب صوبہ دار صاحب نے بھی بنفس مرافعہ جب یہ کارروائی صوبہ داری میں پیش ہوئی تو اول تعلقدار کے فیصلہ کو بحال کیا۔

آج ہمارے پاس نگرانی علیہ کی جانب سے وہ مواد پیش ہوا جس سے ثابت ہے کہ لچھمانے اپنی زندگی میں تحصیل سے تبنیت کی منظوری حاصل کر لی تھی اور گشتی نشان (۷) بابتہ ۱۲۹۸ف کے مدنظر بلوتہ داروں کی تبنیت کا اختیار تحصیلدار صاحب کو حاصل ہے۔ ایسی صورت میں جناب اول تعلقدار صاحب و جناب صوبہ دار صاحب نے جو تجاویز کئے ہیں اس میں کسی دست اندازی کی ضرورت نہیں ہے اور نگرانی نامنظور۔

نگرانی صیغہ مال

۱۳۵۱ف
نشان مثل ۲۹/۸۹

پانڈو ونگرادو وغیرہ .... نگرانی خواہان بوکالت
بنام
پنڈ ہری ناتھ .... طرفثانی بوکالت

غیر قابض وطندار کے حق میں معاش کی بحالی اور ورثاء کے حقوق پر اس کا اثر۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ کارروائی وراثت یا پٹہ وطن پٹواریگری میں روئداد سے یہ ثابت ہو کہ درخواستگزار شاخ کلاں سے تو ہے مگر اپنے مورثان کے قصور کے باعث ہر قسم کے ذریعہ معاش سے زمانہ دراز سے محروم ہے اور فریق ثانی بلا شرکت غیرے مستفید ہو رہا ہے تو ایسی صورت میں درخواستگزار کے حق میں بقدر نصف نشکبداری ہی قائم کی جا سکتی ہے۔

واقعات مختصر مقدمہ یہ ہیں کہ مسمی سکھارام ولد ترمبک پٹہ دار پٹواری مواضعات انبلواڑہ۔ شنوگی۔ پرگی۔ رامپوری گاؤن۔ ابراہیم پور تعلقہ گنگاپور کا بتاریخ ۵ اسفندار ۱۳۴۵ف انتقال ہوا اور عمال دیہہ موضع انبلواڑہ

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد۔

پانڈورنگ راؤ بنام پنڈھری ناتھ

کی رپورٹ فوتی کی بنا پر تحصیل گنگا پور سے اولاً اشتہار حصہ داران جاری کیا گیا۔ اس اثنا میں بتاریخ ۲۴ شہریور ۱۳۵۴ف کو مسمی پنڈھری ناتھ فرزند متوفی نے بذریعہ درخواست استدعا کی کہ مواضعات زیر بحث میں سوائے درخواستگزار کے کوئی وارث نہیں ہے۔ لہذا بعد تحقیقات مواضعات مذکور کا پٹہ اس کے نام کیا جائے اس کے بعد بتاریخ ۲۶ مہر دے ۱۳۴۶ف ایک مشترکہ درخواست صلحنامہ منجانب پنڈھری ناتھ پانڈورنگ بھیکاجی پیش کی گئی شرائط صلحنامہ حسب ذیل تھے۔

(۱) تین مواضعات انبلواڑہ بیرگی پور درامیوری کا پٹہ پٹوارگیری پنڈھری ناتھ ولد سکھارام کے نام کیا جائے۔

(۲) مواضعات ٹوکی و ابراہیم پور کا پٹہ و پٹوارگیری پانڈورنگ ولد بالاجی کے نام ہوکر صرف موضع ابراہیم پور میں بھیکاجی بالاجی کی (۸) ر شکمی قائم فرمائی جائے۔

(۳) موضع وڑگاؤں کا پٹہ پٹواری گری بھیکاجی ولد بالاجی کے نام فرمایا جائے اور یہ استدعا کی گئی کہ بموجب شرائط مندرجہ درخواست عرضیگذاران راضی ہیں۔ لہذا حسبہ کارروائی تکمیل فرمائی جائے۔ اسی درخواست پر ہرسہ درخواستگزاران نے شرائط صلح کے متعلق حلفاً اقبال و اتفاق کیا جس کی تصدیق تحصیلدار صاحب وقت نے کی ہے۔ اس درخواست کی بنا پر تحصیل سے بحوالہ صلحنامہ حسب ضابطہ اشتہار حضوری عذرداران جاری کیا گیا۔

اس کے بعد پنڈھری ناتھ نے ایک اور درخواست مورخہ ۹ امرداد ۱۳۴۶ف تحصیل میں پیش کر کے استدعا کی کہ چونکہ وہ کاروبار سرکاری اور خانگی نفع و نقصان سے واقف نہ تھا اور بھائی بند کے سکھلانے پر بوجہ کم عمری (۱۹) سالہ صلحنامہ پیش کیا ہے چونکہ آئندہ کے لئے نقصان دہ ہے اس لئے صلحنامہ منسوخ فرمایا جائے۔ اس درخواست پر حلفاً بیان کی بناء پر تصدیق کی ہے اور حسب درخواست بعد کارروائی ضابطہ تختہ جات وراثت مرتب کرنے کے احکام دئے گئے۔ پانڈورنگ و بھیکاجی ولدان بالاجی نے بھی ذریعہ درخواست مورخہ ۴ شہریور ۱۳۴۹ف یہ استدعا کی کہ درخواست تنسیخ صلحنامہ و عذرات کے ساتھ یکطرفہ پیش کی گئی ہے جو قانوناً غلط اور ناقابل پیشرفت ہے۔ اس کا تصفیہ بالمواجہ درخواستگزاران ہونا ضروری ہے ورنہ سائلان کا نقصان عظیم ہوگا معاملہ وطن کا ہے صلحنامہ پیشکردہ قابل نفاذ و قابل منسوخی ہے حسب صلحنامہ تختہ وراثت مرتب فرمایا جائے۔

دعویدار پنڈھری ناتھ کی جانب سے اس کا جواب بھی پیش کیا گیا۔ جواب الجواب کے لئے عذرداران کو دو تین مواقع دئے جاکر بالآخر ۱۲ اسفندار ۱۳۴۹ف کو حق جوابدہی ساقط کیا جاکر یہ تنقیح قائم کی گئی۔

(۱) کیا مقدمہ ہذا قابل سماعت محکمہ مال ہے؟

پانڈورنگراؤ
بنام
پنڈھری ناتھ

تحصیل نے بتاریخ ۱۳/۱۳ امرداد سنہ ۱۳۵۰ف بعد قلمبندی شہادت پیشکردہ دعویدار و بعد سماعت مباحث وکلاء فریقین حسب ذیل تجویز کی۔

"دعویدار کے وکیل صاحب نے بحوالہ نظائر مندرجہ دکن لا رپورٹ سنہ ۱۳۳۵ف جلد (۱۶) ص ۴۴ و دکن لا رپورٹ جلد (۱۸) ص ۴۰ سنہ ۱۳۳۸ف جو بحث فرمائی ہے نہ اس کی تردید عذرداران کی جانب سے کی گئی اور نہ عدالت کی نظروں میں یہ امر قابل تردید ہے کہ صلحنامہ سے جب ایک فریق منحرف ہو جائے تو سررشتہ مال اسے پابندی صلحنامہ پر مجبور نہیں کر سکتا اور اس انحراف سے جو نتائج دیگر فریقین کے حق میں مرتب ہوں ان کے اپنے حق میں اصلاح کے لئے متضرر کو چارہ کار عدالت دیوانی ہی اختیار کرنا چاہئے اس لئے صلحنامہ میں استدلال کرکے عذرداروں کا استدلال ہے کہ اس کے مطابق عمل کیا جائے نا قابل قبول ہے اور ایسے صلحنامہ کی بنا پر کوئی مقدمہ قابل سماعت سررشتہ مال نہیں ہو سکتا۔ لہذا تنقیح زیر تصفیہ بخلاف عذرداران و بحق دعویدار فیصل کی جاتی ہے۔

اثناء بحث میں ایک دوسرا نکتہ وکیل صاحب عذرداران نے پیش کیا ہے کہ صلحنامہ ہو جانے کی وجہ سے وہ باضابطہ دعویدار یا عذردار اپنے حقوق کی بنا پر نہ بن سکے اور اس کی یکطرفہ منسوخی کی وجہ سے بعد میں بھی بوجہ عدم اطلاع ان کو عذرداری کا موقع نہ مل سکا۔ لہذا ان کا حق عذرداری محفوظ قرار دیا جانا چاہئے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اصولاً یہ عذر ان کا صحیح ہے جب ان کے غیاب میں صلحنامہ کی تنسیخ کا عمل ہوا تو یہ ضروری تھا کہ انہیں اس کی اطلاع دیجاتی کہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کے متعلق ضروری چارہ کار اختیار کریں ایسا کئے بغیر بعد منسوخی صلحنامہ کارروائی کے جو مراتب طے ہوئے ہیں اس کے متعلق عذرداران کا عذر قابل تسلیم ہے۔ لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے حقوق کے پیش نظر اگر ان کے کوئی عذرات ہوں تو حسب ضابطہ ان کی پیش سازی کا حق قائم رہے گا۔"

اس حق عذرداری کے دئے جانے کے کامل تین ماہ بعد جب عذرداران کی جانب سے کوئی استدعا نہیں کی گئی تو تحصیل نے نقشہ وراثت مرتب کرکے ڈویژن سے حسب ذیل منظوری چاہی تھی۔

"ان حالات کے تحت محکمہ ہذا کی رائے ہے کہ مواضعات انبلواڑ ورگاؤں۔ رام پوری۔ لوگی یرگی پور اور ابراہیم پور کی پٹواریگری کا پٹہ باخراج سکھا رام متوفی اس کے فرزند مسمی پنڈھری ناتھ دعویدار کے نام منظور کیا جائے سکھا رام متوفی کی بیوہ کی تا حیات پرورشی دعویدار پنڈھری ناتھ کے ذمہ رہے گی۔"

محکمہ ڈویژن نے حسب رائے تحصیل منظوری دیکر اس قدر صراحت کی کہ "اگر سابق سے کوئی حصہ داران ملازی ہوں تو ملی حالیہ قائم رہیں گے۔"

پانڈورنگ
بنام
پنڈہری ناتھ

تجویز ڈویژن کی ناراضی سے پانڈورنگ وغیرہ نے محکمۂ ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو تعلقدار صاحب وقت نے بعد سماعت مباحث وکلا، فریقین نفس مقدمہ میں حسب ذیل تجویز کی کہ اس مقدمہ میں امر فیصلشدہ عارض ہے اس مرافعان کے حقوق اس کے قبل کی وراثت میں تسلیم نہیں کئے گئے۔ گشتی نشان (۸۷) ۱۳۰۵ھ ف کی توضیح گشتی نشان ۶ ۱۳۴۳ ف میں محکمۂ سرکار سے فرمائی گئی ہے جس کا منشاء یہی ہے کہ برطرف شدہ کی اولاد کے حقوق متاثر نہیں ہوسکتے۔ اس گشتی سے بھی یقیناً مرافعان مستفید ہوسکتے تھے بشرطیکہ وہ چارہ کار وقت پر اختیار کرتے جبکہ سکھارام وطندار تھا اور اب اس کی وراثت کی کارروائی ہے۔ سررشتۂ مال سے اس کے سیدھے وارث پنڈھری ناتھ کے نام منظور ہوگی۔ یہ استدلال کہ برطرف شدہ کے بعد کے تقررات ناجائز نہ ہوں گے اس لئے درست نہیں ہے کہ بالاجی کے برطرفی کے بعد نرسنگراؤ کا تقرر ہوا اور نرسنگراؤ کی وراثت سکھارام پدر مرافعہ علیہ کے نام منظور ہوئی جبکہ فیصلہ محکمۂ سرکار جو اس خاص مقدمہ میں صادر فرمایا گیا ہے تو دیگر نظائر اس کو متاثر نہیں کرسکتے۔

اب بحث صلحنامہ کی رہجاتی ہے جو مابین فریقین ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ صلحنامہ مثل میں ہے مگر اس صلحنامہ سے اب مرافعہ علیہ کو انکار ہے تو ایسی صورت میں سررشتۂ مال سے اس کے نفاذ کا کوئی حکم نہیں دیا جاسکتا۔ احکام سرکار میں لکھ صلحنامہ کی پابندی بضمن تقررات اوطان سررشتۂ مال پر نہیں ہے پس جبکہ صلحنامہ کے بموجب عمل نہیں ہوا ہے تو اب ایسی صورت میں جبکہ اس سے انکار ہے تو اوطان کی تقسیم بھی درست نہ ہوگی۔ ڈویژن سے جو منظوری وراثت بنام مرافعہ علیہ پنڈہری ناتھ بشرط پرورشی بیوہ سکھارام ہوئی ہے وہ درست ہے اگر سابق سے حصہ داران درج تختہ ہیں تو وہ علی حالیہ قائم رہیں گے۔ لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ نامنظور رتجویز تحت بحال رہے۔

تجویز ضلع کی ناراضی سے پانڈورنگ راؤ وغیرہ نے محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا جناب صوبہ دار صاحب نے بعد سماعت مباحث وکلاء فریقین نفس مقدمہ میں حسب ذیل تجویز کی" رونداد سے یہ امر واضح ہے کہ مرافعان شاخ کلاں سے ہیں اور وطن بھکاجی مورث اعلیٰ کا پیداکردہ ہے اور اس میں مرافعہ علیہ کے حقوق شکمیدارانہ تھے۔ لیکن زمانہ سے اب مرافعان اپنے مورثان کے قصور کے باعث ہر قسم کے ذریعہ معاش سے محروم ہیں اور مرافعہ علیہ سالم اوطان سے بلاشرکت غیرے متمتع ہورہا ہے وراثت سکھارام اس کے فرزند پنڈہری ناتھ کے نام چھ اوطان میں بحیثیت پٹہ دار منظور کی جاتی ہے اور شکمیدارانہ (بقدر نصف) حقوق مرافعان کو حاصل رہیں گے اس صراحت کے ساتھ مرافعہ جزئیاً منظور کیا جاتا ہے"۔ فیصلہ صوبہ داری کی ناراضی سے محکمۂ ہذا میں پانڈورنگراؤ وغیرہ کی جانب سے نگرانی پیش کی گئی ہے جس کے اہم عذرات حسب ذیل ہیں۔

پانڈورنگ
بنام
بنڈہری ناتھ

عذرات

(۱) بلحاظ احکام گشتیات سررشتۂ مال وطندار برطرف شدہ کے ورثاء اپنے حقوق قانونی سے محروم نہیں ہوتے۔

تجویز زیر نگرانی میں اس اصول کو تسلیم کرنے سے سائلان نگرانی خواہاں کی شکمی جو فرمائی گئی ہے اصولاً وقانوناً درست نہیں۔

(۲) جب اس امر قانونی کو تسلیم کرلیا جائے کہ سائلان شاخ کلاں سے ہیں اور استحقاق اوطان موروثی حاصل ہے تو ایسی صورت میں اوطان کے پٹہ سے محرومی اور قیام شکمی کی تجویز لائق غور ہے۔ سائلان قانوناً پٹہ داوطان کے مستحق ہیں۔

(۳) ذی علم حاکم تحت نے ان احکام سررشتۂ مال پر غور نہیں فرمایا جو متعدد اوطان کسی خاندان میں ہونے کی صورت میں عمل تقسیم سے متعلق ہیں۔ زیادہ سے زیادہ نگرانی علیہ کو اس کا استفادہ دیا جاکر تقسیم اوطان کی تجویز کی جاسکتی تھی لیکن سائلان کو پٹہ اوطان سے محرومی کی تجویز قانوناً درست نہیں۔

(۴) گشتی نشان (۸، ۷) ۱۳۰۵ف کی توضیح ۱۳۲۳ف میں کئے جانے کے بعد فیصلہ سابقہ متدلہ طرفثانی کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا جس کو حاکم تحت نے فیصلہ زیر نگرانی میں تسلیم فرمایا ہے اس کے باوجود بجائے اوطان کے بنام نگرانی خواہاں بحالی کے شکمی کی تجویز قانوناً لائق تنسیخ ہے اور جملہ اوطان کی بحالی کے سائلان مستحق ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری نگرانی نگرانی خواہاں کے نام اوطان موروثی کا پٹہ فرمایا جائے۔

رائے زائد معتمد صاحب مال۔ لائق وکلاء فریقین کی بحث سماعت کی گئی۔ فیصلہ سرکار نشان (۱۱۸) واقع ۱۵ ارمہر ۱۳۴۰ف میں نگرانیخواہان کے حقوق وطنداری بوجہ عدم حاضری نظر انداز کردئے گئے۔ ایسی حالت میں فیصلہ صوبہ داری میں بحیثیت شکمیدار نگرانیخواہان کو حق دیا گیا ہے وہ انصافاً درست ہے۔ پس نگرانی نامنظور۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال۔

تمہید۔ فریقین غیر حاضر۔ تجویز جناب زائد معتمد صاحب مال مورخہ ۱۹ ارفروردی ۱۳۵۲ف کی توثیق کی جاتی ہے۔

نگرانی صیغہ مال

چناکشن راؤ نگرانیخواہ بوکالت ....

بنام

نارائن راؤ طرفثانی بوکالت ....

نشان مقدمہ ۱۳۵۳ف نشان فیصلہ (۸۹) منفصلہ ۲۹ امرداد ۱۳۵۵ف

دیہی انتظام کس کے سپرد ہونا چاہئے۔

تجویز ہوئی کہ مواضعات جاگیر اور مقطعہ کے دیہی انتظام کو صرف قابض کے سپرد اس وجہ سے

نگرانی بناراضی تجویز مسٹر ایرج شاہ صاحب چیناٹی صوبہ دار صوبہ میدک۔

چناکشن راؤ
بنام
نارائن راؤ

کیا جاتا ہے کہ دیہی انتظام کی ذمہ داری ایک ہی شخص پر رہے۔

واقعات۔ یہ کارروائی تقرر گماشتہ پولیس پٹیل موضع مقطعہ منگنور تعلقہ ناگر کرنول سے متعلق ہے۔ نارائن راؤ ولد رام راؤ نے بحیثیت اصلدار و مقطعہ دار اپنی جانب سے محبوب علی کو گماشتہ مقرر کیا اور یہی کارگذار تھا۔ وینکٹ رام راؤ و کشن راؤ و چناکشن راؤ جو حصہ داران مقطعہ ہیں اُن کے مختار عام رامچندر ریڈی نے ذریعہ تحریر مورخہ ۵ ار شہریور ۱۳۵۱ف محمد علی گماشتہ کے تقرر کی استدعا کے ساتھ محبوب علی سے جائزہ دلانے کے لئے تحصیل کو توجہ دلائی تو تحصیلدار صاحب ناگر کرنول نے برحین دورہ حسب تجویز مختار عام محبوب علی گماشتہ سے محمد علی کو جائزہ دلانے کا حکم دیا۔ چنانچہ ذریعہ (۶۰۴) مورخہ ۱۷ ار شہریور ۱۳۵۱ف منتظمی پولیس تماجی پیٹھ کو لکھا گیا۔

نارائن راؤ مقطعہ دار نے ذریعہ تحریک ۲۰ ار مورخہ ۱۳ ار شہریور ۱۳۵۱ف تحصیل کو توجہ دلایا۔ من بعد بانسلاک نقل سند منتخب وغیرہ ذریعہ درخواست ڈویژن کو توجہ دلایا تو ڈویژن سے حکم مجریہ تحصیل کا التوا کا حکم دیا گیا اس کے بعد چناکشن راؤ وغیرہ کی درخواست مورخہ ۷ سو آبان ۱۳۵۲ف پر ڈویژن سے یہ تجویز ہوئی کہ "اصل درخواست خدمت منتظم صاحب پولیس مرسل درقیم ہے کہ چار حصہ داروں کا مقرر کردہ گماشتہ ہے تو ایک حصہ دار کا گماشتہ قائم نہیں رہ سکتا۔ پس حسب تحریک تحصیل گماشتہ مقرر کردہ چار حصہ دار منظورہ تحصیل سے کام لیا جائے۔ حکم التوا برخاست کیا جاتا ہے"

اس تجویز ڈویژن کی ناراضی سے نارائن راؤ نے مرافعہ اور چناکشن راؤ وغیرہ نے درخواست نگرانی ایک دوسرے کے مقابلہ میں ضلع میں پیش کیا تو صاحب ضلع نے بدیں صراحت نارائن راؤ کا مرافعہ منظور فرمایا کہ "موضع زیر بحث میں کوئی حصہ سرکار نہیں ہے۔ لہذا تحصیل و ڈویژن نے جو دست اندازی کی ہے وہ خارج از اقتدار ہے جو کاغذات منجانب نارائن راؤ مقطعہ دار پیش ہوئے ہیں اُن سے یہ ثابت ہے کہ اصل صاحب منتخب نارائن راؤ ہے اور چناکشن راؤ۔ وینکٹ راؤ و کشن راؤ حصہ دار ہیں چنانچہ نارائن راؤ نے جو تقرر گماشتہ کا کیا ہے اور جس کی اطلاع پولیس و تحصیل کو دی گئی ہے اس کی نقل بھی پیش کی ہے۔ چناکشن راؤ وغیرہ کی یہ بحث کہ وہ حصہ دار نہیں ہیں بلکہ مساوی حیثیت کے صاحبان منتخب ہیں اس لحاظ سے ان کو بھی معاملات مقطعہ میں دخل دینے کا حق حاصل ہے اس وجہ سے قابل تسلیم نہیں ہے کہ وہ صاحبان منتخب نہیں ہیں بلکہ اُن کی حیثیت حصہ داروں کی ہے۔ عذرات مرافعہ نارائن راؤ قابل قبول ہیں۔ تحصیل و ڈویژن سے جو احکام دئے گئے ہیں وہ کالعدم۔ گماشتہ ماموره نارائن راؤ مقطعہ دار قائم اور جو دفتر اُس فریق ثانیان کے گماشتہ کو دلایا گیا ہے واپس اُس کو دیا جائے۔ اس تجویز کی ایک نقل مثل نگرانی چناکشن راؤ وغیرہ (۳۵) ۱۳۵۱ف میں شریک کی جائے۔

چناکشن راؤ بنام نارائن راؤ

تجویز ضلع کی ناراضی سے چناکشن راؤ وغیرہ نے بمقابلہ نارائن راؤ محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ پیش کیا تو جناب صوبہ دار صاحب نے بدیں صراحت مرافعہ نامنظور فرمایا کہ ضلع نے منتخب کی رو سے مرافعہ علیہ کو صاحب تختہ قرار دیکر اُس کے جانب سے گماشتہ کے تقرر کا حکم دیا ہے۔ مرافعان اپنے ہی کو صاحبان منتخبہ تبلاتے ہیں۔ لیکن جبکہ منتخب میں اُن کا نام حصہ داروں میں تبلایا گیا ہے تو اس کے خلاف اُن کو بھی صاحب منتخبہ متصور نہیں کیا جاسکتا۔ بہرحال ضلع کی تجویز مصالح انتظامی کے نقطۂ نظر سے بھی درست ہے۔ کئی اشخاص کی جانب سے گماشتہ کی ماموری صحیح طریقۂ عمل نہیں ہوسکتا پس مرافعہ نامنظور۔

اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے چناکشن راؤ وغیرہ نے بمقابلہ نارائن راؤ محکمۂ ہذا میں درخواست نگرانی پیش کی ہے جو نمبر پر لی گئی۔ عذرات نگرانی حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) یہ کہ محکمۂ تحت نے نگرانی علیہ کو صاحب تختہ قرار دینے میں اُس تختۂ وراثت کو نظرانداز فرمایا ہے جس کے رو سے پدر نگرانی علیہ کی وراثت نگرانی علیہ کے نام منظور ہوئی ہے۔

(۲) یہ کہ تختہ وراثت میں پدر نگرانی علیہ کی حیثیت حصہ داری کی تبلائی گئی ہے اور نگرانیخواہاں کو صاحبان منتخب کے لقب سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے تجویز صوبہ داری غیر صحیح استدلال پر مبنی اور لائق تنسیخ ہے۔

(۳) یہ کہ تختہ محولۂ صدر میں جو بیانات قلمبند ہوئے ہیں اُن سے واضح ہے کہ مقطعہ کا انتظام جملہ شرکا مشترکاً انجام دیتے آئے ہیں۔ چنانچہ پولیس پٹیل کے خدمت پر جو تقررات وقتاً فوقتاً ہوتے آئے ہیں وہ بمشورہ جملہ شرکاء ہوئے ہیں۔ اس عملدرآمد کے خلاف محض ایک حصہ دار کو تقرر کا اختیار عطاء کرنا دیگر حصہ داران کے حقوق کو پامال کرنے کا موجب ہوگا۔ لہذا محکمۂ صوبہ داری کی تجویز اس نقطۂ نظر سے لائق تنسیخ ہے۔

(۴) یہ کہ نارائن راؤ کا نامزد کردہ گماشتہ اب تک ہی ہم دیگر صاحبان منتخب کو مختلف طریقوں سے پریشان کررہا ہے اور صاحب موصوف کا آلۂ کار بنا ہوا ہے۔ ایسے شخص کا تقرر انتظامی نقطۂ نظر سے بھی قابل بحالی تصور نہیں ہوسکتا۔

(۵) یہ کہ بفرض غلط اگر نارائن راؤ کو صاحب تختہ بھی قرار دیا جائے تب بھی اُن کی حیثیت اصلدار پٹیلی کی قرار نہیں پاتی اور اُن کو اپنی جانب سے گماشتہ مقرر کرنے کا قانوناً اختیار نہیں ہے۔ پس ظاہر ہے کہ جو بھی تقرر ہوگا وہ انتظامی حیثیت سے ہوگا اور جب انتظام معاش مشترکاً انجام پارہا ہے تو تقرر بھی منجانب جملہ شرکا ہونا لازمی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری نگرانی فیصلہ زیر اپیل منسوخ فرماکر جملہ شرکار معاش کو حسب عملدرآمد منجانب مقطعہ داران

چناکشن راؤ
بنام
نارائن راؤ

تقرر کا مجاز و مستحق قرار دیا جائے تو عین معدلت ہے۔

حکم عالیجناب مولوی محمد امیر علی خاں صاحب و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال

تمہید - ۲۹ امرداد ۱۳۵۵ ف فریقین وکالتاً حاضر - مباحث کی سماعت کی گئی - مواضعات جاگیر یا مقطعہ دہی کے انتظام کو صرف قابض کے سپرد اس وجہ سے کیا جاتا ہے کہ دیہی انتظام کی ذمہ داری ایک ہی شخص پر رہے۔ قابض کے علاوہ اگر ایک سے زیادہ حصہ دار یا شریک منتخب کے تفویض دیہی انتظام کیا جائے تو آئندہ بصورت عدم انتظام موضع یہ دشواری ہوگی کہ ذمہ داری قابض یا کس حصہ دار پر عائد کی جائے اس لئے جہاں مشترکہ ذمہ داری بھی رہے - وہاں تدریجاً اس کو موقوف کیا جا رہا ہے - مقدمۂ ہذا میں تو یہ کیفیت ہے کہ سرکاری پن کے لئے نگرانی علیہ ذمہ دار اول تھے اور کاغذات متعلقہ کے معائنہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ باغراض انتظامی بھی نگرانی علیہ قابض مقطعہ ہے اور دیگر حصہ دار شریک منتخب ہیں - ان حالات کے لحاظ سے لائق حاکم صوبہ کی تجویز لائق بحالی ہے - لہذا نگرانی نامنظور۔

نشان مثل ۱۳۵۴ ف $\frac{۴۵}{۸۹}$
نشان فیصلہ (۳۸)
منفصلہ ۱۱ اردی بہشت ۱۳۵۵ ف

نگرانی صیغۂ مال

نرسا ریڈی **نگرانی خواہ بوکالت** ....

بنام

ایرا ونیکلو نرسلو **طرفثانی بوکالت** ....

درخواستگزار کے عذرات کی نسبت شہادت لینے کا لزوم۔

تجویز ہوئی کہ (۱) نگرانی خواہ کا ادعا ہے کہ وہ گماشتہ پٹواری ہے اور نوآباد کار ہی۔ مگر مثل سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نسبت کوئی شہادت نہیں لی گئی - اس لئے اس کی نسبت شہادت لیکر تصفیہ کرنا چاہئے۔

واقعات یہ ہیں کہ ابتداءً دفتر اسپشل افسری نظام ساگر سے بذریعہ مراسلہ نشان (۶۷،۳) مورخہ ۲۹ آبان ۱۳۵۱ ف تحصیل آرمور کو یہ حکم دیا گیا کہ سروے نمبرات (۵۹۹ و ۶۰۲) موازی (للعہ یکر ۲۹ گنٹہ) محاصلی (ا عہ سے) موقوعہ موضع ویلیسور کو بحق نوآباد کار نرسا ریڈی ولد لنگا ریڈی مختص کیا جاتا ہے۔ نوآباد کار سے قبولیت کی تکمیل فرمائی جا کر عمل بہ جمعبندی ۱۳۵۱ ف میں فرمایا جائے - نوآباد کار نے اندرون ایک سال مکان تعمیر کر کے کمن پلی میں سکونت اختیار کرنے کا اقرارنامہ داخل کیا ہے - پس تحصیل سے بھی جب نوآباد کار کو مطلع کر دیا جا کر تعمیر مکان کے لئے پابند فرمایا جائے ورنہ

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی محمد امیر علی خاں صاحب ایچ - سی - ایس صوبہ دار صوبۂ میدک -

نرساریڈی بنام ایراونیکلو نرسلو

اراضی کا پٹہ بصورت عدم تعمیر مکان منسوخ کردیا جائے گا۔ چنانچہ نرساریڈی نے مذکورہ اراضی کا قبولیت نامہ اور تعمیر مکان کا اقرارنامہ تحصیل میں داخل کیا۔ تحصیل سے عمال دیہہ کے نام عمل آوری کا حکم دیا گیا۔

دفتر اسپیشل افسری میں منجانب ایراونیکلو نرسلو عذرداری پیش ہونے پر تحصیل کو حکم دیا گیا کہ پٹواری کو حاضر کیا جائے تحصیل سے پٹواری کو حاضری کا پابند کرتے ہوئے یہ وضاحت بھی فرمائی کہ اہلیان دیہہ موضع ویلپور اور بھگونت راؤ اور نیز دیگر ذرائع سے یہ معلوم ہوا ہے کہ نرساریڈی کے نام اراضی کا پٹہ کیا جائے اس کو مکمل پی میں بسایا جائے تو اس کے اثرات سے دیگر نوآبادکاران بھی متاثر ہوں گے اور یہ ایک ایسا شخص ہے جو عام فضاء کو خراب کردیتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی صورت ہو تو اس کا پٹہ منسوخ فرمایا جائے تو عوام کے لئے باعث سہولت ہے۔

اس کے بعد تحصیل سے ذریعہ مراسلہ (۵۷۷۲) مورخہ ۲۰ رتیر ۱۳۵۲ف مقدم پٹواری کے نام بحوالہ مراسلہ (۵۰۴۷) مورخہ ۱۲ رخورداد ۱۳۵۲ف مجریہ دفتر اسپیشل افسری نظام ساگر یہ حکم دیا گیا کہ متذکرہ بالا اراضیات کا پٹہ نرساریڈی نوآبادکار کے نام سے خارج کیا جاتا ہے۔ صرف سروے نمبر (۲۰۲) کا پٹہ ڈیراونیکلو کے نام کیا گیا جس کے پٹہ کے احکام علحدہ اجراء ہو چکے ہیں۔ جب کہ عمل کیا جائے اس کے بعد تحصیل نے مکرر دفتر اسپیشل افسری کو متوجہ کیا کہ مسمی ایراونیکلو نرسلو کی استدعاء صرف سروے نمبر (۲۰۲) سے متعلق تھی اس لئے تا بجد سروے نمبر ہذا کو نرساریڈی کے نام سے خارج کردیا گیا اور سروے نمبر (۵۶۹) حسب سابق نرساریڈی نوآبادکار کے نام قائم رکھا گیا ہے۔ اسپیشل افسری سے ذریعہ مراسلہ نشان (۸۳۸۰) مورخہ ۸ رشہریور ۱۳۵۲ف تحریک تحصیل کی منظوری دی گئی۔

ضلع سے کارروائی اسپیشل افسری میں بالمواجہ فریقین تصفیہ کی غرض سے روانہ ہوئی اور اسپیشل افسری میں ۱۹ راسفندار ۱۳۵۲ف یہ تجویز ہوئی کہ اراضی کا پٹہ ہونے کے بعد بربناء مراسلہ تحصیل اس کی تنسیخ عمل میں لائی گئی اور ڈیراونیکلو نرسلو مقامی کاشتکار کے نام پٹہ کیا گیا۔ اس تجویز تنسیخ کا مرافعہ ضلع میں کیا گیا جو ترمیماً منظور رہا۔ نرساریڈی کے نام پٹہ کی تنسیخ کی دو وجوہات بیان کی جاتی ہیں۔ (۱) یہ کہ وہ شریر النفس ہے۔ (۲) یہ کہ مقامی کاشتکار اور امیدوار پٹواری ہے جس نے جگتیال کے سکونت کی فرضی تصدیق حاصل اور پیش کی۔ نرساریڈی کے شریر النفس ہونے کی بناء پر تنسیخ پٹہ اس وقت قابل غور نہیں ہے اور نہ واقعی اسے بناء قرار دیا جاسکتا ہے بلکہ یہ کہ وہ کارگزار شخص ہونے کے باوجود غلط واقعات محکمۂ ہذا کو باور کرائے اور نوآبادی کے قواعد کے تحت رعایتی پٹہ حاصل کرلیا اور اس کے برخلاف ایراونیکلو نرسلو جس نے ایک طرف پٹہ کی درخواست دی اور ساتھ ہی اراضی کاشت کرلیا۔ تعلقہ امور یکفصلہ زیر نہر تعلقہ ہے درخواست پیش کرکے اور تجویز پٹہ کی مدت میں جو فرق ہے اور دوسرے طرف کاشت کے زمانہ درخواست میں ۱۳۵۱ف تا ۱۳۵۲ف

زسارپڈی
بنام
ایرادنیکلوزسلو

کی بظاہر جو کارروائی ہے وہ یکفصلہ اراضی کاشت ہے۔ بہرحال اگرچہ زسارپڈی کے نام پٹہ ہوا اور وہ جائز کارروائی تصور نہیں کیجاسکتی ایرادنیکلوز سلو مقامی کاشتکار کے نام جو تجویز پٹہ عمل میں لائی گئی ہے وہ واقعات مندرجہ کے لحاظ سے درست معلوم ہوتی ہے۔ لہذا تجویز ہوئی کہ ایرادنیکلوز سلو کے نام نمبر (۶۰۲) کے پٹہ کی تجویز بحال رہے۔ یہ تجویز تعمیلاً تحصیل میں روانہ ہونے پر مقدم پٹواری موضع کے نام احکام اجرا ہوئے اس تجویز کی ناراضی سے زسارپڈی نے ضلع میں مرافعہ پیش کیا تو اول تعلقدار صاحب نے اسپشل افسر صاحب کی تجویز سے اتفاق فرماتے ہوئے مرافعہ نامنظور فرمایا۔

تجویز ضلع کی ناراضی سے منجانب زسارپڈی محکمۂ صوبہ داری میں مرافعہ ثانیہ پیش ہونے پر جناب صوبہ دار صاحب نے تجاویز تحت سے اتفاق فرمایا۔ حسب صراحت فیصلہ مرافعہ نامنظور فرمایا۔

تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے محکمۂ ہذا میں نگرانی پیش ہوئی جس کے عذرات حسب ذیل ہیں۔

عذرات

(۱) محکمہ تحت نے تنسیخ پٹہ کی جو وجہ ظاہر کی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ نگرانی علیہ نے حسب قاعدہ نہ تو محکمۂ اسپشل افسری میں پٹہ کی درخواست پیش کی اور نہ خود تحصیل میں نمونۂ مجوزہ کے بموجب کوئی درخواست دی ایسی درخواست پر کوئی استدلال نہیں کیا جاسکتا اور نہ اس وجہ سے سائل کا منظور شدہ پٹہ منسوخ ہوسکتا ہے۔

(۲) سائل نے بحیثیت نوآبادکار کے دو نمبرات (۵۹۹ و ۶۰۲) موقوعہ ویلپور کی نشاندہی کی اور اپنے نوآبادکار ہونے کی تصدیق کرادی اور تعمیر مکان کا اقرارنامہ داخل کیا اور مکان بھی تعمیر کرلیا۔ غرض کوئی امر اصلاح طلب یا تشنہ باقی نہیں رہا۔ ایسی صورت میں ان دو نمبرات کا جو پٹہ سائل کے نام ہوچکا اس کے منجملہ ایک منسوخ کرکے دوسرے کو قائم رکھنا کسی قاعدہ کے تحت صحیح نہیں ہے۔

(۳) اراضیات زیر بحث پر تقریباً تین سال سے سائل قابض ہے اور رقم مالگزاری ادا کررہا ہے اس نوبت پر پٹہ کو منسوخ کرکے سائل کو بیدخل نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا استدعا ہے کہ بہ تنسیخ تجویز تحت نگرانی منظور فرمائی جاکر سائل کا پٹہ برقرار رکھا جائے تو موجب معدلت ہے۔

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال۔

تمہید۔ وکیل صاحب نگرانی خواہ کی بحث سماعت کی گئی۔ نگرانی علیہ اصالتاً و وکالتاً غیر حاضر۔ وکیل صاحب نگرانخواہ کی بحث ہے کہ وہ زسارپڈی ہیں جو گماشتہ پٹواری ہے اور یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ وہ نوآبادکار نہیں ہیں اور ان کی جانب سے جو تصدیق کروائی گئی ہے وہ غلط ہے۔

ہمارے پاس اب مواد موجود نہیں ہے جس سے ہم معلوم کرسکیں کہ نگرانی خوار گماشتہ پٹواری ہیں یا نہیں اور جو

تصدیق نو آباد کار ہونے کی ان کی جانب سے کروائی گئی ہے وہ صحیح ہے یا نہیں۔

لہذا ضلع کو چاہئے کہ نگرانی خواہ کے عذرات کی جانچ کرکے صراحتی رپورٹ پیش کرے اور اگر سروے نمبر (۶۰۲) پر نگرانی خواہ کا قبضہ ہے تو تا تصفیہ کارروائی برقرار رہے۔

نگرانی صیغہ مال

نشان مثل ۱۳۵۴ ف ۲۱/۸۹
نشان فیصلہ ۳۴ ۳
منفصلہ ۴ ۳ خورداد ۱۳۵۵ ف

لکشیا .... **نگرانی خواہ بو کالت**

بنام

انبی .... **طرفثانی بو کالت**

وراثت پٹہ کی کارروائی میں محکمہ مال کا اختیار سماعت۔

تجویز ہوئی کہ (۱) وراثت پٹہ کی کارروائی میں محکمہ مال کو صرف پٹہ دار کے جانشین بغرض ادائی مالگزاری کا تعین کرنا ہوتا ہے۔ ایسی کارروائی میں جبکہ عذر دارہ کا متوفی کی زوجہ ہونا مسلمہ ہے تو ایسی صورت میں متوفی کے بھتیجہ کے اس عذر پر کہ متوفی نے عذر دارہ کو طلاق دیدیا تھا محکمہ مال میں غور نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے تصفیہ کے لئے اس کو عدالت دیوانی میں جانا چاہئے۔

واقعات مختصر یہ ہیں کہ اہلدہ نے فوتی نمبردار باڈودہ کلاں رامیا ولد لکشیا کلاں کی رپورٹ تحصیل میں روانہ کرکے اس میں یہ ظاہر کیا کہ رامیا ۵ر اسفندار ۱۳۵۱ ف کو فوت ہوا اُس کا وارث اُس کا بھتیجہ لکشیا ولد بریمیا ہے متوفی کی زوجہ ایمو بائی لکشیا کے زیر پرورش ہے۔ پٹہ لکشیا کے نام ہونا چاہئے۔ اس پر تحصیل سے بربنائے رپورٹ اہلدہ رامیا کی وراثت اس کے حقیقی بھتیجہ لکشیا کے نام پٹہ کی منظوری دی گئی۔ متوفی کی زوجہ ایمو بائی نے تحصیل میں عذر داری کی اور رپورٹ اہلدہ کو غلط اور خود کو زوجہ کلاں اور وارث اور اراضی متدعویہ کو متوفی کی مکسوبہ تبلاتے ہوئے اراضی سروے نمبر (۱۱۶) کا پٹہ اپنے نام کرنے کی استدعا کی اور ایک دوسری درخواست کے ذریعہ عمل پٹہ کو تا تصفیہ ملتوی رکھا جانے کی استدعا کی۔ جس کی بناء پر تحصیل سے احکام التواء بھی جاری ہوئے اور بعد تقرر تاریخ ہردو فریقین کی طلبی عمل میں آئی۔ منجانب لکشیا یہ جوابدہی کی گئی کہ نمبردار متوفی نے درخواستگزارہ کو بوجہ بدچلنی اپنی زوجیت سے خارج کردیا تھا جس کو دس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ لہذا اس کو متوفی کی جائداد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ طرفثانی حقیقی بھتیجہ اور خاندان مشترکہ کا ممبر ہونے کی وجہ سے مستحق وراثت ہے۔ منجانب انبی زوجہ رامیا

نگرانی بناراضی تجویز مولوی سید علی اصغر صاحب بلگرامی صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد۔

لکشیا بنام انجا

جواب الجواب پیش کیا جس میں یہ بتلایا کہ نہ تو عذر دارہ کو متوفی نے طلاق دیا اور نہ کبھی رشتہ زوجیت منقطع ہوا اور وہ تا حیات متوفی کی زوجیت میں رہی اور اب جائداد منقولہ وغیر منقولہ پر قابض و متصرف ہے۔ طرف ثانی نہ تو متوفی کا حقیقی بھتیجہ ہے اور نہ خاندان مشترکہ۔ اراضی تقسیم شدہ ہے سکونت جدا ہے۔ غرض کہ ہر حیثیت سے انقسام ثابت ہے عذر دارہ کے شوہر نے اراضی موضع پاٹودہ کی اراضی اپنے ذاتی مکسوبہ سرمایہ سے خریدی ہے جس کی تائید میں اصل بیعنامہ دستاویزی رجسٹری بھی پیش کی تحصیل میں حسب ذیل تنقیحات قائم ہوئیں۔

(۱) کیا راما نے اپنی زوجہ کو اپنی زندگی میں زوجیت سے خارج کر دیا تھا؟

(۲) کیا راما متوفی نمبر کا لکشیا چچیرا بھتیجہ ہے؟

(۳) کیا خاندان منقسمہ ہے اور نمبر نزاعی مکسوبہ متوفی ہے؟

بتائید عذر داری منجانب عذر دار چار گواہ اور تردید میں منجانب عذر دار (۶) گواہ پیش ہوئے بیانات بھی قلمبند ہوئے اور بالآخر تحصیلدار صاحب نے ایک بسیط تجویز فرماتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ فرمایا کہ تنقیح نمبر (۱) کے متعلق عذر دار نے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس کو طلاق دیا گیا مگر عذر دار نے یہ طلاق نامہ نہ تو خود پیش کیا اور نہ قبضہ جائزہ سے پیش کرانے کی کوشش کی۔ چنانچہ متوفی کی ایک دوسری زوجہ نے بھی واقعہ طلاق سے انکار کیا ہے حالانکہ اس کا فائدہ اس میں مضمر نہ تھا۔ ہم یہ تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہیں کہ طلاق واقعی ہوئی تھی۔ لہذا تنقیح نمبر (۱) بخلاف عذر دار اور بحق دعویدار فیصل کی جاتی ہے۔

تقسیم جائداد موروثی ہمیشہ ورثاء میں ہوتی ہے اور ورثاء ہمیشہ ایک دوسرے کے قرابتدار ہوا کرتے ہیں۔ خود عذر دارہ کے بعض گواہوں کے بیان سے رشتہ داری ثابت ہے۔ لہذا تنقیح نمبر (۲) بحق عذر دار و بخلاف دعویدارہ فیصل کی جاتی ہے۔

تنقیح نمبر (۳) کے متعلق منجانب دعویدارہ ایک دستاویز پیش ہوئی ہے جس سے ظاہر ہے کہ نمبر کو متوفی پلہ دار نے خریدا اور پٹہ بھی اس کے نام بلا شرکت غیرے قائم ہے۔ لسانی شہادت سے بھی دستاویزی شہادت کو تقویت ہوتی ہے لہذا اراضی نزاعی مکسوبہ نمبردار متوفی قرار دیجاتی ہے۔ اب صرف اس امر کا تصفیہ باقی رہتا ہے کہ خاندان فریقین منقسمہ ہے یا مشترکہ۔ نمبر زیر بحث میں عذر دار کی کسی قسم کی شرکت کا عدم قیام اشارہ کرتا ہے کہ نمبردار متوفی اور عذر دار الگ تھے اور نہ عذر دار کا حصہ اس اراضی میں قائم ہوتا یا دستاویز میں ہر دو کا نام شریک رہتا وغیرہ۔ لہذا اس بارہ میں جو شہادت منجانب عذر دار پیش ہوئی ہے قابل اطمینان نہیں ہے۔ بمقابلہ دعویدارہ شہادت زیادہ قرین قیاس ہے۔

لکشیا بنام انجی

نتیجتاً دعویداره کا زوجہ متوفی ہونا اور متوفی اور عذردار کے خاندان کا منقسمہ ہونا ثابت ہے۔ لہذا لکشیا کی عذرداری خارج پٹہ بنام زوجہ کلاں قائم ہو اور زوجگان خورد کی مساوی شکمی قائم ہو۔

اس تجویز تحصیل کی ناراضی سے لکشیا ولد برمیا نے ڈویژن میں مرافعہ پیش کیا تو ضلع میں منتقل ہوا اور جناب اول تعلقدار صاحب نے بعد سماعت مباحث وکلاء فریقین حسب ذیل تجویز فرمائی۔

وراثت پٹہ کی حد تک اس وقت سررشتہ مال کو پٹہ دار کا جانشیں بغرض ادائی مالگزاری تعین کرنا ہے۔ زوجہ ہونا مسلمہ ہے۔ گو طلاق کی نسبت عذر مرافع ہے جس کی دریافت یا تحقیق اس وقت وراثت پٹہ کی کارروائی میں غیر متعلق ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی شہادت دستاویزی سے طلاق بھی ثابت نہیں ہے اور شہادت سے علحدہ علحدہ جائداد پر افراد خاندان قابض رہنے کا پتہ چلتا ہے۔ ان تمام امور کی دریافت حقیت سے متعلق ہوگی جس کے لئے مرافع اگر چاہے تو استقرار حق کی ڈگری عدالت دیوانی سے حاصل کر سکتا ہے۔ موجودہ روئداد اس کی متقاضی ہے کہ شوہر کی وراثت زوجہ کے نام منظور کی جائے۔ تجویز تحت درست و ناقابل دست اندازی ہے۔ لہذا مرافعہ نامنظور۔

تجویز ضلع کی ناراضی سے محکمۂ صوبہ داری میں نگرانی پیش ہوئی جو خارج فرمادی گئی کہ "تقریباً نگرانی کے وجوہ وہی ہیں جو مرافعہ میں کئے گئے تھے۔ اس کو دیوانی سے ڈگری لانا چاہئے"۔

اب اس تجویز صوبہ داری کی ناراضی سے منجانب لکشیا محکمۂ ہذا میں بعذرات ذیل نگرانی پیش ہوئی ہے۔

عذرات

(۱) یہ کہ جب فریق ثانیہ کو متوفی شوہر نے اپنی وفات سے ایک زمانہ قبل اپنی زوجیت سے علحدہ کردیا اور وہ بوقت وفات شوہر اس کے ساتھ بھی نہ رہے تو قانوناً و شاستراً اس کو وارث قرار نہیں دیا جاسکتا۔

(۲) یہ کہ فریق ثانیہ کو جو شاستراً محروم الارث ہے وراثت پٹہ میں محض اس تصور پر کہ ادائی مالگزاری کا انتظام مقصود ہے وارث قرار دینا صحیح نہیں ہے بلکہ قانون وراثت شخصی کے مطابق عمل ہونا چاہئے۔

(۳) یہ کہ فریق ثانیہ نے اپنے دعوے کی قانونی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے اراضی زیر بحث کو دوسرے شخص کے نام بیع کر دیا ہے جو قابل توجہ حکام عالی ہے۔

(۴) یہ کہ سائل متوفی پٹہ دار کا چچیرا بھتیجہ اور شاستراً اسپنڈ وارث ہے۔

(۵) یہ کہ روئداد مثل سے متوفی پٹہ دار اور سائل کا خاندان مشترکہ ہونا ثابت ہے۔ انقسام کا بار ثبوت فریق ثانیہ پر تھا نہ کہ سائل پر۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری نگرانی تجویز تحت منسوخ فرماکر وراثت رامیا متوفی پٹہ دار سائل کے نام منظور فرمائی جائے۔

مکتشیا بنام انبی

حکم عالیجناب نواب فضل نواز جنگ بہادر و مولوی سید غوث محی الدین صاحب ارکان مجلس مال۔

تمہید۔ وکیل صاحب نگرانی خواہ کی بحث سماعت کی گئی۔ نگرانی علیہا اصالتاً و وکالتاً غیر حاضر روئداد پر غور کیا گیا۔ ضلع و صوبہ دار صاحب کی رائے میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں پائی جاتی۔ نگرانی نا منظور۔

مرافعہ صیغۂ مال

نشان فصل ۲۲ سنہ ۱۳۵۵ ف
سنہ فیصلہ ۱۳ آذر ۱۳۵۶ف

نارائن .... مرافع بوکالت

بنام

سرکار عالی .... مرافعہ علیہ بوکالت

(مکان کا انعامی زمین پر ہونا اور اس کا محصول سے مستثنےٰ نہ ہونا۔ محصول سے اُن مکانوں کا مستثنےٰ ہونا جو انعامی زمین پر واقع ہوں
تجویز ہوئی کہ ایسے کوئی احکام موجود نہیں ہیں جن کے تحت اُن امکنہ کو محصولات مقامی سے مستثنےٰ قرار
دیا جائے جو کہ ایسی اراضی پر تعمیر کئے گئے ہوں جس کو مکاندار نے کسی دیول اور کسی دوسرے انعامدار سے
حاصل کیا ہو خواہ وہ جہاں انعامدار کو رقم نزول دیتا رہے گا وہاں مقامی محصولات کی ادائی کا بھی پابند ہوگا)

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ نارائن نے بتاریخ ۲۸ شہریور ۱۳۵۵ف میر مجلس صاحب ضلع پربھنی کے پاس درخواست پیش کی کہ "دیول بابا صاحب واقع سیلو محلہ ساونگی تعلقہ پاتھری میں جس قدر مکانات ہیں اُس کی گھرپٹی دیول مذکور سے متعلق ہے اور قدیم سے یہی عمل چلا آرہا ہے۔ لیکن ڈویژن افسر صاحب سیلو عمل سابقہ کے خلاف گھرپٹی خود وصول کر رہے ہیں اس لئے انتظام دیول میں بڑا خلل واقع ہو رہا ہے جس سے گاؤں میں بدنظمی ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے تا تصفیہ گھرپٹی وصول نہ کرنے کے متعلق حکم صادر فرمایا جائے۔ اس درخواست کی بناء پر میر مجلس صاحب ضلع نے مجلس قصبہ سیلو سے تفصیلی رپورٹ طلب کی اور یہ دریافت کیا کہ "دفعہ (۲۶) قانون محصولات مقامی مجموعۂ مالگزاری حصہ دوم کلفنڈ میں مرقوم ہے کہ وہ عمارات جن کا کرایہ عبادت خانوں وغیرہ کے خرچ میں آتا ہے۔ ادائی ٹیکس زیر بحث سے مستثنےٰ ہوں گے" درخواستگزار نے اس استدعا کے تحت سابقہ عمل معافی کی نسبت وثیقہ پیش کیا ہے جس کی تردید میں اگرچہ ڈویژن گھرپٹی حالیہ میں بلحاظ مالیت اس کو شریک کر لیا گیا۔ مگر اس کے متعلق کیا مواد فراہم ہوا جس بناء پر اس کو شریک کیا گیا۔ میر مجلس صاحب قصبہ سیلو نے ۱۰ آبان ۱۳۵۵ف کو بنام دیشو ناتھ مہاجن ایک نوٹس جاری کیا کہ تم نے گھرپٹی انعامدار کو دینے کی نسبت بانسلاک رسائد درخواست پیش کی ہے اس کے متعلق انعامدار نے جواب پیش کیا ہے کہ جو رقم وصول کی گئی ہے وہ نزول کی ہے۔ گھرپٹی کی رقم اور نزول میں کیا فرق ہے۔ لہذا ۱۹ آبان ۱۳۵۵ف کو اصلی رسائد کے ساتھ حاضر ہو۔

مرافعہ بنارا منی تجویز صوبہ دار صاحب صوبۂ اورنگ آباد۔

ناراضی
بنام
سرکارعالی

"تاریخ مقررہ پر بعد سماعت عذرات تجویز ہوئی کہ" محلہ ساونگی جہاں پر دیول واقع ہے وہ حدود صفائی میں ہے اس کے علاوہ اگر یہ عمارت مذہبی ہوتی تو درج رجسٹر اوقاف ہونے کا وثیقہ پیش کیا جاتا۔ اس کے علاوہ محلہ ساونگی ہی میں انعامی نمبرات واقع ہیں جہاں آبادی ہے اسی میں مسلمانوں کا قبرستان اور مسجد بھی واقع ہے۔ انعامدار نے اس حصہ کو کارخانوں اور سینما کے لئے کرایہ پر دے رکھا ہے۔ قبالہ لینے کے بدلے ممہور کاغذ پر کرایہ نامہ سالانہ رقم کی ادائی کے متعلق تکمیل کرالیا ہے دھارہ خاص اور محصولات مقامی سے بھی معاشدار فائدہ اٹھاتا ہے۔ ایسی صورتیں گھرپٹی کیوں نہ وصول کی جائے کہ یہ دیول درج رجسٹر وقف بھی نہیں ہے۔ لہذا گھرپٹی وصول ہونا چاہیئے"

میر مجلس صاحب ضلع نے مجلس قصبۂ سیلو کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے ۱۲ر خورداد ۱۳۵۳ف تجویز کی کہ "دیول اور اس کے اراضیات باضابطہ موقوفہ نہیں ہیں۔ لہذا گھرپٹی کا وصول ہونا صحیح اور ضروری ہے"

ضلع کی ناراضی سے صوبہ داری اورنگ آباد میں مرافعہ پیش کیا گیا جس پر صوبہ دار صاحب نے جو تجویز فرمائی حسب ذیل ہے "مثل پیش ہوئی۔ بحث وکیل صاحب مرافع سماعت ہوئی۔ اس انعامی اراضی کو انعامدار نے نزول پر غیر اشخاص کو دیا ہے جس پر ان اشخاص نے عمارتیں تعمیر کی ہیں جو قابل وصول ٹیکس امکنہ ہیں انعامدار نے نزول اراضی کا جو معاہدہ نزول داروں سے کیا ہے اس سے اس وقت کوئی بحث نہیں ہے بلکہ بحث اس قدر ہے کہ مالکان امکنہ کو جو اس اراضی سے استفادہ بصورت تعمیر امکنہ کر رہے ہیں ٹیکس صفائی گھرپٹی و روشنی پٹی اُن سے وصول کیا جائے یا نہیں جب محصولات مقامی کا نفاذ سیلو میں ہے تو یہ ٹیکس مالکان امکنہ سے ضرور وصول ہونا چاہیئے۔ ان امکنہ کی حیثیت مذہبی مکانوں کی نہیں ہے نہ باغراض مذہبی وقف شدہ ہیں صرف انعامی اراضی پر تعمیر ہو جانے کی وجہ سے کوئی مذہبی حیثیت ان امکنہ کو حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ لہذا مالکان مکان سے حسب ضابطہ مقررہ ٹیکس وصول ہونا چاہیئے۔ مرافع کو جو انعامدار اراضی ہے اس عمل سے کوئی ضرر نہیں پہنچتا ہے اس لئے اس کو مرافعہ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ لہذا حکم ہوا کہ مرافعہ نامنظور"

تجویز بالا کی ناراضی سے معتدی ہذا اس سجاب ناراضی مرافعہ پیش ہوا ہے۔ اہم عذرات یہ ہیں۔

عذرات

(۱) اراضی انعامی پر مکانات تعمیر کرنے سے اراضی کے عطاء کی نوعیت متاثر نہیں ہوتی اور چونکہ معاش مشروط الخدمت ہے اس وجہ بلحاظ احکام مال مکانات پر محصول مقامی عائد نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) مرافع نے فیصلہ جات سابق پیش کر دئیے ہیں جس سے مکانات موقوعہ اراضی انعام کو روشنی پٹی و گھرپٹی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ ان حالات میں بلحاظ اصول امر فیصلشدہ و امر مانع تقریر مخالف جدید ٹیکس عائد نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا مرافعہ منظور ہو

نارائن
بنام
سرکارعالی

فیصلہ زیر مرافعہ منسوخ فرماکر محصول مقامی معاف فرمایا جائے۔

حکم عالیجناب مولوی سید غوث محی الدین صاحب و مولوی محمد امیر علیخان صاحب ارکان مجلس مال

تمہید ۔ فریقین وکالتاً حاضر۔ فریقین نے منسوخ شدہ دستور العمل لوکلفنڈ کے حوالہ سے بحث کی۔ حالانکہ جدید آئین مجالس بلدی وقصبات کا نفاذ ۱۳۵۲ ف سے ہوچکا ہے۔ نفس کارروائی پر غور کیا گیا۔ نزول کے تحت جو انعامی اراضی بمقام مستقر سیلو ضلع پربھنی واقع ہے اس کو بعض اشخاص نے نزول پر حاصل کرکے امکنہ کی تعمیر کی ہے۔ ایسے امکنہ کو محصولات مقامی سے مستثنےٰ کرنے کے کوئی احکام نہیں ہیں۔ مالکان امکنہ سے انعامدار نزول حاصل کرسکتا ہے اور منجانب صفائی محصولات مقامی وصول کئے جائیں گے۔ واضح باد کہ منجانب صفائی جو محصولات وصول کئے جاتے ہیں وہ دراصل اس آسائش کا معاوضہ ہے جس کا انتظام منجانب صفائی کیا جاتا ہے اور جس سے مالکان امکنہ استفادہ کرتے ہیں۔ جناب صوبہ دار صاحب نے جو تجویز صادر فرمائی ہے نہایت درست ہے۔ لہٰذا مرافعہ نامنظور۔

مرافعہ صیغہ مال

ف
۱۳۵۵ف
مثل نمبر ۳۲۵ / ۴۸
منفصلہ ۲۸ / آبان ۱۳۵۰ف

احمد قمرالدین .... **مرافع بوکالت**

بنام

کیسر نرسیا .... **مرافعہ علیہ بوکالت**

معاملہ آبکاری سے کسی ایک شریک کا بیدخل نہ کیا جانا۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ محکمۂ آبکاری سے کوئی معاملہ چند اشخاص کے نام سے مشترکہ طور پر منظور کیا گیا ہو تو کسی ایک کی درخواست پر دیگر شرکاء کی رضامندی کے بغیر کسی ایک یا زائد شرکاء کو معاملہ سے بیدخل نہیں کیا جاسکتا اگر شرکاء معاملہ کے مابین کوئی اختلاف رونما ہو تو وہ اپنی دادرسی کے لئے عدالت دیوانی میں چارہ کار اختیار کرسکتے ہیں۔

واقعات مقدمۂ ہٰذا یہ ہیں کہ احمد قمرالدین نے ناظم صاحب آبکاری کے پاس بایں صراحت درخواست پیش کی کہ اُس نے و مرگو ملیا اور کیسر نرسیا نے نکمنڈا۔ مدی کنڈا وغیرہ موقوعہ تعلقہ پاکھال ضلع ورنگل کے سیندھی کا گروپ بابتہ ۱۳۵۵ف برقم (۳۱۳۱ روپیہ) ماہانہ پر حاصل کیا تھا۔ ادخال رقم دھروت سہ ماہی کے لئے (۱۵) یوم کی میعاد مقرر ہے جب دھروت داخل نہ ہوئی اور کیسر نرسیا حصہ دار روپوش ہوگیا تو دفتر سب انسپکٹر آبکاری سے بایں صراحت نوٹس دی گئی کہ اگر اندرون (۲۴) گھنٹے رقم داخل نہ کیجائیگی تو معاملہ کا ہراج ثانی کردیا جائیگا چونکہ حصہ دار روپوش تھا اس لئے احمد قمرالدین نے معاملہ کی سالم رقم داخل کردی

احمد قمرالدین
بنام
کیسر نرسیا

جبکہ درخواستگزار (احمد قمرالدین) نے مددگار مہتمم صاحب آبکاری کے پاس اسبارہ میں درخواست پیش کی تو موصوف نے احمد قمرالدین سے کامل ضمانت کی تکمیل کرا کے اس کے نام پروانہ جات اجرا کر دیا۔ بعد میں کیسر نرسیا کی درخواست پر اول تعلقدار صاحب ضلع ورنگل نے اس کو معاملہ کا حصہ دار اور شریک قرار دیا جس کے باعث معاملہ میں انتشار پیدا ہو کر کثیر نقصان ہو رہا ہے اس لئے درخواستگزار احمد قمرالدین کو اصل مستاجر قرار دیکر حصہ دار کو علحدہ کر دیا جائے نظامت آبکاری سے احمد قمرالدین کی درخواست مہتمم صاحب آبکاری ضلع ورنگل کے پاس روانہ کر کے رپورٹ طلب کی گئی اور ساتھ یہ بھی صراحت کر دی گئی کہ تا تصفیہ درخواست ہذا اجرائی معاملہ میں حصہ داران کی مداخلت کو روکا جائے۔

مہتمم صاحب آبکاری ضلع ورنگل نے رپورٹ کی کہ احمد قمرالدین کی درخواست پر نائب اول تعلقدار صاحب نے ان کو عارضی طور پر قابض معاملہ قرار دیا تھا۔ بعد میں فریقین کے عذرات سماعت کر کے اس حکم کو اٹھا لیا گیا۔

اسپر نظامت آبکاری سے مہتمم صاحب آبکاری ضلع ورنگل کو لکھا گیا جبکہ پانچ دو کانات سیندھی کا ہراج کیسر نرسیا مرگوطیا اور احمد قمرالدین کے نام مشترکاً و منفرداً منظور ہوا ہے تو سرکار کی بلا رضامندی کسی کو معاملہ سے بیدخل نہیں کیا جا سکتا۔ جناب نائب اول تعلقدار صاحب کا تصفیہ صحیح ہے اگر شرکاء میں معاملہ کی بابت کوئی نزاع ہو تو اس کا تصفیہ عدالت سے کرا سکتے ہیں۔ اس لئے حسب عمل ہو قبل ازیں حصہ داران کی مداخلت کو روکنے کے احکام تھے وہ برخاست کروئے جائیں۔ اس حکم کی ناراضی سے احمد قمرالدین نے درخواست مرافعہ محکمہ ہذا میں بعذرات ذیل پیش کی

عذرات

(۱) یہ کہ تجویز زیر اپیل خلاف احکام قانون و ضابطہ درروئداد صادر ہوئی ہے۔

(۲) یہ کہ وہ شرائط سرکاری کے عدم ادخال کی وجہ سے مستاجر قانوناً ساقط الاثر ہیں اس کے خلاف طرفثانی کو جو حیثیت دیجا رہی ہے وہ غیر آئینی ہے۔

(۳) یہ کہ بطور واقعہ رقسم دھروت ٹری ٹکیس منمرافع نے داخل کی اور ضمانت کی تکمیل منمرافع نے کی۔ پروانہ جات و اجازت نامہ جات تراش منمرافع کے نام جاری ہوئے جس میں کوئی شرکت طرفثانی کی نہیں ہے۔ ان وثائق آبکاری سے ذمہ داریوں کے خلاف طرفثانی کا مستاجر قرار دیا جانا قابل غور ہے۔

(۴) یہ کہ حقوق مستاجر سے ایسا ہی شخص مستفید ہو سکتا ہے جو ان ذمہ داریوں کی تکمیل کرے جن کا وہ بمقابلہ سرکار ذمہ دار ہے۔ محض کسی تحریر میں کسی کا نام آجانے سے وہ نہ تو مستاجر منظورہ قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ اس کو ان حقوق سے استفادہ کا موقع دیا جا سکتا ہے۔

احمد فخرالدین
بنام
کیسر سیا

(۵) یہ کہ بلحاظ مدراس سسٹم ایک ہی شخص متاجر آبکاری ہوگا وہ ایسا ہی شخص ہوگا جو کما حقہ اپنی ذمہ داریوں کی تکمیل کرے جو شخص معاملت کی بابتہ تو رقم دعوت ٹری ٹیاکس داخل کرے اور نہ ضمانت تکمیل کرے نیز پروانہ جات اجازت نامہ جات تراش اس کے نام جاری نہ ہوں تو وہ متاجر آبکاری متصور نہیں ہو سکتا ۔

(۶) یہ کہ طرفثانی کو ہدایت عدالت دیوانی دئے جانے کے بجائے منمرافع کو جو ہدایت دی گئی ہے انتہائی غور طلب ہے جو شخص احکام اور معاہداتی ذمہ داریوں کا تمرد کرے اور سررشتۂ آبکاری کے کاروبار میں پیچیدگیاں پیدا کرے اس کو سررشتۂ آبکاری کی اعانت حاصل نہیں ہو سکتی ۔

(۷) یہ کہ یہ ظاہر ہونے پر کہ فریق ثانی سازشی پارٹی کارکن ہے اور اس کی بدنیتی واضح اور ظاہر ہو چکی ہے ایسی صورت میں معاملت متاجری میں شرکت معاملت کو مزید الجھاؤ کا باعث بنانا ہوگا نہ تو ایسے شخص کو شریک رکھا جا سکتا ہے اور نہ اس کے اشتراک کا سوال خود قائم و باقی ہے ۔

(۸) یہ کہ موجودہ تجویز نظامت قائم رہے تو متاجران آبکاری کی فلاح و بہبود معرض خطرہ میں پڑ جائیگی اور منمرافع کا ناقابل تلافی نقصان عظیم ہوگا ۔

(۹) یہ کہ تجویز زیر اپیل یکطرفہ بجرد طرفثانی کے توجہ دہانی پر خلاف روئداد بلا سماعت عذرات صادر ہوئی ہے جو قطعاً ناقابل بحالی لائق تنسیخ ہے ۔

(۱۰) اگر بفرض غلط طرفثانی کو بلا شرکت غیرے متاجر آبکاری تصور کیا جائے تو ایسی صورت میں طرفثانی کی حیثیت ذمہ داریوں کی عدم پابجائی کی وجہ بمقابلہ سرکار قائم نہ رکھ سکتی ہو تو بمقابلہ منمرافع متاجر کے نہ وہ حیثیت عرفی قائم ہے اور نہ اس کو باقی رکھا جا سکتا ہے ۔

(۱۱) اصولاً یہ امر غیر صحیح ہے کہ خانگی نزاعات کا سد باب سررشتۂ آبکاری کا غیر اختیاری ہے سرکاری طور پر منمرافع جن ذمہ داریوں کی پابجائی کر چکا ہے ان کا ازالہ محض اس استدلال پر نہیں کیا جا سکتا ۔

(۱۲) معاملہ ہذا کا تعلق منمرافع کی موت و حیات سے ہے ایسے اہم معاملہ میں سرسری طور پر بغیر ذمہ داریوں کو محسوس کئے قیاسی طریقہ پر غیر آئینی روشنی میں جو تجاویز سطحی طور پر صادر ہوئیں وہ لائق غور ہیں ۔

(۱۳) یہ کہ مدراس سسٹم میں گروپ منظورہ و مشتہرہ ہونا چاہئے تا کہ سابقہ متاجرین و سرمایہ داران کو ریشہ دوانیوں کا اور سازش کا موقع نہ ملے ۔

(۱۴) یہ کہ متاجر تنہا ذمہ دار کی موجودگی میں طرفثانی کے علاوہ مرگوطیا کی جس کی نہ کوئی درخواست ہے اور نہ حصہ دار ہے

احمد قمرالدین
بنام
کیسرسیا

داد خواہی فرمانا خلاف احکام مدراس سٹم ہے۔

(۱۵) یہ کہ منمرانع کے سال ۱۳۵۵ف کے لئے پندوباٹ کر دینے اور کاروبار جاری کردینے کے بعد جدید پندوباٹ نہیں ہوسکتا۔ طرفثانی اگر کوئی جدید پارٹی بناکر مداخلت کرے تو کسی احکام اور قانون کے تحت ایسی ابتری کو روا نہیں رکھا جاسکتا۔ ایسی مداخلت دور کی جانا ضروری ہے اور اس کا تعلق نہ متاجر کے نفع ونقصان سے ہے بلکہ سرکاری معاملات میں بھی انتشار کا باعث ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ بمنظوری اپیل تجویز منسوخ فرمائی جاکر تجویز ۶ر آذر ۱۳۵۵ف بحال وبرقرار رکھی جائے اور طرفثانی کی حیثیت متاجری کالعدم قرار دیا جائے تو مناسب ہے۔

حکم عالیجناب مولوی سید غوث محی الدین صاحب و مولوی محمد امیر علیخان صاحب ارکان مجلس مال

تمہید ۔فریقین وکالتاً حاضر۔ بحث سماعت کی گئی۔ فریقین نے مواضعات نکنڈا۔ مدی کنڈا وغیرہ موقوعہ تعلقہ پاکھال کی دوکانات سیندھی کا گروپ ۱۳۵۵ف کے لئے نیلام میں شترکاً حاصل کیا۔ رقم دہرطوت خواہ منفرداً کسی تنہا متاجر کی طرف سے یا شترکاً تمام متاجروں کی طرف سے داخل ہو۔ باغراض سررشتہ آبکاری معاملہ مذکور مشترکہ تصور کیا جائے گا۔ اگر فریقین کار معاملہ کے مابین کوئی اختلاف رونما ہو تو وہ اپنی دادرسی کے لئے عدالت دیوانی میں چارہ کاری اختیار کرسکتے ہیں۔ باغراض سررشتہ آبکاری جناب ناظم صاحب نے جو تجویز صادر کی ہے۔ وہ لائق دست اندازی نہیں۔ لہذا

حسکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

۳۷

حصہ مالگزاری۔ جلد سی وہفتم بابتہ سال ۱۳۵۶ف ختم شد